

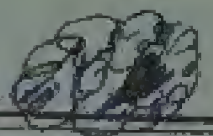


# غیر مقلدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے



ناشر

نعمان اکیڈمی  
مکی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ  
ڈیوڑھا چھانک



غیبی عقائد کے خلاف علماء عرب و عجم کا فتویٰ

تنبیہ الضالین

ہدایت الصالحین



مترتب

حضرت مولانا عنایت علی دہلویؒ

اتحاد اہل حق و انصاف  
مجلس اہل حق و انصاف



ابو الحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل ضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی مکی مسجد، بخاری روڈ گوجرانوالہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## اِبْتِدَیَّة

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ ! یہ ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ بزرگوار پاک و ہند میں اسلام لانے والے، اسلام پھیلانے والے اور اسلام قبول کرنے والے سب اہل السنۃ والجماعۃ حنفی تھے۔ اس ملک میں کلمہ اسلام، قرآن مجید، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فقہ اسلامی لانے کا سہرا صرف اور صرف حنفیوں کے سر ہے اس ملک کے تمام سلاطین اسلام، تمام فقہاء اسلام، تمام اولیاء کرام، تمام محدثین اور مفسرین اور عوام اہل اسلام اہل السنۃ والجماعۃ حنفی ہی تھے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے بھی ترجمان وہابیہ میں جا بجا اس حقیقت کا اعتراف فرمایا ہے۔ تقریباً بارہ سو سال تک یہاں اہل السنۃ والجماعت کی مساجد خالص عبادت گاہ تھیں نہ کوئی مناظرہ نہ مجادلہ، اس تقلیدی دور میں لاکھوں کافر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ۱۲۰۰ھ ہجری گزرنے کے بعد بمطابق حدیث الایات بعد المائتین قیامت کی نشانیوں کا ظہور شروع ہوا اور مساجد میں فساد برپا کرنے کے لیے ایک فرقہ پیدا کیا گیا جس نے سابقہ بارہ سو سال کے مسلمانوں کو مشرک کہنا شروع کر دیا۔ اسلام کے مایہ ناز ائمہ مجتہدین کے اجتہادات کو قیاس شیطان کہا اور یہودی احبار و رہبان والی آیات ان پر چسپاں کیں اور تمام متقلدین کو مشرک ثابت کرنے کے لیے ابو جہل اور دیگر مشرکین مکہ کے متعلق جتنی آیات تھیں وہ ان پر چسپاں کیں۔ تمام فقہاء، محدثین، مجاہدین، شہداء، مفسرین،

ہو نیا گرام کو ابوجہل جیسا ثابت کیا گیا۔ اس فرقے نے مسلمانوں میں ایسا فتنہ ڈالا کہ  
 الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ کا بھی خیال نہ کیا۔ ان کا پروگرام یہ تھا کہ انگریز  
 کے خلاف جہاد حرام اور مسلمانوں اور ان کی مساجد میں فتنہ و فساد فرض۔ پہلے مقصد  
 کے لیے الاقتصاد فی مسائل الجہاد اور ترجمان دہا یہ جیسی کتابیں لکھی گئیں اور دوسرے  
 مقصد کے لیے ہزاروں کتابیں، رسائل اور اشتہارات لکھے گئے۔

ابتداءً اس فرقہ نے اپنا نام مؤحد رکھا کیونکہ یہ تمام مقلدین کو مشرک کہتے تھے  
 پھر انھوں نے اپنا نام محمدی رکھا کیونکہ وہ تمام ائمہ مجتہدین اور ان کے کروڑوں مقلدین  
 کو حقور صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر خیال کرتے ہیں چونکہ اس فرقہ کا اصل مقصد مسلمانوں میں  
 فتنہ و فساد ڈالنا تھا ان کا مزاج بالکل خوارج کے مزاج سے ملتا ہے جیسے وہ فرقہ  
 اپنے سوا سب مسلمانوں کو بے دین اور گردن زنی سمجھتا تھا یہی حال اس فرقہ کا ہے  
 اس فرقہ کا پہلا قدم سلف سے بدگمانی اور دوسرا قدم سلف پر بدزبانی ہے ان کی اپنی  
 نہ کوئی مستند تفسیر ہے نہ کوئی حدیث و فقہ کی مستند کتاب ہے۔ بس چند باتیں ابن حجر  
 اور نووی سے سرقہ کرتے ہیں اور زبان ابن حزم والی استعمال کرتے ہیں۔ ان کا علمی حدود و اربعہ  
 اس سے زیادہ نہیں۔

چند ہی سالوں کے بعد یہ فرقہ کئی چھوٹی چھوٹی فرقیوں میں بٹ گیا۔  
 ۱۔ ایک غیر مقلد فرقے کا نام اہل قرآن رکھا گیا جن کا دورِ برطانیہ سے پہلے کا  
 کوئی قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر موجود نہیں۔ یہ فرقہ جب بھی دین میں فساد ڈالتا ہے  
 تو قرآن پاک پر جھوٹ بولتا ہے اور جو لوگ ان کے جھوٹ کو تسلیم نہ کریں ان کے  
 بارے میں پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ یہ قرآن کے منکر ہیں۔ مثلاً ان کا شور ہے کہ قرآن پاک  
 کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہ مانو جو یقیناً قرآن پر جھوٹ ہے مگر جو  
 لوگ اس جھوٹ کو نہ مانیں ان کو وہ منکر قرآن کہتے ہیں۔



قرآن پاک کی صداقت کو اپنی صداقت، قرآن پاک کے فضائل کو اپنے فرقہ کے فضائل اور حفاظ قرآن کے فضائل کو اپنے فضائل قرار دے کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اپنے مسائل کو کبھی قرآن پاک سے ثابت کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتے، ہاں اہل السنۃ کے وہ مسائل جن میں قرآن خاموش ہے اور اہل السنۃ سنت سے اُن مسائل کو لیتے ہیں۔ ان مسائل کے بارہ میں یہ شور مچاتے ہیں کہ یہ مسائل قرآن سے ثابت کرو۔۔۔۔۔ احادیث کو قرآن کے مخالف اور عجیب سازش قرار دیتے ہیں۔

۲۔۔۔۔۔ دوسرے غیر مقلد فرقے کا نام اہل حدیث رکھا گیا جن کی دنیا میں کوئی حدیث کی کتاب ہی نہیں، نہ انگریز کے دور سے پہلے کسی حدیث کی کتاب کا ترجمہ، نہ حدیث کی شرح۔ یہ فرقہ جب بھی دین میں فساد ڈالتا ہے تو حدیث کا نام لے کر جھوٹ بولتا ہے۔ مثلاً ان کا بچہ بچہ کہتا ہے کہ حدیث میں ہے کہ مسائل اجتہاد یہ میں مجتہد کی تقلید شرک ہے۔ حنفی شافعی کہنا شرک ہے۔ فقہ کو ماننا شرک ہے، اجماع کو ماننا شرک ہے، اجتہاد کو ماننا شرک ہے حالانکہ یہ تمام باتیں حدیث کے نام سے جھوٹ ہیں لیکن جو لوگ ان کے ان جھوٹوں کو نہ مانیں ان کو وہ منکرین حدیث کہتے ہیں۔ یہ لوگ اس قدر احساس کمتری میں مبتلا ہیں کہ نہ اپنا مسئلہ کبھی پورا بن کر رہتے ہیں نہ اس کو حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں۔ اس لیے اس کمزوری پر پردہ ڈالنے کے لیے ان کے علماء تو میدان چھوڑ چکے ہیں۔ ان پڑھ لڑکوں کو بھیجا جاتا ہے کہ فقہ کے اجتہادی مسائل پر حدیث کا مطالبہ کرو۔ حالانکہ حدیث معاذ سے ثابت ہے کہ اجتہادی مسئلہ ہی وہ ہوتا ہے جو صراحۃً کتاب و سنت میں نہ ملے۔ اس طرح وہ اجماع کا انکار کر کے دوزخی اور قیاس شرعی کا انکار کر کے بدعتی بنتے ہیں۔ الغرض :

(۱) وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ فلاں مسئلہ کس حدیث میں ہے ؟

(۲) جب اُن سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارا فلاں عمل یا عقیدہ کس حدیث میں ہے تو فوراً کہتے ہیں تم ہی بتاؤ کہ یہ کس حدیث میں منع ہے ؟

(۳) اگر کوئی حدیث ان کو دکھا دی جائے تو پہلے تو یہ کہتے ہیں کہ جس طرح رافضی ہزاروں صحابہ میں سے دو چار صحابہ کو مانتے ہیں۔ ہم بھی حدیث کی سینکڑوں کتابوں میں سے صرف چھ کتابوں کو مانتے ہیں اور باقی تمام ذخیرہ حدیث کا انکار کر جاتے ہیں۔ اگر ان ہی کتابوں میں سے آپ کوئی حدیث دکھا دیں تو کوئی شرط لگا دیتے ہیں کہ اس میں فلاں لفظ نہیں، فلاں شرط نہیں۔ ہم اللہ اور رسولؐ کی صرف وہ بات مانتے ہیں جب وہ ہماری شرط کے موافق بات کریں اور ہمارے الفاظ بیان کریں۔ دنیا میں ایک بھی غیر مقلد نہیں جو کبھی اپنی شرط چھوڑ کر اللہ اور رسولؐ کی بات مان لے وہ بر ملا اللہ اور رسولؐ کو چھوڑ دیتے ہیں مگر اپنی بناوٹی شرط کو کبھی نہیں چھوڑتے۔ اور اگر ان کی شرط کے موافق ہی کوئی حدیث مل جائے اور آپ کہیں کہ یہ حدیث تو تمہاری شرط کے بھی موافق ہے تو رگیں پھٹا کر پورے زور سے ایک ہی سانس میں تین مرتبہ کہتے ہیں ضعیف ہے، ضعیف ہے، ضعیف ہے۔ اور شور مچائیں گے کہ تم ایک بھی صحیح حدیث پیش نہیں کر سکے۔ اگر آپ پوچھ لیں کہ آخر ضعیف ہونے کی کوئی شرعی دلیل کیا ہے ؟ تو فوراً فقہ کی دو چار غیر مفتی بہ اور متروک العمل جزئیات سنا کر شور مچائیں گے کہ تمہاری فقہ میں یوں لکھا ہے یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ انکار حدیث پر پردہ پڑا رہے۔

بہر حال یہ فرقہ فتنہ ڈالنے میں خوارج سے بھی چار قدم آگے ہے۔ یہ فرقہ نہ مکہ کی پیداوار ہے نہ مدینہ کی بلکہ دورِ برطانیہ میں ہندوستان میں پیدا ہوا۔ علماء اسلام نے عوام کو ان کے وسوسوں سے بچانے کے لیے فتویٰ دیا کہ یہ لوگ نہ اہل حدیث ہیں



نہ محمدی بلکہ لامذہب ہیں۔ دین میں فساد اور مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والے ہیں۔  
 اس فتویٰ پر علماء حرمین شریفین کی بھی تصدیقات ہیں۔ یہ فتویٰ "تنبیہ الضالین" نامی کافی  
 عرصہ سے نایاب ہو رہا تھا۔ آج کل لامذہبوں نے عوام کو درغلانا شروع کیا کہ مکہ شریف  
 اور مدینہ منورہ کے حنبلی مقلدین ہمارے ہم مذہب ہیں اور حرمین شریفین مرکز اسلام ہیں  
 عوام کو اس دھوکا سے بچانے کے ہم اہل السنۃ والجماعۃ کہتے ہیں کہ المہند علی المفقہ  
 پر علماء حرمین شریفین کی تصدیقات ہیں اگر آپ حرمین شریفین کو مرکز اسلام مانتے  
 ہو تو اس کتاب پر دستخط کر دو مگر لامذہب حرمین شریفین کی اس مصدقہ کتاب  
 پر کبھی دستخط نہیں کریں گے۔ اب حضرت مولانا قاری شمس الدین احمد مکی مسجد  
 گوجرانوالہ نے وہ خاص فتویٰ جو خاص ان لوگوں کی گمراہی پر علماء حرمین شریفین  
 نے دیا تھا اس کو شائع کر دیا ہے تاکہ ان کا یہ دھوکا کھل جائے اور عوام جان لیں کہ  
 علماء حرمین شریفین تو ان کو گمراہ جانتے ہیں۔ اس فتویٰ کے علاوہ فیصلہ مکہ، الفیصلۃ  
 الحجازیہ میں بھی سعودی حکومت نے مولوی شہار اللہ اور اس کی جماعت کو گمراہ قرار دیا ہے۔  
 یہ فتاویٰ ان لوگوں کے لیے درس عبرت ہیں جو منبر و محراب پر یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ  
 اہل حرمین ہمارے ہم مسلک ہیں حالانکہ وہ سب بیس رکعت تراویح کے قائل و فاعل  
 ہیں وہ سب کے سب مقلدین ہیں۔ ایک مجلس کی تین طلاؤں کو تین کہتے ہیں۔ نماز  
 جنازہ ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھلتے ہیں۔ نماز جنازہ میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتے  
 وغیرہ۔

محمد امین صفدر

اتحاد المسلمات والجماعات  
خانہ دارالعلوم

اس کتاب کا نام

## تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین

یہ وہ فتویٰ ہے جو مکے اور مدینے کے علماء کرام نے مکے اور مدینے سے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب نے جو نائب اور سجادہ نشین ہیں۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ کے مقام دہلی میں اور خاص و عام مومنین کے مستند اور بہت علماء و فضلاء اور حضرت امیر المومنین میلاد قدس سرہ کے خلفاء نے لائے سب والوں کے احوال سے مطلع ہو کر ان کے طریقے کے مورد اور جھوٹے ہونے کی دلیلیں اور کیفیت لکھ کر اپنی اپنی مہر اور دستخط سے مزین فرما کر ہندوستان سے بھیجا ہے کہ عوام نادان مسلمان ان لوگوں کے برے اعتقاد کی باتوں سے اور بڑے طریقے سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور ان کے مکر اور فریب اور طمع کی باتیں منافقانہ کہول میں کچھ اور منہ میں کچھ سن کر گمراہ نہ ہو جاویں۔

مطبع سید الاخبار

دہلی کے درمیان چھاپا گیا ۱۲۶۲ھ ہجری

ابوالحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ  
 سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ ۝ انا بعد سب مسلمانوں  
 کی دریافت کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ قبل اس کے پچھنا بیس برس آگے اس ملک میں  
 مشرک و بدعت کے کام بہت سے پھیل رہے تھے۔ اکثر لوگ اس بلا میں گرفتار تھے  
 اور نماز روزے کا چہرہ چاہت کم + بارے افضال الہی سے حضرت امیر المؤمنین  
 سید احمد قدس سرہ کا تشریف لانا بارادہ سفر حج بیت اللہ کے اس طرف ہوا۔  
 اور مولانا عبدالحی اور مولانا محمد اسماعیل وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم حضرت کے متعلقین بنے  
 نئے آپ کے اشارے سے مجلس وعظ و نصیحت کی گرم کی + کلام اللہ اور کلام رسول اللہ  
 صلعم کے مضامین کے سننے سے اور حضرت کی صحبت اور ان کے کلام کی برکت سے لوگوں کو  
 شوق و نیداری اور اللہ و رسول کی تابعداری کا ہوا + بہتوں نے حضرت کے دست مبارک  
 پر بیعت نوبہ کی پھر خیر روز میں اچھے خاصے مومنین پاک ہو گئے۔ بعد اس کے حضرت بارادہ چٹا  
 ولایت کی طرف تشریف لے گئے۔ ان کے خلفاء کی سعی سے بازار ہدایت کا خوب ہی  
 گرم ہوا سینکڑوں مسجدیں آباد ہو گئیں بلکہ از سر نو بنیں + مشرک اور بدعت کی جڑ کھنکھ  
 گئی راہ اسلام کی سب نے اختیار کی + چند مدت اسی طرح بخوبی گذری اتفاق و محبت سے  
 مسلمانوں کی آپس میں اوقات بسر ہوئی + دو برس ہوں گے کہ بعض کم علم لوگوں نے حضرت کی  
 خبر شہادت بعد اپنی ناموری اور جاہلوں میں عزت بڑھانے کو اور دین کے پروے میں کو نیا  
 کانے کو اور ایک گروہ علاحدہ مقرر کر لینے کو اس دین محمدی میں زحمت و ان شروٹ کیا  
 کچھ کچھ لڑکیاں بات اور جھوٹے مسئلے کلام الہی اور کلام رسول کریم کو دھوکے بٹھائی بنا کر ظاہر کی +  
 جس کے سبب قدیم چال میں جو علمائے دیندار اور فضلاء نے نیک کردار موافق احکام خدا اور  
 رسول کے بھرا دی تھی۔ اس میں خلل پڑ گیا۔ اور لوگوں کے دلوں میں شک اور تردید واقع  
 ہوا + جیسا انکار کرنا چار مذہب سے جو قریب بارہ سو برس سے تمام جہان عرب اور عجم میں



پھیل رہا ہے + اور ہزاروں عالم فاضل صاحب شریعت صاحب طریقت اور صدائے اولیاء اللہ اس طریقے پر چل کر مقترب یا رگاہ الہی ہو گئے + اور منکر سونا علم فقہ اور اجماع امت سے اور تفسیر قرآن شریف سے + اور حقارت کرنی علمائے دیندار اور اولیائے باوقار کی۔ یہاں تک کہ کوئی شیطان کہتا ہے کہ حنفی تو پائٹھانے کو کہتے ہیں۔ اور جیسے امام ابو حنیفہ تھے ویسے ہم بھی ہیں + سوائے اس کے ہزاروں طرف سے شونجیاں کرتے ہیں اور ایمان کھرتے ہیں پھر ساتھ ان شوخیوں اور بے ادبیوں اور بد اعتقادی کے یہ مرد و حنفی بھی کہلاتے ہیں۔ سو بانی مبنی اس طریقہ نو حادث کا عبد الحق ہے + جو چند روز سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المومنین نے ایسی ہی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے اس کو نکال دیا۔ اور علمائے حرمین معظمین نے اس کے قتل کا فتوہ لکھا۔ مگر کسی طرح بھا کر وہاں سے بچ نکلا + پھر اسی کے شاگرد خاص اور پیرو بااخلاص دوسرے شہر دہلی میں مثل عظیم آباد و کلکتہ وغیرہ اور غیرہ کے گئے + حاکم شرع اور علمائے صاحب درعہ کا کچھ خوف تو یہاں تھا۔ اپنے تئیں خلیفہ امیر المومنین کے مشہور کر کے لوگوں کو اپنے غفائے بدعت کا مطلع کیا اور جاہلوں کو گمراہ بنایا + جب یہ معاملہ علمائے دین اور حضرت کے سامنے خلیفوں پر ظاہر ہوا اور اس کے سبب سے بڑا فتنہ و فساد مسلمانوں میں پڑ گیا + یہاں تک کہ بابائے بھائی اور بھائی بھائی کا اور خاوند جو برو کا اور نوکر آقا کا مخالف بنا اور آپس میں ان کے ایسی پھوٹ ہوئی کہ وہ کام دین کا جو سب پر مقدم تھا اس میں بھی خلل آ گیا۔ لوگ متفرق ہو گئے ایک ایک کا مخالف بن گیا + یہ احوال دیکھ کر اور اس نئے طریقے کو خلاف حکم خدا اور رسول اور خلاف مرضی حضرت امیر المومنین کے سمجھ کر علما اور فضلاء نے عموماً اور حضرت کے خلفاء نے خصوصاً دروازہ نصیحت کا کھولا۔ اور ان نادانوں کو جنہوں نے یہ فساد بویا تھا۔ ممانعت کی + مگر نصانیت اور خود پسندی اور دنیا کی طمع نے سرگزبان کو راہ راست پر آنے نہ دیا کسی کی بات نہ مانی۔ بلکہ اور بھی شورش کی اور کھل کھیلے + اور ایک فساد عظیم برپا کیا جس سے ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا + آخر اس مذہب نو کی کیفیت لوگوں نے علماء حرمین شریفین کی خدمت میں ظاہر کی + انہوں نے ان کے طریقے کے مردود اور بھولے ہوئے فتویٰ دیے + اور علمائے دہلی اور ہندوستان اور خلفائے امیر المومنین نے بھی ویسا ہی اپنے اپنے دستخط اور مہر سے طیار کر کے چھپوا دیا + تاکہ لوگ اس طریقے سے بچ جاویں اور فریبوں کے قریب میں نہ پڑیں + جھوٹ کہنا اور خلاف وعدہ کرنا اور سائل حق کے سامنے



اپنے عقائد سے منکر ہو جانا + اور جب تک اپنا خاص معتقد نہ ہو جب تک اپنے بھید سے  
 اسے واقعہ نہ کرنا + اور فہم نہ کرنا + اور تھوڑی قسم کھا لینی اپنے طریقے کے  
 رواج دینے کے واسطے ان کے یہاں درست ہے + اور ان کا مذہب اکثر باتوں میں  
 روافض کے مذہب سے ملتا ہے + جیسا روافض پہلے رفیع بدین اور امین بالجہر اور قسطن  
 عقب امام کے مسئلہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیلوں سے ثابت اور مزید صحت دے کر عوام  
 کو مخصوصاً حق مذہب والے کو شبہ میں ڈالتے ہیں پھر جب یہ بات خوب اپنے معتقد  
 کے ذہن نشین کر چکے تب ان کے اور مسئلوں میں تشکی و متروک نہاتے ہیں اور مسلمانوں کو  
 گمراہ کرتے ہیں + چنانچہ مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ نے کتاب تحفہ  
 اثنا عشریہ کے مضمون اور پچاسویں کد میں اور انچاسویں مضمون میں ان کا حال اور چاروں  
 مذہب کی حقیقت لکھی ہے جس کو منظور ہو دیکھ لے + اسی طرح بابہ نئے مذہب والے  
 بھی یہی جھگڑا اپنے درپیش کر کے نادانوں کو اپنے فہم کے جال میں پھنساتے ہیں  
 پھر بعد اس کے اور باتیں سکھاتے ہیں + جیسا علمائے سلف اور خلف سے اور علم فقہ  
 سے اور تفسیروں سے اگلے علماء سنت و جماعت کی اور اکثر مسائل شرعی سے جو ان کی  
 خواہش کے برخلاف ہو روگردان اور بد اعتقاد کرواتے ہیں + پھر ایسی باتوں سے  
 بچارے مسلمانوں کا ایمان کھوتے ہیں + اور جاہلوں میں اپنے نہیں مولانا اور محدث اور  
 فنی السنہ اور قاضی البدعہ کے خطاب سے شہرت دیتے ہیں اور اجتہاد کا دعویٰ کرتے ہیں  
 اور بیعت تو بہ کو بھی بدعت جانتے ہیں مگر کیا کریں کہ اس پر روزی اور رونی طائفہ کی ٹھہر  
 گئی ہے اگر کھول کر اس کی مخالفت کریں تو جھوٹے مریں + سوال اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے  
 اور علماء اور خلفاء کے اتفاق اور سعی و کوشش کے سبب اور قوت ایمان اور فتوے  
 نظام الاسلام کے چھپ جانے کے باعث اکثر لوگوں کو جن کو تھوڑی بھی عقل تھی سو جھگڑا گئی  
 اس بُرے اعتقاد سے انہوں نے تو بہ کی + اور جو ضدی بڑے نفسانی تھے + اور جن کو  
 اپنی سرداری لوگوں میں رکھنی منظور تھی شیطان اور نفس نجیث کے بہکانے سے اپنی  
 ہڈ سے باز نہ آئے بلکہ اور زیادہ گمراہ ہوئے اور نادان لوگوں کو گمراہ بنانے لگے +  
 سوائے بھائی مسلمانو یہ زمانہ فساد کا ہے اور یہ لوگ آخری زمانے کے نائب دجال ہیں  
 یعنی باطل کو حق میں ملانے ایسے لوگ اس زمانے میں بہت ظاہر ہوں گے + یا اصلاً  
 روافض شیعہ مذہب ہیں شیعوں میں چھپے ہوئے دین میں فساد ڈالتے ہیں + اور آئندہ



آہستہ لوگوں کو بے دین کرتے ہیں + ایسوں ہی کے حق میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے تیرھویں س پارے کے نویں رکوع میں فرما دیا ہے

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ عَاقِبَةُ  
وَلْيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُمْ لَهُمُ  
الْعَذَابُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

جو لوگ فساد ڈالتے ہیں ملک میں ان پر لعنت  
ہے اللہ کی یعنی دور رس میں گئے اللہ کی رحمت سے  
اور ان کے واسطے ہے بدگھر یعنی دوزخ +

اور جامع الاصول میں حدیث ہے عر فخر رضی سے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
سَتَكُونُ بَعْدِي هَذَانِ هَذَانِ فَمَنْ  
رَأَيْتَهُمْ فَأَرَقِ الْجَمَاعَةَ أَوْ مَرِيدًا أَنْ  
يُفَرِّقَ أُمَّةً ظَهَرَ كَأَنَّ مِنْ كَانٍ فَأَقْتُلُوهُ  
فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَالشَّيْطَانُ  
مَعَ الْفَارِقِ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

عر فخر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ہے میرے بعد اسی طرح کے دو گروہیں  
تم حیدر ہوں جماعت سے یا وہ ارادہ رکھتا ہے نفرت  
ڈالنے کا فہم کی امت میں جو کوئی ہمارا ڈالو اس کو  
کیونکہ بیشک اللہ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور مقرر شیطا  
ساتھ ہے حد سمونے والے کی ٹھوکر مارتا ہوا

اور نظام الاسلام کے پندرہویں سوال کے جواب میں ایسی حدیثیں بہت لکھی ہیں دیکھ لو + اب لازم  
ہے بھائیو کہ تم لوگ خوب ہوشیار رہو۔ اور تحقیق جانو اور یقین کرو کہ یہ طریقہ لامذہب والوں  
کا خلاف حکم خدا اور رسول اور علمائے سلف کے صرف اپنی نمود اور زبردگی اور بڑائی جٹانے  
کو ہے + اور اس طریقے سے تمام علما اور فضلا اور خلفا حضرت امیر المومنین مغری الیہ کے  
نہارا ض ہیں + اور ہرگز یہ طریقہ حضرت موصوف کا نہ تھا جو کوئی یہ دعویٰ کرے اور لوگوں سے  
لے لے تو اس کو محض کاؤب اور جھوٹا جانو + کیونکہ حضرت مغری الیہ کی زمانے کو بہت عرصہ  
نہیں گزرا انکی دیکھنے والے اور ان کی صحبت میں رہنے والے سچے ایماندار اکثر موجود ہیں۔ ان سے بھسم دیا  
کر لو + اگر حضرت ممدوح اس زمانے میں ہوتے تو ان کے مذہب و اسے مفسد گمراہوں کا وہی حال  
کرتے جو ان کے پیشوا عبدالحق کا کیا تھا یعنی مرد و کہتے اور کھلوا دیتے + اور جھلا بڑے حوال مرد  
اور دیندار ہیں تو جہاں مسلمانوں کی ریاست اور حکومت ہے جیسا کہ مدینہ روم شام الخ بخار  
وغیرہ وہاں تو ایسی باتیں ظاہر کریں دیکھیں تو کیا ہوتا ہے سوائے لات جوتی اور ہار مینار  
اور قتل و قید کے اور کچھ ان کے نصیب میں نہ ہوگا + اور ان کے مذہب والوں میں اکثر  
ایسے بد اصل اور رذیل النفس بہرے ہیں کہ نہ علم رکھتے نہ فضل + بعضے ان میں چند آیت قرآنی  
ہندی ترجمہ کے ساتھ اور چند حدیثیں ہندی ترجمہ کے ساتھ بغیر تفسیر قرآن اور بدول شرح حد



کے جو علمائے ربانی نے آگے عرب تکلفین کو کہے کہ کسی ہے پڑھ کر اپنے نفس کی خواہش کے مطابق  
 معنی سمجھ کر مفسر ہو گئے + اب کسی کی بات خاطر میں نہیں لاتے نہ کسی کی نصیحت نہ  
 نہ کسی کو اپنے برابر سمجھتے + نہ عمل میں نہ صفات میں جو جی میں آتا ہے بے خوف و خطر مسئلے  
 نکالتے ہیں اور یہود و کفار کہتے ہیں + پھر بعض نادان اس پر دلیل لاتے ہیں کہ اول اسلام میں  
 تو ردیل ہی قوم پہلے ایمان لائے تھے جس پر عرب کے شرفا نام رکھتے تھے اور طعن کرتے تھے  
 سواس کا جواب یہ ہے کہ ان کی رذالت کو اسلام کی شرافت نے کھو دیا تھا اور طرف مقابل  
 میں ان کے کفار تھے کہ بڑی رذالت کفر کی کہتے تھے + اور یہاں تو طسرف مقابل میں ان کے  
 مسلمان ہیں علاوہ اس کے شرافت علمی اور عملی یہ اس پر قیاس نہیں ہو سکتا + وہاں عقائد  
 حقہ اور افعال کاملہ کی تحصیل نے رذالت کو ان کی مٹا دیا تھا کہ مقبول بادگاہ ہوئے +  
 اور عقاید ناسدہ اور اعمال باطلہ نے ان کو اسلام سے بھی باہر کر دیا کہ مردود درگاہ ہوئے +  
 اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ہر چند ان کو کوئی عالم مومن صالح سمجھا و اور عقائد محمودہ کی تعلیم کرے  
 بسبب اپنی رذالت اور نالافتی کے ہرگز نہیں مانتے بلکہ جھگڑنے لگتے ہیں + اور عالموں سے  
 اور صالحوں سے برابری کا دعویٰ کرتے ہیں + اور کیوں نہ کریں کہ بعض ان میں جاہلوں کے سوا  
 بنے اچھا کھاتے ہیں اچھا پہنتے ہیں دس بیس آدمیوں کو اپنے آگے دوڑاتے ہیں ان سے ہر  
 طسرح کی خدمت لیتے ہیں حضرت پیر صاحب نادری مولانا کہلاتے ہیں + یہ جہاد و شوکت  
 دنیا کر کبھی خواب و خیال میں بھی ان کو حاصل نہ تھی کب چاہتے ہیں کہ کسی کے تابع رہیں پھر  
 وہ کیسا ہی عالم حقانی ہو یا کمال ربانی **إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ** مگر جس کو اللہ چاہے تو یہ قہر میں —  
 اس سے کہہ دو + اور اب ایسوں کا سردار کہلانا علامت قیامت سے ہے کہ مخبر صادق نے  
 آگے ہی اس کو خبر دی ہے **إِذَا وَجِدَ الْعَمَلُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَاصْبِرْ إِلَى سَاعَةِ** جب  
 سونہیں لوگ دین کے کام نالائق کو امیدوار ہو قیامت کے + اور قیامت کی علامت سے  
 یہ بھی ہے کہ ردیل اور نالائق بڑھیں گے اور پھیلیں گے اور شریف اور لائق گھٹیں گے اور  
 بیٹیں گے + سو یہ وہی زمانہ آیا ہے + اور یہی سبب ہے کہ ایسے جاہل جن کو نہ ایمان کے  
 ارکان کی خبر نہ اسلام کے اعمال کی جہاں ان سے کوئی عالم یہود یا نصارا کا ملا اسی کا کلمہ  
 پڑھنے لگے خاصے بے دین بن گئے + پھر کوئی ہزار سمجھا دے اور دلیلیں واضح لاوے نہیں  
 مانتے اور ہدایت نہیں پاتے **إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ** مگر جس کو اللہ چاہے تو اس گمراہی سے نکالے  
 سوا ایسے نادان ردیل الطبع ناقص العقل کی کثرت کا بھی کچھ اعتبار نہیں + اب اس طرح

کے لوگوں کے حق میں یہی دعا بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہدایت کا مالک ہے پہلے ہی کسی صالح عالم مسلمان کی صحبت ایسوں کو پیوستہ کر دے کہ جس میں ان کے دین اور دنیا کی خیر ہو۔  
اب اسے بھائیو! ان مفسدوں کی چکنی چکنی باتوں پر نہ ہولیو اور ان کی وعظ و نصیحت پر نہ دھوکہ نہ کھائیو یہ لوگ رہن دین میں نان کھاٹینگے ایمان کہو دینگے + ان سے مقدور بھرا لگ ہی رہو خوب بچ چل کر چلو + اور ایسے لوگوں کے ذیل کہتے اور نکال دینے میں مطابق حکم خدا و رسول کے بڑا ثواب ہے کیونکہ بڑے فساد میں اور مکار + جس جس طرح سے یہ لوگ دنیا کھاتے ہیں اس کا بیان کہاں تک کیجئے + کبھی اس نام سے کہ مجاہدین کے لشکر میں خسر چ ضرور ہے لوگوں سے روپے لئے + کبھی جہاد میں جاویں گے اور غازیوں کو اسباب بنا دیں گے مشہور کر کے اسباب روپے تحصیل کئے + اور روپوں کے جمع کرنے کو اہمیت اہمال مقرر کیا + پھر نام کے واسطے کچھ بھیج کر سب آپ چکھ گئے + غرض حضرت سید صاحب کے نام سے اس زمانے میں بہتوں کا بن آیا خوب روپے کھائے دولت مند ہو گئے + اور اب بھی قصور نہیں کرتے طرح طرح سے روپے پھرتے ہیں اور دوزخ کے گندے بنتے ہیں +



# اتحاد اہلسنت والجماعت / خانپور ہزارہ

ابوالحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل ضلع ہری پور

مکتے اور مدینے کے عالموں نے جو فتوے مہر اور دستخط سے اپنے  
بھیجا ہے سوال میں مسائل بہت سے تھے اختصار کے لئے اک میں سے  
پانچ سوال مع اصل جواب ہندی ترجمے کے ساتھ چھاپا جاتا ہے۔

اُس پر مہر ہے مولانا شیخ عبداللہ ابن سراج کی جو سردار میں مکتے کے  
مدرسوں میں + اور مولوی سید عبداللہ مکتے کے مفتی کی + اور سید  
عثمان مکتے کے مدرس کی + اور شیخ مصطفیٰ کی جو حنفی اماموں کے رئیس  
ہیں + اور شیخ عبدالقادر برہیم پاشا ابن محمد علی پاشا کے پیر کی + اور مولانا  
شیخ محمد عابد سندھی مدینے کے بڑے مدرس کی + اور سید محمد + اور  
مولوی محی الدین + اور مولوی عبداللہ اور مولوی سید علی + اور  
مولوی صالح ابن احمد مدینے کے مدرسوں کی + اور محمد ابوالسعد  
مسجد نبوی کے امام وغیرہ بہت سے عالموں کی +

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مکے اور مدینے کے علما کے فتوے

السُّوَالُ الثَّالِثُ :-

هَلْ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ الَّذِي يَسَّرَ لَهُ مَلَكَهٗ الْإِجْتِهَادُ وَلَا  
تَوْجِدُ فِيهِ شَرَائِطُ الْإِجْتِهَادِ وَلَا يَعْلَمُ اقْوَالَ الْفُقَهَاءِ  
الْمُتَقَدِّمِينَ أَنْ لَا يُقْلِدَ أَحَدًا مِنَ الْأُيُمَّةِ الْأَرْبَعَةِ الْمَشْهُورَةِ  
بَلْ يَخْتَرِعَ مَذْهَبًا جَدِيدًا خَامِسًا قَدْ بَوَّأَتْ أَحَدَهَا وَقَدْ خَالَفَ  
جَمِيعَهَا +

الْجَوَابُ :- عَنْهُ أَنَّ الْأَجْمَاعَ قَدْ حَصَلَ عَلَى حَقِيقَةِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ  
وَتُخَلَفُ ذَلِكَ فِيهَا سِوَاهَا وَأَنَّ الْأُمَّةَ جَمِيعَهَا قَدْ تَلَقَّتِ الْمَذَاهِبَ  
الْأَرْبَعَةَ بِالْقَبُولِ وَلَمْ يَحْصَلْ ذَلِكَ بِغَيْرِهَا وَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ  
عَلَى مَنْ لَمْ يَعْلَمْ طُرُقَ الْإِجْتِهَادِ وَلَمْ يَعْلَمْ مَا كَانَ عَلَيْهِ الْقَدُّ  
الْأَوَّلُ مِنَ الْبَحْثَاتِ وَالْثَّابِعِينَ مِنْ اقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ أَنْ  
يَسْأَلَ وَلَا يَعْمَلَ إِلَّا بِمَا يُفْتِيهِ الْمُفْتَى مِنَ الْأُيُمَّةِ الْأَرْبَعَةِ لَعَلَّ  
الْحُجَّةَ بَيْنَ سِوَاهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ  
لَا تَعْلَمُونَ + وَلِذَا قَالَ ابْنُ الْهَمَامِ فِي الْقَرْنِيِّ وَشَارِحُهُ فِي الشُّبُهَاتِ  
غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ الْمُطَّلِقِ يَسَّرُ لَهُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ التَّقْلِيدُ وَإِنْ كَانَ مُجْتَهِدًا  
فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ الْفَقِيهِيَّةِ أَوْ بَعْضِ الْعُلُومِ + فِي عُمْدَةِ الْمَرْبُوعِ  
بِحُزْنِهِ التَّوَضُّعُ قَوَّاجِبٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ عَلَى كُلِّ مَنْ لَيْسَ فِيهِ أَهْلِيَّةُ  
الْإِجْتِهَادِ التَّقْلِيدُ لِمَذْهَبٍ + وَرَوَى عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ أَنَّ  
وَاجِبٌ عَلَى الْعَامِيِّ الْإِقْتِدَاءُ بِالْفُقَهَاءِ عَدَمِ الْأَهْدَاءِ فِي حَقِيقَةِ



مُعْرِفَةِ الْأَحَادِيثِ وَمَعَانِيهَا وَتَأْوِيلَاتِهَا وَنَاسِخِهَا وَمَنْسُوخِهَا  
وَعَاقِبَتِهَا وَعَامَّتِهَا وَمُحْكَمَاتُهَا وَمُتَشَابِهَاتُهَا فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ ذَلِكَ  
فَهُوَ عَامِيٌّ مُنْسَوْبٌ إِلَى الْعَامَّةِ وَهُمْ لَوْ هَالُ أَغَاذِنَا اللَّهُ تَعَالَى  
مِنَ الضَّلَالِ

خلاصہ ترجمہ کا کیا جائے ہے اس شخص کے لئے جس کو قوت اجتہاد کی نہ ہو اور شرطیں  
اجتہاد کی اس میں پائی نہ جاویں اور فقہاء کے قول کو نہ جانے یہ بات کہ کسی مجتہد کی  
ان چار مجتہدوں میں سے تقلید نہ کرے۔ بلکہ ایک یا مذہب نکالے کہ کبھی  
ان چار مذہب میں سے ایک کے موافق ہو اور کبھی سب کے مخالف ہو +  
جواب۔ اجماع تمام علماء کا ہوا ہے حق ہونے پر ان چار مذہب کے اور ان چار کے  
سوا اور کسی مذہب پر اجماع نہیں ہوا اور تمام اُمت پیغمبر خدا صلعم نے  
ان چار مذہب کو قبول کیا ہے ان کے سوا اور کسی مذہب میں یہ اتفاق اور  
قبول حاصل نہیں ہوا اور خدا تعالیٰ نے واجب کیا ہے اس شخص پر کہ  
جو اجتہاد کے طریق کو نہ جانے اور صحابہ اور تابعین جس بات پر تھے اور  
ان کے اقوال اور افعال سے واقف نہ ہو کہ وہ پوچھ لیوے اور عمل نہ کرے  
مگر اس چیز پر کہ فتوے دیوے مقتی ان چار اماموں کے ایک مذہب کے  
موافق کیونکہ ان کے سوا اور کسی شخص کے مذہب میں دلیل کامل نہیں ہے  
یعنی اور کسی مذہب پر اجماع نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا ہے

فَاسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

اور اسی واسطے امام ابن ہمام نے تحریر میں فرمایا ہے اور شارح  
نے اس کے تفسیر میں کہ جو شخص مجتہد کامل نہ ہو اگرچہ بعض مسئلہ میں اجتہاد  
کی طاقت رکھتا ہو یا اس کو بعض علوم میں مرتبہ کامل ہو اس کے ساتھ بھی  
اس پر یہی تقلید کسی مجتہد کی واجب ہے + اور عمدة المرید میں ہے کہ جو  
شخص کہ اس میں قابلیت اجتہاد کی نہ ہو تو اس پر واجب ہے تقلید کرنی کسی  
مذہب کی + اور روایت ہے امام ابو یوسفؒ سے کہ واجب ہے عامی پر یہ  
کرنی کسی مجتہد کی کیونکہ اس میں قابلیت نہیں ہے اس بات کی کہ حدیثوں

کو پھیلانے اور معنی اس کے دریافت کرے اور تاویلات کو اس کی سمجھ  
اور تفسیح اور منسوخ کو امتیاز کرے اور عام اور خاص اور حکم اور تشابہ اور  
وغیرہ کو الگ الگ تمیز کرے اور احکام کو معلوم کرے تو جو شخص ان سب باتوں  
کو نہ جانے وہ شخص عامی ہے اور جاہل خدا پناہ میں رکھے ہم کو گمراہی سے

السَّوَالُ الرَّابِعُ :-

هَلْ يَجُوزُ لِلْمُقَلِّدِ إِذَا وَصَلَ إِلَيْهِ حَدِيثٌ يُخَالِفُ ظَاهِرَهُ  
مَنْ هَبَ ذَلِكَ الْمُقَلِّدُ أَنْ يَتْرُكَ مَذَاهِبَهُ وَيَعْمَلَ عَلَى ظَاهِرِ  
الْحَدِيثِ وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ ذَلِكَ الْحَدِيثَ مُأَوَّلٌ أَوْ مَنْسُوخٌ  
أَوْ مُضَرَّفٌ عَنْ ظَاهِرِهِ أَوْ صَحِيحٌ أَوْ ضَعِيفٌ وَتَحْوِ ذَلِكُ

الجواب :-

أَنَّهُ لَا يَحْتَغِي أَنَّهُ ذُكِرَ فِي التَّقْرِيرِ تَرْجِيحُ التَّخَرُّصِ فِي مَحْثِ  
الْمُجْهَلِ لَيْسَ لِلْعَامِيِّ إِلَّا اخْتِزَامُ ظَاهِرِ الْحَدِيثِ لِيَجُوزَ أَنْ يَكُونَ مَضَرَّفًا  
عَنْ ظَاهِرِهِ أَوْ مَنْسُوخًا بَلْ عَلَيْهِ الرَّاجُوعُ إِلَى الْفُقَهَاءِ بَعْدَ  
الِاهْتِدَادِ فِي حَقِّهِ إِلَى مَعْرِفَةِ صَحِيحِ الْأَخْبَارِ وَسَقَمِهَا وَ  
نَاسِخِهَا وَمَنْسُوخِهَا فَإِذَا اعْتَمَدَ كَانَتْ تَارِكًا لِلنَّوَاجِبِ عَلَيْهِ أَنْتَهَى  
وَهَذَا يُقِلُّ ظَاهِرَهُ جَوَازُ الْعَمَلِ بِالْحَدِيثِ إِذَا خَالَفَ ظَاهِرَهُ  
الْحَدِيثَ مَنْ هَبَ إِذَا كَانَ عَالِمًا بِالشَّرْطِ وَالِاجْتِهَادِ وَمَا يُسْتَدَلُّ  
بِهِ وَمَا يُعْرَضُ عَنْهُ لَكِنَّ أَذَى الشَّرْطِ وَالِاجْتِهَادِ أَنْ يَحْفَظَ  
الْمَبْسُوطَ كَمَا فِي السَّرَاجِ حَيْثُ وَأَفَادَتُ الْهَمَامِ فِي نَيْحِ الْقَدِيرِ مِنْ  
كِتَابِ الْقَضَائِ وَأَنَّ الْمُجْتَهِدَ مَنْ يَعْلَمُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ بَأَسْمَاءِ  
مِنْ عِبَارَتِهِمَا وَإِشَارَتِهِمَا وَلَاتِهِمَا وَأَقْتَضَائِهِمَا وَنَاسِخِهِمَا  
وَمَنْسُوخِهِمَا وَمَنَاطِ أَحْكَامِهِمَا وَشُرُوطِ الْقِيَاسِ وَالْمَسَائِلِ  
الْمُجْمَعِ عَلَيْهِمَا لِئَلَّا يَفْعَ فِي الْقِيَاسِ فِي مَعَارِضِهِ أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ وَ  
يَعْلَمُ حَيْثُ النَّاسِ فَمَنْ انْتَفَضَتْ فِيهِ هَذِهِ الْجُمْلَةُ فَهُوَ أَهْلُ  
الِاجْتِهَادِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِاجْتِهَادِهِ أَنْتَهَى +  
وَفِي شَرْحِ النِّقَايَةِ وَأَهْلِيَّةِ الْاجْتِهَادِ بَأَنْ يَكُونَ عَالِمًا



بِأُصُولِ الْفِقْهِ وَهُوَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْإِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ وَمَا  
لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْمُجْتَهِدِينَ مِنْ سَائِرِ الْعُلَمَاءِ مِنْهُ أَنْتَهَى +  
أَقُولُ وَلَا يَخْفَى أَنَّ فِيهِ إِشَادَةً إِلَى أَنَّهُ لَا يَكْفِي فِي تَعْرِيفِ  
الْمُجْتَهِدِ بِمَا ذُكِرَ بَلْ لَا بُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ مَا رَوَى مِنَ اللُّغَةِ  
وَلَمْ يُضَحَّ وَلَمْ يَثْبُتْ وَمَعْرِفَةِ الْمُتَوَاتِرِ مِنْهَا وَالْأَمَّا مَعْرِفَةُ  
الْمُرْسَلِ وَالْمُنْقَطِعِ وَمَعْرِفَةُ مَنْ تَقَبَّلَ رَأْيَهُ فِي اللُّغَةِ  
وَمَنْ تَبَرَّكَ وَمَعْرِفَةُ الْفَصِيحِ وَالرَّادِي وَالْمَذْمُومِ وَمَعْرِفَةُ  
الْمُفْرَدِ وَالشَّادِ وَمَعْرِفَةُ الشُّوَارِدِ وَالنُّوَادِرِ وَمَعْرِفَةُ  
الْمُسْتَعْمَلِ وَالْمَثَلِ وَمَعْرِفَةُ الْمُعَرَّبِ وَمَعْرِفَةُ التَّوَلَّدِ  
وَمَعْرِفَةُ خَصَائِصِ اللُّغَةِ وَمَعْرِفَةُ ارْتِقَائِ اللُّغَةِ وَمَعْرِفَةُ  
الْحَقِيقَةِ وَالْمَجَازِ فِي اللُّغَةِ وَمَعْرِفَةُ الْمُشْتَرَكِ وَمَعْرِفَةُ الْأَمْدِ  
وَمَعْرِفَةُ الْمُطْلَقِ وَالْمَقِيدِ وَمَعْرِفَةُ الْإِبْدَالِ وَالْقَلْبِ غَيْرَ ذَلِكَ  
وَهَذَا كُلُّهُ يَتَعَلَّقُ بِعِلْمِ اللُّغَةِ وَالْجَاهِلُ بِهَا لَا يُسَمَّى عَالِمًا فَضْلًا  
عَنْ أَنْ يُعَدَّ مُجْتَهِدًا وَمَنْ أَرَادَ تَحْقِيقَ مَا اشْتَرَيْنَا إِلَيْهِ فَلْيَطْلِعْ الْمَذْمُومُ  
لِلْمُتَبَيَّنِ وَتَجِدْ ثَمَّةَ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا ثُمَّ يُشْتَرَطُ أَنْ  
يَكُونَ مُتَضَلِّعًا فِي عِلْمِ الصَّرَفِ وَالنَّحْوِ وَالْمَعَانِي وَالْبَيَانِ وَالْبَدِيعِ  
وَعِلْمِ أُصُولِ الْفِقْهِ وَأُصُولِ الْحَدِيثِ وَأُصُولِ التَّفْسِيرِ عَارِفًا  
بِمَحَقَقَتِهِ الْأَصُولِيَّةِ وَمَا رَأَاهُ الْمُحْكَمُ تَوَرُّتَ مِنْ غَيْرِ انْتِقَاءٍ  
عَلَى نَحْوِ مَشْكُوتَةِ الْمُصَابِيحِ وَحَافِظًا لِأَقَاوِيلِ ائِمَّةِ الْجَرَحِ وَالتَّعْدِيلِ  
وَمُرجَحًا فِي ذَلِكَ بِدُونِ تَقْلِيدِ أَحَدٍ كَأَبِي ذَرَّابَةَ أَوْ أَبِي يُعْلَى  
ابْنِ الْمُدَنِيِّ أَوْ لِابْنِ مُعِينٍ فَضْلًا عَنِ الْعَرَلِيِّ أَوْ الْحَافِظِ ابْنِ  
حَجَرٍ وَنَحْوِهِمَا فَإِنَّهُ إِذَا أَدَّى عَنْ الْأَخْتِفَادِ وَصَارَ بِشَقْدٍ  
فِي جَرَحِ الرَّادِي وَعَدَّ أَنَّهُ يَقُولُ أَحَدٌ مِنَ ائِمَّةِ الْجَرَحِ وَالتَّعْدِيلِ  
فَهُوَ مَا رَأَى فِي رِبْقَةِ التَّقْلِيدِ وَالْحَالُ أَنَّهُ يُرِيدُ انْفِرَازَ مِنَ  
التَّقْلِيدِ غَايَةً مَا هُنَاكَ أَنَّهُ مَخْرُجٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ مُقَلِّدًا لِلْإِمَامِ  
الْأَعْظَمِ الْمُتَّفِقِ عَلَى جَلَالَتِهِ وَدَيَانَتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ وَانْتَهَى إِلَى

تَقْلِيدِ نَحْوَالِدَّارِ قُطْنِي وَابْتِهَاجِي فَهَوَّ بَعِيلًا عَنْ الْأَخْتِهَادِ بِزَوَالِ  
 چوتھا سوال ! کیا جائز ہے مقلد کو جب اس کو ملے کوئی حدیث کہ ظاہر عبارت اس  
 کی مخالف ہو اس کے مذہب کے کہ چھوڑ دیوے وہ اپنے مذہب کو اور عمل  
 کرے اس حدیث پر اگرچہ اس کو اس قدر علم نہ ہو کہ جانے وہ حدیث ماڈل  
 ہے یا منسوخ ہے یا ظاہر معنی اس کے مراد نہیں یا وہ حدیث ضعیف ہے  
 یا صحیح ہے

جواب ! مذکور ہے تقریر شرح تحریر میں کہ عامی کو درست نہیں ہے ظاہر  
 حدیث پر عمل کرنا کیونکہ شاید اس حدیث کے ظاہر معنی مراد نہ ہوں یا منسوخ  
 ہو بلکہ اس کو سوال کرنا فقہا سے واجب ہے کیونکہ اس کو دریافت نہیں ہے  
 کہ حدیثوں میں کون صحیح ہے اور کون ضعیف اور کون ناسخ ہے اور کون منسوخ  
 پھر اگر وہ کسی حدیث پر اعتماد کر کے عمل کرے تو جواب اس پر واجب تھا



اس نے اس کو ترک کیا یعنی فقہاء سے سوال کرنا اور اس سے معلوم ہوا  
 کہ جو کوئی عالم ہو اجتہاد کی شرطوں کو لیکن ادنیٰ شرطوں کا یہ ہے کہ مبسوط  
 جو فقہ کی کتاب ہے اسے یاد رکھتا ہو۔ جیسا کہ سراجیہ میں ہے اور امام  
 ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ مجتہد وہ شخص ہے کہ جانے قرآن اور حدیث کو اس  
 کے تمام اقسام کے ساتھ، جیسا عبارت انوار اشارات اور دلالت اور اقتضائاً  
 اور نسخ اور منسوخ اور جتنے اقسام کے مدار احکام کے، کی ہیں اور سب شرطیں  
 قیاس کی جانے اور مسائل اجماعیہ کو یاد رکھے اور اقوال صحابہ کو بھی جانے  
 اور عرف اور عادات سے لوگوں کے بھی واقف ہو۔ پھر جس میں یہ شرطیں  
 پائی جائیں تو وہ شخص قابل اجتہاد کہے اور شرح نقایہ میں ہے کہ قیاس  
 اجتہاد کی اس طور پر ہوتی ہے کہ عالم ہو فقہ کے اصول کا یعنی قرآن اور  
 حدیث اور اجماع اور قیاس کو خوب جانے اور سب علم جو مجتہد کو ضرور ہے  
 اس سے بھی خوب واقف ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ خالی قرآن اور حدیث  
 اور اجماع اور قیاس کے جاننے سے بھی مجتہد نہیں ہوتا بلکہ اس کے سوا اور

علوم بھی درکار ہیں جیسا جانتا علم لغت اور اس کے طریق اور اس کی سب  
اصطلاحوں کو اور اس کے صحیح اور ثابت کو اور جانتا اس کو کہ وہ لغت سے ہے  
مگر صحیح اور ثابت نہیں اور جانتا متواتر کو اور اتحاد اور رسل اور منقطع کو اور یہ  
کہ لغت میں کس کی روایت مقبول ہے اور کس کی مردود ہے اور طریق رو  
کو اور موضوع کو اور فصیح اور ردی کو اور مذموم اور مفرد اور شاذ اور شارح اور  
ناظر اور مستعمل اور معرب اور مولد اور خاصیت لغت کی اور اشتقاق لغت  
کا اور حقیقت اور مجاز لغت میں اور مشترک اور اضداد اور مطلق اور مقید اور قاعدہ  
بدل کا اور قاعدہ قلب کا اور اس سب کے سوا بہت سے امور ہیں کہ علم لغت سے  
متعلق ہیں اور جو کوئی ان سب کو نہ جانے وہ ہرگز فاضل نہیں ہے مجتہد تو کیا ہو  
گا + پھر اس کے بعد اور بہت سے علم بھی ضرور ہیں کہ اس سب میں کمال واقف  
ہو جیسا صرف اور نحو اور بلاغت اور بیان اور یدیع اور علم اصول فقہ اور اصول  
حدیث اور اصول تفسیر اور عربی بانوں کو اصولیوں نے تحقیق کی ہے اور محدثوں  
نے روایت کی ہے اس سب کو بھی خوب سمجھے اور یاد رکھے اور اس قدر کفا  
نہیں کرتا ہے کہ مشکوٰۃ کو یاد کیا ہو + اور اجتہاد کے لئے یہ بھی ضرور ہے  
کہ علمائے جرح اور تعدیل کے اقوال کا حافظ ہو اور خود اور استعداد  
رکھنا ہو نیز صحیح دینے کی بغیر تقلید کسی کے + اور اگر کسی کی تقلید کی رو سے  
کسی راوی کی جرح کرے یا تعدیل کرے تو وہ حقیقت میں مقلد کھڑا محقق  
یا مجتہد نہ ہوا باوجود اس بات کے کہ وہ تقلید سے بھاگتا ہے اور پھر آخر کو اس تقلید  
میں جاگتا ہے صرف اس قدر ہے کہ امام اعظم کہ جن کی بزرگی اور دیانت و ارمی  
فضیلت سارے جہان میں ثابت ہے اور سب کے نزدیک مستحق ہے ان کی  
تقلید سے نکلا اور دوسرے شخص جن کا مرتبہ ان حضرت کے قریب بھی نہ تھا  
جیسے واقفنی اور مہتمی ان کی تقلید کی طرف وہ منسوب ہوا تو ایسا شخص اجتہاد  
کی راہ سے کو اصول دور پڑا ہے ۔

السؤال الخامس :-

فِي أَنَّهُ هَلْ يَجُوزُ لِلْعَامِّيِّ تَقْلِيدُ مَنْ لَيْسَ لَهُ مَلَكَتُهُ الْإِجْتِهَادُ وَلَا



تَوْجِدُ فِيهِ شَرَّ الْإِطِّ الْأَجْتِهَادِ وَلَا يَعْلَمُ أَقْوَالَ الْفُقَهَاءِ أَمْ لَا  
 فَالْجَوَابُ :- عَنْهُ يَأْتِي لَا يَخْفَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِنَّمَا أَمَرَنَا بِعَدَمِ  
 الْعِلْمِ أَنْ نَسْأَلَ أَهْلَ الذِّكْرِ لَا مَنْ عَدَّ الْهَمُّ وَكَيْسَ الْمُرَادُ أَهْلُ  
 الذِّكْرِ إِلَّا كُلُّ مَنْ يَذْكُرُ بِعِلْمٍ وَتَحْقِيقٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَتَفْسِيرِ  
 مَعَانِيهِ وَتَأْوِيلِ مُحْتَمَلَاتِهِ وَقَسَمِ إِشَارَاتِهِ وَالْفُحُوسِ فِي بَحَارِ  
 قَوَائِدِ عِبَارَاتِهِ وَلَا خَاطِئَةً بِمَا وَرَدَ فِي السُّنَنِ النَّبَوِيَّةِ وَجَاءَ عَنِ  
 الصَّحَابَةِ الرَّاهِبَةِ بِدَلِيلِ تَوَلَّيَ تَعَالَى وَأَسْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ  
 لِلنَّاسِ مَا نَزَلَ إِلَيْهِمْ وَعَلَّمَهُمْ يَتَفَكَّرُونَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ  
 فَالْوَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقْدِرَ أَحَدًا مِنَ الْأَسْمَةِ وَلَا عَلَيْهِ الْأَسْتِزَادُ  
 بِوَأْتِيهِ فَمَنْ قَدَّرَ هَذَا الْمُقْصَرِ الَّذِي نَأَى لِنَفْسِهِ أَهْلِيَّةً وَهُوَ  
 بِمَعْزُولٍ عَنْهَا كَانَ كَأَعْمَى قَادٍ أَعْمَى لَا يَأْمُرُ كُلُّ فُلَاحِدٍ مِنْهُمَا  
 مِنَ الْوُفُوعِ فِي حَفْرَةٍ تَكُونُ سَبَبًا لِهَلَاكِهِمَا جَمِيعًا نَسَأَلَ اللَّهُ  
 تَعَالَى الْغُصْنَةَ مِنَ الْوُفُوعِ فِيهِمَا لِمَا قَالَتْ أَمِينُ

ترجمہ اس کا + کیا جائے عامی کو تعلید کرنی ایسے شخص کی جس کو اجتہاد کی قوت نہ  
 ہو اور اس میں اجتہاد کی شرطیں بھی پائی نہ جاویں اور وہ فقہاء کے اقوال سے رہنمائی  
 نہ ہو +

جواب :- ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم ہم کو کیا ہے کہ جس بات کا ہم کو علم  
 نہ ہو تو پوچھیں ہم اہل ذکر سے نہ اوروں سے اُن کے سوا + اور مراد اہل ذکر سے  
 وہ شخص ہے کہ جس کو کتاب اللہ کی تحقیقات کا علم ہو اور اس کے معنوں کی تفسیر  
 اور اس کے محملات کی تاویل اور اشارات کی دریافت اور اس کی عبارت کے فوائد  
 سے خوب واقف ہو اور خوب گہرے پیغمبر خدا صلعم کی تمام حدیثوں کو اور اُن کے  
 اصحاب کی روایتوں کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے + ۱۲

وَأَسْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نَزَلَ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ  
 سو جو کوئی ایسی کمال عبارت کلام الہی اور احادیث نبوی اور آثار صحابہ میں نہ کہتا  
 ہو جیسا کہ اگلے مشہور مجتہدوں میں تھی۔ تو اس پر واجب ہے کہ وہ پیروی کرے

کسی ایک مجتہد کی چاروں میں سے اور نہیں پہنچتا اس کو اپنی سمجھ پر چلنا اور ہٹ کرنا پھر کوئی پیروی کرے ایسے نالائق کی جھانپنے میں اہلیت اجتہاد کی گمان کرتا ہے یا وجہ یہ کہ وہ اس سے کہنے پڑا ہے تو وہ پیروی کرنی ایسی ہوئی کہ جیسا ایک اندھا بھٹکا ہوا دوسرے اندھے کو کھینچے تاکہ اس کو کھینچ کر منزل مقصود کو لے جاوے تو اس صورت میں اس سے بجا و ہمیں کو وہ دونوں اپنے گڑھے میں جا پڑیں کہ اس سے نجات نہ پاویں۔ بلکہ اُسی میں وہ دونوں ہلاک ہو جاویں۔ اُمید رکھتے ہیں ہم خدا سے بچنے کی ایسے گڑھے میں گرنے سے۔

وَلَمَّا السَّوَالُ السَّادِسُ :-

فِي أَنَّهُ هَلْ يَجُوزُ أَعْمَلُ بَظَاهِرِ الْكِتَابِ وَالْمُدْرِيَّتِ لِلَّذِي لَا يَعْلَمُ أَقْسَامَ الْكِتَابِ مِنَ الظَّاهِرِ وَالنَّصِّ وَالْمُفَسِّرِ وَالْمُحْكَمِ وَالْمَأْذُولِ وَلَا يَخْتِ الْخَفِيِّ وَالْمُسْكَلِ وَالْمُجْمَلِ وَالْمُتَشَابِهِ وَغَيْرِهَا وَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ الْفَائِدِ وَالْمُسْتَوْحِ وَالْيَا لَا يَعْلَمُ أَقْسَامَ مَا لَحْدَ نَيْتٍ مِنَ الْيَصَحِّ وَالْحَسَنِ وَالضَّعِيفِ وَغَيْرِهَا أَمْ يَجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ عَالِمٍ مُّقْلِدٍ لِقَفِي بِأَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ وَ يُقْلِدُ مُجْتَهِدًا أَوْ جَزَاءً مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ

الجواب :- فَإِنَّهُ لَا يَخْفَى مِمَّا قَدْ مَنَّا مِنْ كَلَامِ التَّفْسِيرِ الْأَخْمَدِيِّ رَبِّمَا تَقْلَنَاهُ فِي جَوَابِ السَّوَالِ الثَّلَاثِ عَنْ ابْنِ الْقَهْمَاءِ وَكَعَنْ عُمَةِ الْمَرْيُومِ وَكَعَمَّا سَوَاهُمَا وَجُزْبِ التَّقْلِيدِ بِمِثْلِ ذَلِكَ الْمَسْئُولِ عَنْهُ وَحُرْمَةِ الْاجْتِهَادِ فِي حَقِّهِ حَيْثُ كَانَ كَمَا وَضَعَهُ السَّائِلُ وَابْنُ اسْتَبْدَانِ لَهُ وَلَمْ يُقْلِدْ أَحَدًا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ عَزَّ وَجَلَّ تَعَزُّزًا سَدِيدًا كَمَا أَفَادَهُ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ حَيَاتُ السِّنْدِيِّ فِي رِسَالَتِهِ الْمُؤَلَّفَةِ لَهُ فِي أَعْمَلِ بِالْحَدِيثِ فَإِنْ كَفَّ عَنْ الْاسْتَبْدَادِ وَدَعَا إِلَى الْاجْتِهَادِ فَهُوَ الْمُرَادُ وَالْأَنْكِلَ يَكُونُ مُوَظَّفًا لِلْمُقَصِّرِينَ وَكَفَّ لَهُمْ أَنْ يَنْ عَوَامًا لِيَسْوَائِهِ بِأَهْلِ هَذَا مَا أَذِنَ اللَّهُ بِهِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

ترجمہ اس کا یہ کہ عمل کرنا ظاہر کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ پر اس شخص کو جبکہ جو نہیں جانتا کلام اللہ کی آیتوں کی قسموں کو کہ ظاہر ہے یا نص ہے یا مفسر ہے یا حکم ہے یا ماؤل ہے اور نہ پہچانے کہ کون آیت اس کی خفی ہے یا مشکل ہے یا مجمل ہے



یا متشابہ ہے وغیرہ اور فرق نہ کر سکے نسخ اور فسوخ میں اور نہ جانے احادیث کی قسموں کو صحیح ہے یا حسن یا ضعیف وغیرہ واجب ہے اس پر پیروی کرنی عالم کی جو فتوا دیتا ہے فقہائے قولوں پر اور پیروی کرتا ہے ایک مجتہد کی + پھر کیا سزا ہے اس کی جو کرے ایسا کام جواب تفسیر احمدی میں لکھا ہے اور ابن ہمام نے کہا ہے اور عذر المرید سے روایت ہے اور سوائے اس کے اور کتابوں سے کہ تقلید واجب ہے ایسے شخص پر جس کا حال سوال کیا گیا ہے۔ اور اجتہاد اس کے حق میں حرام ہے اور اگر وہ ہٹ کرے اپنی رائے پر اور پیروی نہ کرے چار اماموں سے ایک کی تو سزا دیا جاوے گا وہ بڑی سزا جیسا کہ شیخ محمد حیات سندھی نے عمل الحدیث کے بیان میں لکھا ہے پھر اگر باز رہا وہ اپنی ہٹ اور اڑے سے اور دعوئے کرنے سے اجتہاد کے تو بہتر ہے نہیں تو بڑی سزا دیا جائے گا اس لئے کہ نصیحت ہو ایسے بے وقوفوں کے واسطے و باز رکھتے اُن لوگوں کو دعوئے کرنے سے اس چیز جس کے وہ اہل نہیں ہیں + یہ وہ بات ہے جس کو دین ٹھہرایا اللہ نے واللہ اعلم +

وَأَمَّا السُّؤَالُ الثَّانِي :-

فِي أَنَّهُ هَلْ يَجُوزُ مِنَ الْخُلُطِ بَيْنَ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ بِأَن يَفْعَلَ تَدَارُ عَلَى مَذَاهِبِ ابْنِ حَنَفِيَّةٍ وَتَارَةً أُخْرَى عَلَى مَذَاهِبِ الشَّافِعِيِّ وَكَرَّةً عَلَى طَرِيقَةِ مَالِكٍ وَأُخْرَى عَلَى طَرِيقَةِ أَحْمَدٍ رَاحٍ وَهَكَذَا امْتِلَا قَدْ يَقُولُ أَمِينٌ فِي الصَّلَاةِ سِرًّا أَوْ قَدْ يَقُولُ جَهْرًا وَقَدْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ سَوَى تَكْبِيرَةِ الْإِفْتِتَاحِ وَقَدْ لَا يَرْفَعُ وَهَكَذَا امْتِلَا +

فَالْجَوَابُ :- عَنْهُ أَنَّهُ مَذْكُورٌ فِي رِسَالَةِ التَّرْصِيعِ فِي بَحْثِ التَّشْبِيعِ وَلَا خَيْرَ أَنْ يَكُونَ حَنِفِيًّا فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ وَشَافِعِيًّا فِي الْبَعْضِ كَمَا عُرِفَ فِي مَسَائِلِ التَّقْلِيدِ وَفِي جَوَاهِرِ الْفَتَاوَى مِنْ كِتَابِ أُصُولِ الدِّينِ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي اللَّيْثِ فِي بَعْضِ تَصَانِيفِهِ مِنْ الْوُجُوبِ عَلَى طَالِبِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَكُونَ ذَا وَجْهَيْنِ وَلِسَانَيْنِ مَذْبَهِ بَيْنَ هَؤُلَاءِ قُلُوبَ كُلِّ مَنْ دَمَ نَفْسِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ يَدَهُ كَمَا قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَاحٍ يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بَشَهْرٍ مَخْشٍ نَفْسٍ وَاللَّهُ مَا تَجَرَّدُوا شَرَّ الدُّنْيَا الْفَانِيَةِ الزَّائِلَةَ بِالْآخِرَةِ

اَلْبَاقِيَةُ اَعَاذَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهُنَّ اَمِنْ اَنْتَهٰی

سوال : کیا جائز ہے یا نہیں ملانا چار مذہبوں کے درمیان کہ کبھی عمل کرے امام ابو حنیفہ کے مذہب پر اور کبھی امام شافعی کے اور کبھی امام مالک کے اور کبھی امام احمد حنبل کے مذہب پر مثلاً کبھی نماز میں آمین آہستہ کہے کبھی پکار کر اور کبھی رفع یدین کرے سوائے تکبیر اولیٰ کے اور کبھی نہ کرے +

جواب : رسالہ ترشح فی بحث التمسع میں لکھا ہے کہ غیر نہیں اس میں کہ کبھی حنفی بنے یعنی بعض مسائل میں اور کبھی شافعی بعض میں کہاوائے جیسا کہ معلوم ہوا تقلید کے مسئلوں کے بیان میں + اور حواہر الفتاویٰ میں کتاب اصول الدین سے منقول ہے کہ شیخ عبدالرحمن ابن ابواللیث فقہ نے بعض تصنیفوں میں اپنی کہ واجب ہے طالب علم پر کہ وہ دو ذنب والا اور دو زبان والا نہ کہے کبھی ادھر کبھی ادھر ایسا شخص اپنا ہو پئے تو بہتر ہے کہ دین پرچ کر کھاوے جیسا فرمایا جس نے بیچیں گے بعض لوگ اپنے دین کو تھوڑے ٹول میں سود ہے اللہ کی قسم وہ چیز کہ تجارت کی اٹھوں نے اور ٹول لیا انہوں نے دنیا کے فانی کو آخرت باقی کے بدلے میں پناہ میں رکھے اللہ بہم کو ایسے لوگوں سے +



اب آئے وہ فتوے جو علمائے دین اور خلفائے امیر المومنین نے خاص دلی اور ہندوستان  
سے اپنی اپنی مہر اس پر کر کے بھیجے تھے لکھا جاتا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہ ایک ہزار دوسو چوبیس ہجری میں  
بلدہ دہلی کے درمیان علمائے دین نے ان لوگوں کی گمراہی پر جو چاروں مذاہب کے خلاف  
کو جائز اور مباح جانتے ہیں باتفاق اور اجماع فتوہ لکھا + اور وہ لوگ اپنے آپ کو محمدی اور دوسرے  
مذاہب والوں کو ناقص محمدی اور بدعتی کہتے ہیں + چنانچہ اس استفتاء کو مع فتوہ کے ہندی زبان  
میں ترجمہ کیا + اللہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت کو اس بدعت سے محفوظ رکھے +  
مقدمہ بیان میں سوال کے جواب اہل سنت و جماعت نے لاندہ سہول کے حق میں پوچھا ہے

مَا قَوْلُكُمْ بِمَا حَمَمَ اللَّهُ  
سوال در صورتیکہ شخص حنفی مذہب خود را بر مذہب شافعی یا مالکی یا حنبلی ترجیح دہد آیا اس  
درست است یا نہ + و شخصے کہ حنفی المذہب باشد و دلائل مذہب شافعی وغیرہ را ضعیف  
و مرجوح داند آیا اس شخص عال عمل صالح می بود و در پی اتباع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم می شود یا نہ  
و کہے کہ مذہب اربعہ را مرجوح و النیۃ عمل بحدیث کہ نہ علم خود صحیح و النیۃ می کند و طاقت علمی  
این قدر ندارد کہ میان احادیث صحیحہ و ضعیفہ و متعارضہ امتیاز کند و قوی را از ضعیف جدا نماید  
و حقیقت مذہب اربعہ را انکار کند و خلاف اجماع علماء و اند و تقلید اکثر اربعہ را بدعت داند  
آیا اس شخص از اہل بدعت ہست یا نہ بنیوا توجروا +

ترجمہ کیا فرماتے ہیں اس مقدمے میں رحمت کرے اللہ تعالیٰ ان پر کہ ایک شخص  
حنفی مذہب اپنے مذہب کو امام شافعی اور امام مالک اور امام حنبلی کے مذہب پر ترجیح  
دے یعنی ان سے اچھا اور تحقیق میں بہتر جانے تو یہ جانتا اس کا درست اور صحیح ہے یا نہیں  
اور جو کوئی حنفی ہو اور امام شافعی وغیرہ کے مذہب کی دلیلوں کو ضعیف اور مست  
جانے سو کیا ایسا شخص عمل کرنے والا عمل صالح کا ہوگا اور اس میں اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ہوتی ہے یا نہیں اور جو کوئی چاروں مذہب کی دلیلوں کو ضعیف جان کر اپنے زعم

میں حدیث کو صحیح سمجھ کر اس کے موافق عمل کرتا ہے باوجودیکہ طاقت علمی اس کو اس قدر نہیں کہ صحیح اور ضعیف اور متناقض حدیثوں میں امتیاز کر سکے اور مضبوط کو سست سے جدا کرے اور چاروں مذاہب کے حق ہونے پر انکار رکھتا ہے اور علماء کے اجماع کو خلاف جانتا ہے اور چاروں ائمہ کی تقلید کو بدعت کہتا ہے۔ آیا ایسا شخص بدعتی ہے یا نہیں صاف جواب دو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب پاؤ + خلاصہ اصل دین اور مذہب سے مراد ہے کہ خدا اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنی + سو ہر مذہب والے اپنے راویوں کی روایت کو مقدم رکھ کر اپنے دین اور مذہب پر اعتماد کرتے ہیں اور اسی لئے اس میں اختلاف اور اختلاف پڑتا ہے + اور یہی لازم ہے ہر مذہب والے پر کیونکہ وہ جن سے روایت کرتا ہے ان کے حال سے اور ان کی خوبیوں سے خوب واقف ہے اتنا دوسروں کی روایت سے مطلع اور ماہر نہیں + اور یہی طریق رہا ہے علمائے تابعین کا کہ مدینے کے رہنے والے مدینے کے عاملوں پر اور کوفے کے رہنے والے کوفے کے عاملوں پر جیسا چاہیے ولایا اعتماد اور اطمینان رکھتے تھے پر دوسروں کو بھی محض بے اعتماد نہ جانتے تھے + اور یہی معنی ہیں جماعت کی پیروی کرنے کے + اسی واسطے علمائے دین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی پوچھے تم سے کہ اپنے مذہب اور دوسرے کے مذہب میں کیا فرق جانتے ہو تو کہنا چاہیے کہ اپنے مذہب کو ہم صواب کہہ یعنی خطا سے دور جانتے ہیں۔ اور دوسروں کے مذہب کو خطا سے قریب اور صواب کا احتمال اس میں سمجھتے ہیں + اور جیسا احتمال صواب کا دوسرے کے مذہب میں ہے ایسا ہی ہمارے مذہب میں احتمال خطا کا ہے + اور یہی معنی ہیں ترجیح کے + اور اس کو کتاب الاشباہ والنظائر میں مفصل لکھا ہے + اور یہ مذہب اور مضمون قرآن اور سنت اور اجماع اور قیاس سے ثابت ہوا ہے اس میں کسی طرح سے شک شبہ نہیں +



# حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کا فتویٰ

مولانا محمد اسحاق صاحب نے جو جواب دیا ہے فتویٰ کے سوال میں وہ لکھا جاتا ہے +

جواب + در کتاب اشباہ می نویسد

إِذَا سُئِلْنَا عَنْ مَذْهَبِنَا وَمَذْهَبِ مُخَالَفَتِنَا فِي الْفُرُوعِ يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَجِيبَ بِأَنَّ مَذْهَبَنَا صَوَابٌ يَحْتَمِلُ الْخَطَأَ وَمَذْهَبُ مُخَالَفَتِنَا خَطَأٌ يَحْتَمِلُ الصَّوَابَ اِتَّقَى +

وہ کہتے کہ کسی مذہب خود مذہب خفی اختیار کرنا لازم است کہ ترجیح خواہد داد و چون ترجیح مذہب خود را داد غیر مذہب خود را مرجوح خواہد دانست و مذہب اربعہ را مرجوح نباید دانست اتباع ایشان را اتباع کتاب و سنت باید دانست و کسی کہ امتیاز ندارد در میان احادیث کہ صحیح است یا غیر صحیح پس برو لازم است کہ اتباع علما نماید و کسی کہ حقیقت مذہب اربعہ نداند و انکار اتباع ایشان کند آن کس ضال است واللہ اعلم

محمد اسحاق

ترجمہ کتاب اشباہ والنظائر میں لکھا ہے کہ جب پوچھے جاویں ہم اپنے اور غیروں کے مذہب کس اہل حزبیت میں تو واجب ہے کہ جواب دیں اس طرح کہ ہمارا مذہب بے چوک ہے اس میں چوک ہونے کا شبہ بہت ضعیف ہے اور غیروں کے مذہب

میں چوک ہے اس میں شبہ ہے کہ بے چوک ہو دے + پھر جس وقت کسی نے اپنا مذہب  
 حنفی اختیار کر لیا تو واجب ہے کہ ترجیح دے گا کیونکہ اختیار کرنا اس کا یہی دلیل ہے اس کے  
 ترجیح دینے کی اور جب مذہب کو پسند کیا اور ترجیح دے چکا تو دوسرے کے مذہب کو سست  
 جانے ہی کا مگر چاروں مذہب کو سست نہ جانتا چاہیے کیونکہ ان کی پیروی کتاب و سنت  
 کی پیروی ہے + یعنی جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو سست جانے تو وہ چاروں  
 مذہب کی پیروی کو سست کہے + سو مسلمان کسی کا مقدور نہیں کہ ان کی پیروی کو سست  
 جانے اور کہ سکے + اور جو کوئی فرقہ نہ کر سکے حدیثوں میں کہ صحیح ہیں یا غیر صحیح تو اس پر واجب  
 ہے کہ ان علماء کی پیروی کرے جو فقہ کی قوت سے صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز کر سکے ہوں اور  
 اپنی عقل ناقص پر کسی حدیث کو صحیح یا غیر صحیح نہ کہے اور ایک جانب پر عمل اختیار نہ کرے +  
 اور جو کوئی چاروں مذہب کا حق ہونا نہ جانے اور ان کی پیروی کا انکار کرے وہ شخص صاحب  
 ضلالت ہے + یعنی بعض صورتوں میں وہ کافر ہے اور بعض میں مبتدع خبیث اور بعض صورتوں  
 میں فاسق + اور لفظ ضال کا عام ہے کافر اور مبتدع اور فاسق کے لئے + چنانچہ قرآن مجید  
 میں تینوں قسم پر ضال کا لفظ اطلاق کیا گیا ہے + اسی جہت سے مولانا نے لفظ ضال  
 کا اپنے جواب میں لکھ دیا ہے +

خلاصہ اس جواب کا یہ ہوا کہ جو کوئی اپنے مذہب کو فروع میں غیروں کے مذہب  
 پر ترجیح دے گا وہ آپ خود لا مذہب ٹھہرا اور جب ترجیح دے چکا تو وہ ایک مذہب  
 میں ہوا + پھر اگر وہ سب مذہبوں کو حق واقعی بے احتمال خطا کے سمجھے یا سب کو بے شبہ  
 خطا پر جانے تو وہ اہل بدعت میں گنا جائے گا اور ضال بد حال + ہاں اگر وہ اتنا  
 چاروں مذہب کا اور اہل حدیث کا اس طرح پر اختیار کرے کہ وہ کسی مذہب کی حالت  
 شرعیہ عمل میں نہ لاوے + مثلاً اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے گوشت میں نہ جانے  
 اور تمام عمر گتے کی پکائی کھال پر نماز نہ پڑھے اور قلیں کے پانی سے جس میں کچھ نجاست  
 پڑی ہو کھجی وضو نہ کرے اور تمام سر کو مسح کرے اور چاروں مذہب کی رعایت کرے ان  
 مذہبوں کی شرطیں عمل میں لایا کرے تو وہ خاصا سنی بزرگ ہے اور پکا فہمی خالص + اسکو  
 جائز ہے کہ وہ آپ کو چار مذہبی یا محمدی یا حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی کہلاوے اس  
 واسطے کہ وہ سب کچھ ہے + اور جو کوئی ایک مذہب کی بھی شرطیں پوری نہ کرے اور نہ  
 اہل حدیث کی شرطیں بجالاوے جیسے بدست مذہب واسے ہیں کہ کسی مذہب کو نہیں مانتے



تورہ مقرر اجتماع امت مرحومہ کا مخالف ہے اس کو محمدی خالص جانا عین ضلالت ہے +  
 ہاں ویسا محمدی ہوگا جیسا عبداللہ بن سبا اور حجاج بن یوسف سفطی اور مسلم بن عقبہ تھا +  
 حاصل یہ ہے کہ خیال بھی اپنے تئیں دین محمدی میں جانتا ہے پر اس کے جاننے سے کچھ ثابت نہیں  
 ہوتا ثابت جب ہوئے کہ امت مرحومہ اس کو محمدی خالص جانے سے باز رہا آپ کو امیر المومنین جانا گیا  
 پر علمائے امت نے اس کو امیر المومنین نہ جانا بلکہ جس نے اس کو ٹول کہا جس کو دسے لگوئے  
 پس ایسا ہی حال اس جو کہے کہ میں امی ہوں اور مطلب اس کا یہ کہ جو کوئی میری غرافات پر ایمان  
 لائے تو وہ امام بحق کا نائب ہے اور سداں کال ہے نہیں تو وہ سچا مومن نہیں سو ایسا کہ  
 وہ لاد مذہب ہے کہ جو برخلاف ساری امت مرحومہ کے ہو کر کہے کہ میں اور جو میری طرح مذہبوں  
 سے الگ ہو کر اتباع حدیث کا کرے وہ محمدی ہے اور باقی لوگ خالص محمدی نہیں + سو  
 ایسے خارجیوں اور انفیصلوں سے ترک موافقت لازم ہے +

## دوسرا باب

# حضرت لانا مفتی صد الدین کا فتویٰ

دوسرا باب اس سوال کے جواب کے بیان میں ہے جو مفتی صد الدین نے اپنی ہمت  
 سے لکھا ہے +

حنفی مذہب را ترجیح دادن مذہب خود بر مذہب ائمہ ثلاثہ شرعاً درست  
 میسر است ہو کہے کہ مذہب کے از ائمہ اربعہ را اختیار کند آنکس جنت  
 رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم + و شخص عامی بکار عالم را نیز کہ بہتر  
 اجتماع از سید و یا شد تقلید کے از مجتہدان امت مشہور و متواتر و مقبول  
 و مدون و منقول است پس تقلید کے را از یہ چہار ائمہ اختیار باید کرد  
 و منکران حقیقت مذہب اربعہ و بدعت گویندگان تقلید ضال و ضل اند  
 فہم اَضَلُّوا کثیراً و ضلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ کَتَبَهُ الْعَبْدُ الْمُسْکِنُ

صد الدین

ترجمہ حنفی مذہب کو ترجیح دینا اپنا مذہب تینوں  
 اماموں کے مذہب پر از روئے شریعت کے درست اور صحیح ہے + اور جو  
 کوئی چار اماموں میں سے ایک امام کے مذہب کو اختیار کرے وہ شخص تاجدار  
 ہے رسول اللہ کی سنت کا رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر اور سلام + اور شخص  
 کو بلکہ عالم کو بھی جو اجتہاد کے درجے کو نہ پہنچا ہوا امت مرحومہ کے چار مجتہدین  
 اور ان کا مذہب مشہور اور متواتر کتابوں میں لکھا گیا اور نقل کیا گیا ہے +  
 سو پیروی ایک کی انہیں چاروں میں سے اختیار کرنی چاہیے + اور جو کوئی  
 ان چار مذہبوں کو حق جانے ان کی پیروی کو بدعت کہے رہے خود گمراہ ہے اور  
 دوسروں کا گمراہ کرنے والا + اور ایسوں نے گمراہ کیا بہتوں کو اور خود بہک  
 گئے سیدھی راہ سے یہ جواب لکھا محمد صدر الدین نے +

خلاصہ :- اس کا جواب یہ ہے کہ ایک مذہب کا اختیار کرنا تعین کر کے واجب ہے +  
 اور التماس کرنا یعنی کوئی عمل ایک مذہب کے موافق اور دوسرے کے موافق اپنے نفس  
 کی خواہش کے مطابق کرنا اور اس خاطر بدعت و محدثیت کہنا محض گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا ہے + اور ایسے  
 لوگ خالین اور مضلین ہیں بے شک داخل ہیں اگر کافر ہو کر میں تو تعجب نہیں +

## تیسرا باب

### حضرت لانا محمد اکرام الدین کا فتویٰ

تیسرا باب :- جواب میں مفتی اکرام الدین کے وہ یہ ہے +  
 هَذِهِ الرِّوَايَةُ حَيْثُ وَجَدْنَا مَذْهَبًا مَذْهَبًا كَوْنًا لَا فِي كِتَابٍ أَخَذَ لَهَا جَهْدًا  
 إِلَى تَحْرِيرِهَا فَأَمَّا الرِّوَايَةُ الْأُخْرَى الَّتِي نَبَعَثَ لِعُلَمَائِنَا وَاجِبٌ فَمَا حَالُ  
 الْعَوَامِّ مِنْ اعْتِنَادِ غَيْرِ ذَلِكَ فَيُؤْشِكُ أَنْ يَكْفُرَ لِأَنَّ الْأُمَمَةَ  
 أَمْرٌ حَقٌّ الْحَقُّ قَدْ اجْتَمَعُوا عَلَى مَذْهَبٍ الْأَرْبَعَةِ وَقَدْ  
 كَانُوا قَبْلَ الْعُلَمَاءِ الْخَوَاصِّ وَأَوَّلِيَاءِ الْكَثِيرِ مِثْلَ غَوْتِ الْإِسْلَامِ



وَعَنْهُ يَأْخُذُ الْأَمَامُ مِنَ الْأَيْمَنِ الْأَذْيَقَةُ فَمَنْ خَالَفَ خَالَفَ الْأَيْمَانَ  
الْأُمَّةَ وَمُخَالَفَةُ الْجَمَاعَةِ مُكَلَّمَةٌ مَنَا كَذْرُ فِي الشَّرْعِ هَكَذَا وَجَدْتُ الْفُلْفُلَ  
وَالسَّنَفَ كَسَبَهُ

## محمد اکرام الدین

ترجمہ یہ روایت صحیح ہے اور اشباہ کی روایت ہے اور  
اس روایت کے مانند اور کتب بول میں بھی منقول ہے ان  
کے لکھنے کی کچھ حاجت نہیں + سو پیروی کرنی چاہا ماموں کی ہمارے علمائے حق میں واجب  
ہے پھر عوام کو کون پوچھے + جو کوئی اعتقاد رکھے گا اس کے سوائے سو قریب  
ہے کہ کافر ہو جاوے اس واسطے کہ امت ہر قوم سچی نے اتفاق کیا حق ہونے پر ان چار  
مذہبوں کے اور ثابت ہوا قدر کرنا پڑے علموں کا اور بہت اولیاء جیسے حضرت  
غوث الاعظم قدس سرہ اور سوائے ان کے ان چار ماموں میں سے ایک امام کے ساتھ  
اب جو کوئی خلاف کرے گا مخالف ہوگا وہ اجماع امت کا اور ایسی جماعت کے  
مخالف کا ذکر ہے شریعت میں + یعنی وہ دوزخ میں پڑے گا اسی طرح پایا میں  
نے متاخرین اور متقدمین کو لکھا اس مسئلے کو محمد اکرام الدین نے +

خلاصہ :- اس کا یہ ہوا کہ یہ فرقہ خارجی معتزلی منکر علماء اور اولیاء کا بے شک اہل  
سنت کی جماعت سے باہر ہے + ان کے ساتھ نہ صوفی ہیں نہ فقہاء بے امام اور خود  
منہدے ہیں خراب اور گمراہ ان کو نہ صوفیوں میں جگہ نہ فقیہوں میں ٹھکانا + اور خلف اور سلف  
کے ذکر کرتے ہیں اشارہ اس بات کا ہے کہ سلف ہمارے شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ان کے  
اقران اور خلف ہمارے مفتی نظام الدین اور مولانا خواجہ احمد حنفی اور شاہ عبدالعزیز  
اور مولوی رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر اور اقران ان کے سب معتقد گزرے ہیں کوئی ان  
میں سے لامذہب نہ تھا + سو ہم ان جاہلوں کا محض بے جا ہے اور سلف اور خلف کا ذکر اس  
لئے بھی کیا کہ ایک شخص شیخ عبدالحق محدث کی اولاد میں کا بھی ان جاہلوں میں مل گیا ہے اس کی  
سمجھ کے لئے ان لفظوں کو ادا کیا کہ اگر وہ شخص انبیائی ہے تو علماء اور اولیاء کے ساتھ ہو  
کہ تقلید کی راہ اختیار کرے اور اگر آبائی ہے تو اپنے خلف اور سلف کا طریق پسند کرے  
اور جو نہ انبیائی ہے نہ آبائی ہے تو جو جادوے جادہ شیطانی ہے جادوے +

## چوتھا باب

## حضرت مولانا عبدالحق دہلوی کا فتویٰ

چوتھا باب مولوی عبدالحق کے جواب کے بیان میں جو تینوں مفتیوں کے جواب کے مطابق جواب دیا ہے وہ یہ ہے :

هَذَا الْجَوَابُ صَحِيحٌ مُوَافِقٌ لِمَا فِي الْكِتَابِ الْمُعْتَبَرَةِ فِي شَرْحِ هَذِهِ  
الْعِلْمِ لِلْمَلَا عَلِي الْقَادِي خَلِيقِ التَّوَكُّلِ أَحَدِ مَذْهَبِ كَافِي حَقِيقَةِ وَ  
اِسْتَأْجَبِي رَحِمَهُمَا اللَّهُ فَيَلْزِمُهُ اِلِسْتِمْرَارُ عَلَيْهِ فَلَا يُقْلِدُ غَيْرَهُ فِي  
مَسْئَلَةٍ مِنَ الْمَسَائِلِ هَكَذَا فِي دُرِّ الْمَعْتَبَرِ + وَقَالَ الشَّيْخُ الْعَالِمُ  
اَكْمَلُ الْمُحَدِّثِ الْفَقِيهُ الْمُتَّقِي عَبْدُ الرَّؤُوفِ الْمَنَاوِي فِي نَيْضِ الْقَدِيمِ  
شَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ رَجَبٌ عَلَيْنَا اِعْتِقَادُ الْأُئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ وَلَا  
يَجُوزُ تَقْلِيدُ الشَّعَابَةِ وَكَذَلِكَ السَّابِقِينَ كَمَا قَالَهُ إِمَامُ الْحَرَمَيْنِ  
مِنْ كُلِّ مَنَ سَمَّيْدَ وَرَنَ مَذْهَبُهُ فَيَمْتَنِعُ تَقْلِيدُ غَيْرِ الْأَرْبَعَةِ  
فِي الْقَضَاءِ وَالْفَتْوَى لِأَنَّ الْمَذَاهِبَ الْأَرْبَعَةَ اِنْتَشَرَتْ وَتَعَرَّضَ  
وَقَدْ نَقَلَ الْإِمَامُ الرَّازِيُّ اِجْمَاعَ الْمُحَقِّقِينَ عَلَى مَنَعَ الْعَوَامِّ  
مِنْ تَقْلِيدِ أَحْيَانِ الشَّعَابَةِ وَغَيْرِهِمْ + وَهَكَذَا قَالَ الْإِمَامُ الْمُحَقِّقُ  
النُّوَوِيُّ فِي شَرْحِ اِرْبَاعِينَ + وَهَكَذَا قَالَ ابْنُ الْحَجَرِ فِي رِسَالَتِهِ  
وَقَالَ الْحَافِظُ الْأَجَلُّ حِلَالُ الدِّينِ السِّيُوطِيُّ فِي الرِّسَالَةِ اِنَّ  
جُمْهُورَ النَّاسِ قَالُوا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِشَرْعٍ  
وَاحِدٍ وَ مِنْ اَبْنِ مَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ فَهُمْ مُنْعَرِفُونَ عَنِ  
الرَّشَادِ وَالْهُدَى وَالْعُلَمَاءُ الرَّبَّانِيُّونَ بَرِيهُونَ مِنْ هَذِهِ  
الْأَقْوَالِ الْمَذْخُورَةِ



یہ جواب صحیح اور ٹھیک ہے کیونکہ معتبر کتابوں میں لکھا ہے ان کتابوں سے  
 شرح عین العلم کی ہے کلا علی قاری سے + جب لازم کرے ایک شخص ایک مذہب  
 کو جیسا مذہب ابو حنیفہ کا یا شافعی کا رحمت کرے اللہ ان پر + سو لازم ہے کہ ہمیشہ  
 رہے اس پر پھر دوسرے مذہب کی تقلید نہ کرے کسی ایک مسئلے میں بھی اور اسی طرح  
 ہے درختار میں اور کہا شیخ کمال محدث فقیہ حنفی عبدالرؤف مناوی نے فیض القاری میں  
 جو شرح ہے جامع صغیر کی محدث کی معتبر کتاب ہے کہ واجب ہے ہم پر معتقد ہونا  
 چار اماموں کا اور جائز نہیں تقلید اصحاب کی اور ایسا ہی تابعین کی ان لوگوں میں  
 سے کہ جس کا مذہب کتابوں میں جمع نہیں کیا گیا جیسا کہ کہا ہے اس کو امام الحرمین  
 یعنی مکے اور مدینے کے امام نے پھر سوائے چار اماموں کے غیر کی تقلید کرنی جائز نہیں  
 نہ فیصلے میں نہ فتوایں اس لئے کہ یہ چار مذہب پھیل گئے اور کھٹے گئے کتابوں میں + اور  
 تحقیق نقل کیا امام محمد بن سید الدین رازی شافعی نے کہ اجماع ہے محققوں کا منع کرنے پر حوا  
 کے صحابہ یا ان کے سوائے کی پیروی کرنے سے + اور اسی طرح کہا امام محقق نووی نے  
 شرح الرعین میں + اور ایسا ہی کہا شیخ ابن حجر مکی شافعی نے اپنے رسالے میں + اور لفظ  
 بزرگ امام جلال الدین سیوطی شافعی نے کہ بعضے جاہل کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 تو ایک شرع لائے تھے اب یہ چار مذہب کہا ہے آئے سو وہ لوگ پھر گئے ہیں بھلائی اور  
 ہدایت سے + اور عالم ربانی الگ اور بزرگ ہیں ان کی ایسی یہودہ باتوں سے

خلاصہ :- اس جواب کا یہ ٹھہرا کہ مذہب دین ہے اور دین جب تک خبر متواتر  
 سے مدون پایا نہ جاوے جب تک معتبر نہیں + اور جب مسلمانوں کو محققوں سے ایک  
 مذہب مدون نہ تھا تک چکا اور وہ اہلسنت میں سے ایک جماعت کی راہ ثابت ہو گئی  
 پھر اس جماعت کے خلاف کرنا اس کو ایک مسئلے میں بھی معاف نہیں جب تک اس  
 جماعت سے زیادہ کوئی محقق جماعت نہ تھو گئے + اور یہ بات کہ سوائے ان چاروں مذہب  
 کے اور کوئی بڑی جماعت اور سواد اعظم ان سے بہتر دین و دیانت اور تحقیقات علم میں پائی جاوے  
 سو ظاہر امکان نہیں + اسی واسطے باجماع اُمت حکم ہوا عوام کو منع کئے جاویں اور کسی کی  
 پیروی سے ان چاروں کے سوائے اگرچہ وہ کہیں کہ صحابہ اور تابعین کے پیرو ہیں + کیونکہ  
 صحابہ اور تابعین کی پیروی ان چاروں میں خوب گھڑی + اب جو ان چاروں کی تقلید سے باہر  
 ہے وہ حقیقت میں صحابہ اور تابعین کی تقلید نہیں بلکہ خلاف سواد اعظم کے اپنے نفس کی تقلید



ہے + یہ ویسی مثل ہے جیسے کوئی کہے کہ خیر سلیم کی تقلید میں سب انبیاء کی تقلید آگئی سب چاہیے کہ سب امت کو منع ہوئے انبیاء کی تقلید سے + یعنی بالفعل انبیاء کی تقلید سوائے محمد سلیم کی تقلید کے نہیں ہے پس کہنا ان علماء کا بھی ایسا ہی ہے کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سے عوام منع کئے جاویں کیونکہ جس بات کو تقلید صحابہ اور تابعین کی جانتے ہیں وہ ان کی تقلید ہی نہیں تقلید ان کی یا امام ابو حنیفہ یا امام شافعی یا امام مالک یا امام احمد حنبل کے مذہب کی ہے اور ان چاروں سے باہر ہو کر صحابہ اور تابعین کی تقلید محال ہے اور غلط بلکہ اس میں تفرقہ ڈالنے والے اور خراب کرنے والے + کوئی بات کسی مذہب کی اور کوئی کسی مذہب کی پیشہ نفسوں کی خواہش کے موافق ملتے ہیں ایسے لوگ اہل بدعت سیڑ میں ایسوں کو صحابہ کا مذہب نہ جاننا چاہیے بلکہ ان کو التفاضل اور اصحاب الراس والہوی کہیے +

## پانچواں باب

### حضرت مولانا محمد حیات لاہوری کا فتویٰ

پانچواں باب جواب میں محمد حیات لاہوری کے انہوں نے مفتیوں کے فتویٰ کیے تھے  
 لکھا ہے اپنی جہ سے !  
 هٰذَا الْجَوَابُ بِصِحِّهِ مُطَابِقٌ لِلْكِتَابِ الَّذِي عَلَيْهِ اِعْتِمَادُ الْعُلَمَاءِ مِنْ  
 صَلَحاءِ اُمَّتِنَا نَبِيِّنا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 ترجمہ :- جواب درست ہے موافق کتابوں کے جن پر اعتماد ہے عالموں کا جو ہمارے  
 پیغمبر کی امت سے صلحا ہیں +

خلاصہ :- اس کا یہ ہے کہ خدا اور رسول کے حکم سے صالحوں کا اتباع ہم پر فرض  
 ہے اور کتابیں صالحوں کی بھری ہوئی ہیں تقلید علمی کی تاکید سے + سو جو کوئی ان کتابوں  
 کا یعنی اشیاء کا یا شرح ملا علی قاری نے جو عین العلم کی شرح میں لکھا ہے اس کا یا دہنہ  
 یا فیض القدیر کا یا امام نووی کی شرح الربیع کا انکار کرے یا ان کتابوں کی سعادت کو  
 بدعت سیڑ سمجھے وہ بے شک مروود اور مطرود ہے اس کو اہل سنت میں جگہ نہ چاہیے اور  
 نہ اس کی بات پر اعتماد و مبتدع ہے جائز ہے ضال ہے اور جو کچھ علم لکھا ہے تو غلط ہے



## حسین علی کی عبارت

اور اُن کے ایک شاگرد نے ان کی عبارت کے نیچے لکھا ہے :

وَمَا نَالَهُ عُلَمَاءُ زَمَانِنَا صَبِيحًا قَدِ انَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيُفْعَلُ مَا يُرِيدُ

یعنی جو کہا ہمارے زمانے کے علماء نے یعنی مولوی محمد اسحاق صاحب اور مولوی عبدالحق + اور مولوی محمد حیات + اور مولوی صدر الدین + اور مولوی اکرام الدین نے وہ درست ہے یعنی ان صاحبوں نے لاندہ بول کے حق میں جو فتوا لکھا وہ مطابق شریعت غلام محمدیہ کے ہے اور اس کے نیچے لکھا ہے عاجز حسین علی +

## چھٹا باب

### حضرت مولانا مفتی سید رحمت علی خاں کا فتویٰ

چھٹا باب بیان میں جواب پادشاہی مفتی سید رحمت علی خاں کے وہ یہ ہے +  
حق فی المذہب را تزییح و ادون مذہب خود را بر مذاہب ائمہ دیگر صحیح و درست است + عام مسلمین بلکہ عالم غیر مجتہد را تقلید یکے از مذہب اربعہ واجب و متعقبات است + پس بعد ثبوت حقیقت مذہب اربعہ دوری نہیں جویدہ ازالہ مگر مفضل +

ثُمَّ اِذَا الْبَعْدُ فَحَقَّ الْاِلَّا الضَّلَالُ وَالْاِثْمَةُ الْمُسْلِمِينَ فَيُتِمُّوْا فَعَلُوْا وَاَمْرُوْا النَّاسَ بِالْعَمَلِ بِهَا كَانُوْا مُحَقِّقِيْنَ فَاَنْتَهُمْ كَانُوْا فِيْ طَلَبَةِ الْحَقِّ وَاَمَّا فِيْ حَقِّ عَامَةِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ كَلَفٌ اِلَّا اِنْ يُّرَجَّحَ الدَّلَالَةُ وَبِمَنْتَهَدٍ لِّكُنْ يَتَّبِعُوْنَ اِنْ يُّرَجَّحَ اِمَّا مَا يَكُوْنُ مُتَّبَعًا جَوَاهِرُ الْفَنَّاوِي فِي السِّرِّ اَجِيْبَةً + وَ عَنْ كُحْلٍ اَبْنِ ابْنِ اَبُو

اَلْبَلْغِي قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْعِلْمَ بَعْدَ نَبِيِّهِ فِيْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ بَعْدَ  
هُمُ فِي التَّابِعِيْنَ ثُمَّ بَعْدَ هُمْ فِي اِلٰى حَنِيْفَةٍ وَاَصْحَابِهِ  
فَمَنْ شَاءَ فَلْيُزِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَسْخَطْ خَزَائِنَهُ الرِّوَايَاتِ

اس مفتی کی جہر میں کھدا ہے سراج العلماء رضیاء الفقہاء مفتی العدالت العالیہ السلطانی  
سید رحمت علی خاں +

سراج العلماء رضیاء الفقہاء مفتی العدالت  
العالیہ السلطانی

سید رحمت علی خاں

## ملا شیر محمد کی عبارت

اور ان کے اور مولوی عبد الخالق کے جواب کے پاس انخوند ملا شیر محمد

مولوی ربیع الدین صاحب کے شاگرد لکھتے ہیں

هَذَا الْجَوَابُ صَحِيحٌ لَا شَكَّ وَلَا شُبُهَةَ فِيْهِ كَتَبَهُ الْمَوْسُوْمُ بِالضُّدِّ  
اِسْمُهُ شَيْخُ مُحَمَّدٍ

خلاصہ :- اس جواب کا یہ ہے کہ حنفی مذہب کو بہتر جانتا اور غالب جانتا اپنے  
مذہب کو اور اماموں کے مذہب پر ٹھیک اور درست ہے اور سارے مسلمانوں کو بلکہ عالم  
غیر مجتہد کو پیروی ایک مذہب کی چاروں میں سے واجب اور متحکم ہے + اور جب حقیقت  
چاروں مذہب کی ثابت ہو گئی اب منکر اس کا وہی ہے گمراہ کرنے والا + سو حق کے بعد نہیں  
ہے مگر گمراہی + اور مسلمانوں کے اماموں نے جو حکم کیا لوگوں کو اُس کے کرنے کا وہ درست  
ہے کیونکہ وہ محقق تھے اور وہ حق بات کو ڈھونڈتے تھے اور سارے مسلمانوں کے حق میں  
ہر ایک کو یہ مقدمہ نہیں کہ اپنی دلیلوں کو غالب کرے اور اجتہاد کرے لیکن لائق جیسا ہے کہ  
غالب کہے امام کو اور ترجیح دیوے اس کے مذہب کو اور جو ہے اس کا پیرو جو اسے بتوئی ہے  
سرخیم میں + اور ابن ابیوب بلخی کے خلف سے روایت ہے کہ اس نے کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے  
دیا اپنے نبی کے بعد اصحابوں کو پھر ان کے بعد تابعین کو پھر اُن کے بعد ابی حنیفہ اور ان کے



شامردوں کو اب جو چاہے رافضی رہے اس پر چاہے ناراض ہو خزانۃ الرویات میں ہے  
 یہ جواب صحیح ہے اور اس میں کچھ شک اور شبہ نہیں لگتا ہے اس کو موسوم بقصد شیر خد نے +  
 خذ صہ : اُن دونوں مفتیوں کے فتوا کا یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور اُن کے تینوں  
 شاگرد قرین ثبوتہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے اٹھانے والے تھے اور اپنے زمانے  
 میں وہ مب نیک لوگوں میں کامل اور فقیہ اور امام امت تھے پھر پچھلے نیک عالموں نے بھی  
 ان کو اپنا پیشوا کہا اور پیغمبر کے علم کے خزانچی کہا اور ان سے پیار رہنے والے سے پیار رہا  
 بلکہ اس کو اہل سنت جماعت سے خارج جانا یا مفسد و راد و قصور وار کہا اور ایسے کی بروی  
 نہ کی + اور خلف ابن ابیوب کے قول سے صاف معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ سے پیار رہنے  
 والے لوگ بڑے خطا کار ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ تینوں مذہب کے سچے علماء آپ  
 کو ابو حنیفہ کے عیال اور تابعین سمجھتے ہیں اور جس قول کو ان کے اپنے زعم میں حدیث صحیح  
 اور سنت مشہورہ سے برخلاف جانتے ہیں اس کو انہیں کے کہے مطابق چھوڑ دیتے ہیں  
 اور اس قدر ترک تقلید کو مجتہد کے حق میں خلاف دینی نہیں کہتے بلکہ تقلیدی کہتے ہیں گو کہ  
 عرف میں لوگ اس کو خلاف کہیں اور پچھلے مجتہد کو پہلے کا مخالف ٹھہراویں حقیقت میں وہ  
 اپنے اجتہاد کے موافق اس پہلے مجتہد کا تابع ہے نہ اس کے مذہب کا رد کرنا والا پہلے شخص  
 کا ہی مذہب تھا کہ جو مسئلہ میرا بعد تحقیق کامل کے خلاف قرآن و سنت مشہورہ کے ہوا اس  
 کو نہ مانئے بلکہ عمل کرنا سپر تراک جانیئے سو جو کہے امام مالک یا امام شافعی رد کرتے تھے امام اعظم  
 کے قول کو وہ جھوٹا ہے اور اس نے انھی دین اور مذہب ہیں سمجھا بلکہ بری تقلید میں گرفتار ہے  
 کیونکہ رد کرنا اور ہے اور عمل نہ کرنا اور اگر عمل نہ کرنے کا نام رد کرنا ہو تو لازم آئے کہ بخاری نے  
 مسلم کی حدیثوں کو اور مسلم نے بخاری کی حدیثوں کو اور ابوداؤد نے ترمذی کی اور ترمذی نے  
 ابوداؤد کی حدیثوں کو رد کیا اور امام شافعی نے بہت حدیثیں صحاح ستہ کی رد کیں معاذ اللہ  
 من ذالک الفہم الحقیق

## سأوال باب

### حضرت مولانا مملوک علی ناتوتوی اور مولانا سید محمد کافرتوی

باب سألوا :- بیان میں جواب مولوی مملوک علی اور مولوی سید محمد کے وہ یہ ہے  
حنفی مذہب مذہب حنفی را بر مذہب ثلاثہ رائج داند و دلائل مذہب خود  
را از دلائل دیگر مذہب منظور الحقیقہ پندار و

كَمَا وَفَّعَ فِي الْأَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ وَقَالَ فِي جَامِعِ الرَّمُوزِ اعْلَمْ  
أَنَّ الْمَذْهَبَ أَنْ لَا يُقْلَدَ الصَّحَابَةَ وَالْأَبَاحِيَّةَ فَإِنَّ  
عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ يُنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ يَحْكُمُ بِمَذْهَبِهِ كَمَا فِي  
الْفُصُولِ السَّنَةِ انْتَهَى وَفِي السَّارِ أَحْيَاةٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ تَحِيَّاهُمَا اللَّهُ  
النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْفِقْهِ وَلِهَذَا قِيلَ سَلَّمَ لِأَبِي  
حَنِيفَةَ سَبْعَةُ أَثْمَانٍ اعْلَمْنَا انْتَهَى

و کسی کہ مذہب اربعہ را مرجوح دانستہ است خود و غیری  
عمل بحدیث صحیح نمی کند و طاقت علمی این قدر ندارد کہ در احادیث ضعیفہ  
و مستغارفہ امتیاز کردن تواند این چند کس مخوف بہ کفر است

فِي الْقِسْمَةِ مَنْ قَالَ لَا أَتَوَلَّى بِفَتْوَى الْأَئِمَّةِ وَلَا أَعْمَلُ بِفُتُوَاهُمْ  
فَهُوَ رَدٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْتِمَاعِ الْأُمَّةِ وَتَبَيُّهَاتِ  
النُّصُوصِ فَيُلْزِمُهُ التَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ وَقِيلَ إِنَّ لَمْ يَكُنْ مُجْتَهِدًا  
يُخْشَى عَلَيْهِ الْكُفْرُ انْتَهَى

و اما منکر حقیقت مذہب اربعہ پس ضال و مضل و ساعی در ارض  
است بفساد چہ اجماع است بر عدم خروج از مذہب چہ اگر گاہ بعلت  
اینکہ بعد از صدی چہارم مجتہد ناپیدا است چنانچہ در از کار امام نووی  
مذکور است +

مَنْ شَاءَ فَلْيُزِجْهَا وَلِهَا وَدَر حَدِيثِ شَرِيفٍ وَارِوَا اسْتَغْفِرُ السَّوَادَ



الْأَعْظَمَ مَنْ شَدَّ شَدَّ فِي النَّاسِ فِي الْأَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ إِنَّهُمَا  
لَا يَفْقَدُ الْقَضَاءُ بِهِ إِذَا قَضَى لشيءٍ مُخَالَفَ الْإِجْمَاعِ وَهُوَ ظَاهِرٌ  
وَمَا خَالَفَ الْأَيْمَنَ الْأَذْبَعَةَ مُخَالَفَ الْإِجْمَاعِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ  
خِلَافٌ لِغَيْرِهِمْ فَقَدْ حَرَّمَ فِي التَّحْرِيرِ أَنَّ الْإِجْمَاعَ إِنَّمَا عَلَى  
عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبٍ مُخَالَفٍ لِلْأَذْبَعَةِ لَا لِقَبْطِ مَذْهَبٍ مِنْهُمْ  
وَأَشْهَادِهِ وَكَثَرَتِ أَتْبَاعُهُمْ أَنْتَهَى

وہر گاہ بر عدم خروج از مذہب اربعہ اجماع واقع شد پس منکر  
مذہب اربعہ را توبہ واستغفار از مہوات خود لازم است والا با خوف کفر از  
دست و گریمال است

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْأَعْتَادِ وَهَذَا أَنَا اللَّهُ إِلَى سَيْفِ الرَّشَادِ  
قَالَ عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْهَمَكِيُّ الْحَقِيقِيُّ فِي دِرِّسَاتِهِ السُّنَّاهِ  
بِجَلِّ الثَّمَنِينَ فِي أَحْكَامِ الْمُتَرَدِّينَ إِذَا اسْتَعْلَى حَرَامًا مِمَّا حُرِّمَ  
بِالْإِجْمَاعِ أَوْ حُرِّمَ حَلَالًا مِمَّا أُحِلَّ بِالْإِجْمَاعِ أَوْ أَنْكَرَ فَرِيضَةً  
إِجْمَاعِيَّةً أَوْ حُجَّةً أَوْ عِدًّا أَوْ عَيْدًا مِمَّا ذَكَرَ اللَّهُ فِي الْفُتُوحِ  
أَوِ الْأَحَادِيثِ السُّوَا تَرْتِيقًا أَنْكَرَ الْفُرَاقَ وَالْأَحَادِيثَ وَالْإِجْمَاعَ  
كُفْرًا بِالْإِجْمَاعِ أَنْتَهَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ

### مملوک العلیٰؑ سید محمد

ترجمہ! حنفی مذہب اپنے مذہب کو اور مذہبوں پر غالب جانے اور اپنے مذہب کی دلیلوں  
سے حقیقت میں قریب یقین کے سمجھے جیسا کہ کتاب اشباہ و نظائر میں ہے اور کہا جامع الرموز  
میں کہ حال رکھ اسے طالب علم کہ تحقیق مذہب یہ ہے کہ تقلید کی سجاوے اصحاب کی اور تابعین  
کی مگر ابو حنیفہؒ کی تحقیق سولیوں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے آسمان سے حکم جاری کریں  
گے ابو حنیفہؒ کے مذہب کے موافق اور اسی طرح پر ہے فصول ستہ میں یعنی حضرت خواجہ  
محمد یار سا حنفی اصولی نے لکھا ہے اپنی کتاب فصول ستہ میں اور سراجیہ میں ہے کہ فرمایا امام  
شافعیؒ نے سب لوگ فقہ میں بحال ہیں ابو حنیفہؒ کے اور اسی واسطے کہ اسے علم کے آٹھ حصے ہیں  
سات ابو حنیفہؒ کو بیٹے اور ایک میں اور سب مشرک ہیں اور جو کہی مذہب ابو حنیفہؒ کو سنت  
جان کر اپنی سمجھ کے موافق و عوامل حدیث صحیح کا کتاب ہے اور طائفت علمی استفادہ نہیں رکھتا حدیث



صحیح اور ضعیف اور متعارض ہیں فرق کر سکے تو ایسے آدمی کو خوف کفر کا ہے یعنی شرع کی رو سے  
ہلاکی میں پڑا ہے اور جو کہے کہ قاتل ہیں ہوتا میں اماموں کے فتویٰ کا اور اس پر عمل نہیں کرتا تو وہ نہ  
نہ رسول اللہ ہے رسول خدا صلعم پر اور اجماع امت پر اور دلائل شرعی کی تنبیہات پر سوا لازم ہے اس کو تو  
اور استغفار + اور یوں کہا گیا ہے کہ اگر وہ صاحب اجتہاد نہیں تو خوف ہے اس پر کفر کا اور  
منکر چاروں مذہب کی حقیقت کا گمراہ ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا اور فساد ڈالنے والا  
زمین میں اس لئے کہ تمام امت کا اجماع ہے چاروں مذہب سے نہ نکلنے پر + کیونکہ بعد چوتھی صدی  
کے مجتہد کا ہونا موقوف ہوا چنانچہ ذکر نووی میں لکھا ہے جو چاہے دیکھ لے + اور حدیث شریف  
میں آیا ہے کہ پیروی کرو بڑے گروہ کی جو کوئی جدا ہوگا ایسا چاڑھ بنے گا ورنہ میں + اور اشراف  
و نظائر میں ہے ان قسموں سے کہ قاضی کا حکم اس کر کے جاری نہیں ہوتا ہے ایک بات یہ ہے  
کہ حکم کرے اجماع کے خلاف کا اور وہ ظاہر ہے + اور جو حکم کہ مخالف ہو چاروں اماموں کا وہ  
مخالف ہے اجماع کا اگرچہ اس میں خلاف ہو اور روں کا + اور تحسیر میں تصریح کیا گیا ہے  
کہ اجماع ہو گیا ہے اس بات پر کہ چاروں اماموں کے خلاف پر عمل کیا جائے گا اس واسطے  
کہ ان کا مذہب ضبط ہو چکا اور مشہور ہو گیا اور اس پر چلنے والے بہت ہوئے نقطہ +  
یعنی ان چار مذہب کی حقیقت پر اجماع ہوا خلاف پر اس کے عمل جائز نہیں ہے + اور جب  
ان چاروں مذہبوں سے نہ نکلنے پر اجماع ہو گیا تو ان کے منکر پر اپنی پیروی گوئی کے سبب  
توبہ اور استغفار لازم ہے نہیں تو آگے کفر کا سامنا ہے + پناہ مانگتے ہیں ہم خدا کی بڑے  
عقیدے سے ہدایت کرے اللہ ہم کو نیک راہ پر + کہا ہے علیم اللہ عبد الرزاق کے بیٹے  
نے اپنی کتاب جل المبین میں جو متذکر کے احکام کے بیان میں ہے کہ جب کوئی حلال جائے  
اس کو جو حرام ہوا اجماع سے یا حرام جانے اس کو جو حلال ہوا اجماع سے یا الکر  
کرے کسی فرض اجماعی کا یا حجت کا یا وعدے کا یا وعید کا جسے بیان کیا اللہ تعالیٰ  
نے قرآن میں یا ذکر ہوا اس کا متواتر حدیثوں میں سوائے تینوں کا انکار یعنی قرآن اور  
احادیث متواتر اور اجماع کا کفر ہے واللہ اعلم نقطہ +

خلاصہ :- اس جواب کا یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کی تقلید سوائے ان چار مذہبوں  
کے نہیں لکھی نہیں گئی کہ ان کی تقلید کی جاوے گو کہ اصل تقلید صحابہ اور تابعین کی ہے +  
پر اب ہونا اس تقلید کا ممکن نہیں سوائے ان چار کے کیونکہ وہ مدون یعنی لکھا نہیں گیا  
پھر جو کہے کہ امام مالک نے علم اور علم صحابہ کا مؤطا میں مدون کیا ہے تو اب چاہیے کہ ان



چار کی پیروی میں صحیح نہ ہو + اس کا جواب یہ ہے کہ اس کتاب میں عمل اہل مدینہ کا  
 مذکور ہے + اور صاحب کتاب نے خود منع کیا ہے اور کہا ہے کہ صحابہ اور تابعین دور  
 دراز پھیل گئے حقیقت کو اسی کتاب پر غور رکھو + علاوہ وہ کتاب بھی اکثر احکام اور مسائل  
 میں مطابق احکام حنفیہ کے ہے + اور اکثر کتابوں میں امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے  
 تصریح کر کے لکھ دیا ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا اور کہا کتاب اور سنت اور آثار صحابہ  
 اور تابعین سے باہر نہیں + اور عیسیٰ علیہ السلام کا حکم کرنا ابو حنیفہ کے مذہب پر ظاہر  
 ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ابو حنیفہ ہوگا اس  
 کے ہاتھ پر اللہ میری سنت کو جاری فرما دے گا + اور یہ بھی فرمایا ہے کہ عیسیٰ وہ  
 مہدی میری سنت پر ہوں گے سو اسی سے لازم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابو حنیفہ کے  
 مذہب پر حکم کریں کہ وہ مذہب عین سنت ہے رسول کی اور طریق صحابہ اور تابعین کا +  
 اور جو کوئی چاروں مذہب کو مرجوح جانے اور عمل کرے اپنے زعم پر حدیث کے موافق مثلاً  
 کہے کہ کتے کا چمڑا پاک کرنے سے پاک ہوتا ہے اس کا مصلیٰ بنا دے اور کتے اِھاب  
 دُبِغِ حَقْنِ طَهْرُ کو دلیل پکڑے اور قلیتین سے جس میں چوہا مرگیا ہو وضو کرے اور اِذَا  
 بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَجْعَلْ جُثَاً کُوْسُندَ کرے اور مارے مگر مسح نہ کرے اور حدیث  
 ناصیہ کو دلیل لاوے اور اَوْزَنْطِ کا گوشت کھا کر وضو نہ کرے اور نماز پڑھے اور حدیث  
 اَکَلْ کَثَافاً وَلَمْ يَتَوَضَّأْ کو دلیل کرے + اور اسی طرح نماز پڑھے اور کہے کہ چاروں مذہب  
 مرجوح ہیں اور میرا یہ مذہب رائج ہے اور اصل حدیث یہی ہے اور اسکا منکر مبتدع ہے +  
 سو اللہ ایسا آدمی خارج کرے اور بے شک مبتدع اور مخالف ہے رسول اللہ کی صحیح حدیث  
 کا + الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَّمِنَ النَّبِيِّ الشُّبُهَاتُ ارْتِبَاءٌ  
 لِّبَيْنِهِمْ وَعَرَضٌ اور مخالف ہے وہ اجماع کا اور قرآن کا بھی کیونکہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ  
 تَعَالَى اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرِیْعٌ فَيَنْسُوْنَ مَا نَزَّلَ مِنْهُ اِنْقَاءَ الْفِتْنَةِ وَاِنتِقَاءَ  
 تَاْوِيلِهِ اس نے مشتبہات مذہب اربعہ کو فتنہ انگیزی کے واسطے لیا اور تاویل اس کی بنائی  
 کہ وہ بھی حق ہے اور یہ بھی + میں نے دونوں حق جمع کر لئے تو کیا ہوا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ مجموع  
 امر سب کے نزدیک باطل ہے + اور کوئی جماعت مسلمان کی ایسی نماز کی صحت کے  
 قائل نہیں کوئی کسی جہت سے کوئی کسی جہت سے + اور ایسی ہی پیروی کو نفس کی پیروی  
 کہتے ہیں + اللہ تعالیٰ امت مہدی کو ایسے فتنہ انگیزوں سے بچا دے +



# آٹھواں باب

## حضرت مولانا احمد سعید مجددی کا فتویٰ

آٹھواں باب : صاحب زادہ الحمد سعید کے جواب میں مکتوب ہے انہوں نے +

قَالَ اَلَا مِمَّا سَمِعْتَنِي فِي الْجِدِّي الثَّانِي مِنْ مَكَاتِبِهِ  
مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوئی است کہ بابرکت ورع و تقویٰ و بندگی  
متابعت سنت درجہ علی و اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگران در فہم  
آں عاجزانہ و مجتہدات اور بواسطہ وقت معانی مخالف کتاب و سنت  
دارند و اور اصحاب اور اصحاب الرائے پندارند

کُلِّ ذَلِكْ لَعِذِهِ الْوُصُولُ اِلَى حَقِيْقَةِ عِلْمِهِ وَ دَرَسَاتِهِ وَ عِلْمِ  
الْاِطْلَاعِ عَلَى فَهْمِهِ وَ فِرَاسَتِهِ امام شافعی بکر شمر از وقت تقابست  
او علیہ الرضوان دریافت کہ گفت اَلْفُقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ اِلَى حَقِيْقَةِ دِلْوَا  
ہیں مناسبت کہ بحضرت روح اللہ دار و تواند بود آنچه حضرت خواجہ محمد پارسا  
در فصول ستہ نوشتہ است کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام  
بعد از نزول بزمہب امام ابی حنیفہ عمل خوانند کرد + اِلَى شَیْءٍ تَكَلَّفَ وَ  
تَعَصَّبَ گفتمی شود کہ نورانیت ایں مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ و ریای  
عظیم می نماید و سایر مذہب اورنگ حیاض و جداول بنظر می در آیند  
ناقص چند احادیث چند لیا و گرفته اند و احکام شرعیہ را در ان منحصر خستہ  
ما و را معلوم خود را نفی می نمایند + چوں کہ در سنگ تہال است پُر  
آسمان ہمال است + وای ہزار وای از تعصّب مای باریک ایشان و  
از نظر مائے فاسد ایشان بانی فقہ ابو حنیفہ است و سہ حصہ فقہ اورا مسلم  
داشته اند و در ربع بانی ہمہ شرکت دارند و در فقہ صاحب خانہ است  
و دیگران ہمہ عیال و سہ اند وَالْاَمْرُ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ اِنْ تَهْتَفِ

احمد سعید مجددی



فرمایا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوبات کی دوسری جلد میں کہ حال روح اللہ کا حال امام اعظم کو فی کاہے کہ پرہیزگاری اور پارسائی کے سبب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی متابعت کی دولت کے باعث انہوں نے ایسا بڑا درجہ اجتہاد اور استنباط میں پایا کہ اور لوگ اس کی فہم میں عاجز ہیں اور ان کے اجتہادی مشلو کو معنی کی باریکیوں کے سبب کتاب و سنت کے مخالف جانتے ہیں + اور ان کو اور ان کے یاروں کو اصحاب الرائے گمان کرتے ہیں + سو یہ تصور اس لئے ہے کہ ان کے علم کی حقیقت تک نہیں پہنچے اور اس کو دریافت نہ کیا اور ان کے فہم اور ہوشیاری پر مطلع نہ ہوئے + حضرت امام ثانی نے ایک شتمہ ان کی فقاہت کا دریافت کر کے فرمایا کہ سارے فقہ عیال میں ابو حنیفہ کے + اور اسی مناسبت کے باعث کہ وہ روح اللہ سے رکھتے ہیں ہو سکتے ہیں جو حضرت خواجہ محمد یار نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اترنے کے بعد امام ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق حکم فرما دیں گے + سو بے تکلف اور تعصب کے کہا جاتا ہے کہ نورانیت اس حنفی مذہب کی نظر کشفی میں بڑے دریا کے رنگ پر معلوم ہوتی ہے اور دوسرے مذہب نسبت اس کے مثال حوض اور نالوں کے نظر آتے ہیں + کتنے ناقص لوگوں نے کئی ایک حدیثیں یاد کر لی ہیں پھر احکام شرعی کو اُسی قدر میں منحصر کیا ہیں + اور جوان کو معلوم نہیں اس کی نفی کرتے ہیں + جیسا پتھر کا کٹرا جو اس میں رہتا ہے وہ اسی کو اپنے حق میں زمین و آسمان جانتا ہے + افسوس ہزار افسوس ان کے بارگاہِ نبوی پر اور پڑھیں نظروں پر + بانی فقہ کے امام ابو حنیفہ میں اور میں حصے علم فقہ کے ان کیلئے مسلم رکھے گئے ہیں اور باقی چوتھائی میں سب مجتہد اور فقیہ شریک ہیں + فقہ کے علم میں فنا خانہ وہی ہے اور دوسرے سب عیال اور اطفال اُسکے اور حکم اللہ تعالیٰ کا ہے +

نکاح کا حصہ :- اس جواب کا یہ ہوا کہ حضرت امام ابو حنیفہ صدیقین اور شہداء اور صالحین میں اس اُمت کے داخل ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اترنے کے مجھے اسی اُمت کی راہ اختیار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق اور خوب سچتہ اور جاری ہوگی + سو بیشک وہ راہ امام ابو حنیفہ کی اور ان کے مقلدوں کی ہے + پس جس طرح ہم کو حکم ہے کہ اسے مسلمانوں تقویٰ کروا دیں سچوں کے ساتھ رہو ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہے کیوں کہ حقیقت میں سچوں کا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہے ہی کا حکم بجالانا ہے + حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے



پچھے جیسے نماز پڑھی حضرت رسول اللہ نے عبدالرحمن بن عوف کو کہتے سمجھے +

## مولانا محمد علی رامپوری اور مولانا زین العابدین کا فتویٰ

اور میاں ابوسعید

محمد قوی کے جواب کے نزدیک مولوی محمد علی رام پوری ہے جو حضرت امیر المؤمنین قدس سرہ کے خلیفہ ہیں انہوں نے لکھا ہے اَقُولُ وَبِهِ اسْتَقِیْن تَحْسِرُیْ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی  
حَکِیْمُ الْأُمَمَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ صَاحِبُ الطَّرِیْقَةِ الْمُجَدِّدِیَّةِ عَلَی الصَّوَابِ  
وَفَلَاکُفِ بَطْلَانُ وَخَذْلَانُ وَكَذَاسْمِعَتْ مِنْ مَوْلَانَا إِلَّا مَا مِیالِ سَیِّدِ  
اَلْفَمَدِ اَبَدَہُ اللہُ وَ مَوْلَانَا الشَّیخُ عَیْنُ الْعَزِیْزِ الدَّخْلَوِیِّ وَ مَوْلَانَا  
مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلِ الشَّہِیْدِ وَغَیْرُھُمْ غَرِیْبًا وَ عَجْمًا رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ  
وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محمد علی عفی عنہ

ترجمہ لکھنا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ کا بہت خوب اور ٹھیک ہے اس کے خلاف  
جھوٹ ہے اور گمراہی + اور ایسا ہی سنا میں نے حضرت امام سید احمد صاحب سے اور مولانا  
شیخ عبد العزیز دہلوی اور مولانا محمد اسماعیل شہید وغیرہ عرب اور عجم کے لوگوں سے اور  
اللہ جہاں جانے والا ہے صواب کو + اور اسی کے پاس لکھا ہے مولوی زین العابدین الکناظمی عفی  
اللہ عنہ + جو کہ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوب میں لکھا ہے حق ہے اور بہتر +

زین العابدین الکناظمی



## باب نواں

## حضرت مولانا محبوب علی کا فتویٰ

باب نواں مولوی محبوب علی کے جواب کے بیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم جواب  
 حنفی مذہب راتر جمیع دین مذہب خود بر مذہب غیر خود اگرچہ حدیث سنت  
 و جماعت معارضہ باشند واجب است کہ مذہب مانکن کار منافق و اہل ضلال  
 است بلکہ بدول از عمل یقین و طرح شک عامل بعمل صالح نمی شود و  
 اتباع مذہب حق پیروی سواد اعظم است و خلاف آن ضلالت و گمراہی است  
 کہ صاحب آل بغداد النار موعود است بقولہ علیہ السلام اتبعوا  
 الشواذ الا فظلمہ و من شد شد کفی النار پس کسی کہ مذہب اربعہ را  
 مرجوح و مذہب خود صحیح را صحیح و الشریعہ خلاف مذہب اربعہ در عمل آورد  
 مبتدع است و فی النار است و از اہل حدیث ہم نیست و صوفیال با  
 صفائزاد آن گمراہ ہزار اندو کہ حقیقت مذہب اربعہ را الکار کند و خلاف  
 حدیث پنداشت حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی شدن را بدعت سیئہ داند  
 و از گفتن آن نفرت نماید و از اہل آل بدعت است کہ نماز و روزہ و  
 جہاد و غنہ و حج صاحب آل مقبول نمی شود و بدین عقیدت اورا نہ  
 اہل اسلام خارج میکنند چنانکہ مولی را از خمیر آرد پیروں ہی اندازند پس  
 از چہیں مغل مغوی اجتناب و احتراز فرض است و محبت باو سے دور گزرا ز  
 رد بدعت و حریم شدید و اوست آنکہ توقیرش مانند ہم اسلام  
 است و تابانش و رضائین اند و تالجان مذہب حق کہ یقین و سوری  
 تان اند برایت کریم !

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ عمل کنندگان  
 کان اند ۔

تسبیح :- جواب حنفی مذہب کو اپنا مذہب غالب رکھنا اپنے غیر کے مذہب پر اگرچہ  
 وہ سنت و جماعت میں گئے جاتے ہوں فرض ہے اس لئے کہ مسترد و رہنما دین کے کام  
 منافق کا کام ہے اور گمراہ کا ۔ بلکہ سوائے عمل یقینی اور دفع کرنے شک کے عمل کرنا مولانا

عمل صالح کا نہیں ہونا اور پیروی مذہب حق کی تابعداری سواد اعظم کی ہے اور اس کے  
برخلاف بھٹکاؤ ہے اور گمراہی کہ اس کے عمل کرنا اسے کوفہ و فتنہ کے طالب کا دھار دیا  
گیں ہے موافق حدیث پیغمبر علیہ السلام کے کہ پیروی کرو بڑی جماعت کی اور تو الگ ہے  
گاتھا پڑے گا آگ میں + سو جو کوئی چاروں مذہب کو ضعیف اور برباد جانے لپانے لگا  
کسی حدیث کو صحیح جان کر کہ چاروں مذہب کے خلاف کو عمل میں لاوے تو وہ کوفہ و فتنہ کے  
دورخی + اور وہ اہل حدیث سے بھی نہیں اور سچے صوفی بھی ایسے گمراہ سے بیزار ہیں +  
جو کوئی چار مذہب کے حق ہونے کو انکار کرے اور حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہونے  
کو محمدی کے خلاف جانے اور اس کو بڑی بدعت سمجھے اور اس مذہب کے اختیار کرنے سے  
نفرت کرے ایسا شخص اُن اہل بدعت سے ہے کہ جن کا نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ اعمال  
نیک قبول نہیں + اور اس عقیدے کے باعث اس کو اسلام سے خارج کرتے ہیں جس طرح  
بال کو گوندھے آٹے سے اور ایسے گمراہ کرنے والے مغوی سے پسنا فرض ہے + اور ایسے سے  
محبت رکھنی اور اس کی بدعت سے درگزر کرنا سخت حرام ہے + اور جس نے ایسے شخص کی توبہ اور  
تغظیم کی تو گویا اس نے اسلام کو گرا دیا + اور وہ شخص مفسدوں میں داخل ہے اور اس کے  
تابعدار گمراہوں میں + اور جو کہ مضبوطی کے ساتھ تابع ہیں مذہب حق کے وہ اہل بیت  
قرآن کے مضمون پر عمل کرنے والے ہیں **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ كَوْنُوا**  
**الصَّادِقِينَ**

**خلاصہ :-** اس جواب کا یہ ہے کہ تقلید مع الترجیح سچی دلیلوں کے ساتھ قرآن شریف  
کی واضح ہے اور وجوب اس تقلید کا باتفاق علماء ثابت ہے تمام حنفی قائل ہیں کہ مذہب  
حنفی کو لازم کر لینے کے بعد مذہب مذکور کے دلائل حقہ کے قائم ہونے تک اس مذہب  
کے مسئلوں سے خارج نہ ہووے اور اسی لئے مذہب بدلنے والے پر تعزیر مقرر ہے  
اور جس شخص نے برخلاف جمہور کے انتقال مذہب کو جائز کیا اس کا قول نامعتبر ہے  
اور سواد اعظم اہل بیت کے خلاف ہے + اور یہ بات چاروں دلیلوں سے ثابت ہے اور  
قول اللہ تعالیٰ کا +

**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ كَوْنُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** اے مسلمانو  
اور اللہ سے اور رسول اللہ سے سچوں کے + اور آیا ہے !  
**لَا تَقْلُوبُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا**



مِنْ قَبْلِ وَأَصْلُوْهُ اَكْثَرًا وَصَلَوْا عَنْ سَوَاءِ الشَّيْءِ

یعنی زیادتی نہ کرو اپنے دین میں سوائے حق کے اور پیروی نہ کرو اس قوم کی بات  
کی جو گمراہ ہو چکے ہیں سے اور گمراہ کیا انہوں نے بہتوں کو اور بھٹکے وہ سب بھی  
راہ سے ان دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ منافقین اور مشفقین کو پہچانے اور مصادیق کو  
ان دونوں سے امتیاز کر کے ان کا ساتھ طہارت اور صداقت میں نہ چھوڑے کہ یہ جواب  
ہے + اور اسی واسطے اہل فقہ نے فقہ کی روایت کو غیر فقہ کی روایت پر ترجیح دیا  
غیر فقہ کی روایت بہ نسبت اس کے خطا کا احتمال غالب ہے اور صدق کا ل فقہ  
میں زیادہ تر مظنون ہے + اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا تحقیقات دینی میں اصولی اور  
فروعاً + اور جب کہ غلو فی الدین اصل ہے ضلالت کا تو چاہیے کہ صادق ہونے فقہ کا یقین  
کرے اور جب تک یہ یقین نہ کرے تو وہ غالی ہے دین میں + اور غالی دین میں اسے کہتے ہیں  
جو اعتدال شرعی سے بڑھ جاوے اور اپنی رائے سے جماعت کی نقل کے خلاف عمل میں آوے  
پس جو فقہ کہ جماعت صادقین کی نقل کو صحیح کر کے اس پر عمل کا التزام کرے اور ان کو  
اور پھول سے اصدق پاوے از روئے احکام شرع ظاہر کے تو اس نقل کو اور دلوں کی نقل  
سے اور ان کی عقل کو اور دلوں کی عقل سے اعلیٰ اور اولیٰ سمجھ کر ان کے مذہب کو جو فی الحقیقت  
ان کے رسول کی تقلید ہے اصوب اور اقرب الی الحق جانے اور دوسرے اچھوں کے مذہب  
پر ترجیح دیوے اور بناظرہ کے وقت یوں ہی زبان پر لاوے تو بے شک ایسا شخص بہت  
اور حق پر ہے کہ شکر کرنا سچے بندوں کا خدا کا شکر کرنا ہے اور ذکر کرنا ان کے خدا و ان کی  
سعیوں مشکور کا موجب نزول رحمت الہی ہے + اور ناشکر ہی ان کی اور گناہم کروینا  
کے نام کو جن کی ایسی سچی ہو جس پر ام + حق جل و علی قرآن شریف میں امام اول کی طرف  
سے نقل فرماتا ہے کہ اُس نے یوں دعا کی وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ  
اور کر دے واسطے زبان سچ کھیلوں میں یعنی میرے لئے شکر گنار پیدا کیجئے پچھلے زمانے میں  
معلوم رہے کہ امام اعظم اور ان کے شاگرد جماعت کثیر فقہائے بے نظیر اور مجتہدوں سے  
مقدم تھے اور صدق کی کمالیت کے اسباب بہ نسبت کھیلوں کے ان کی جماعت میں زیادہ  
حاصل تھے + اور ان کی جماعت بھی اور مذہب کے فقہاء کی جماعت سے زیادہ سچی +  
اور کم کوئی فقہ ان کی جماعت کی تقلید سے پھرا + اور بعض مجتہد فی المذہب جو اس جماعت  
کے خلاف چلے تو آج تک ان کی دلیل اس قوم پر قائم نہیں ہوئی اور کذب کا التزام



ان پر رکھ نہیں سکے + اور کوئی دلیل و لائل اربعہ سے ان کے مسئلوں کے رد میں پہنچے  
 دہش نہیں کر سکے تاکہ معلوم ہووے ان کی صدق اور حقیقت + پس جو کوئی بے دلیل  
 قوی شرعی ابو حنیفہ کی جماعت کو غیر صادقین جانے اور ان کا ساتھ چھوڑ کر ان لوگوں سے  
 آپ کو اعلیٰ درجہ کا ٹھہری جانے وہ خطا کار ہے اور صواب سے دُور ہے اور جماعت حنیفہ  
 کا تابعدار غالباً صواب پر ہے احتمال ضعیف ہے خطا ہو سہی مذہب ہے جس کو ہم نے دین  
 اسلام سمجھ کر پکڑا ہے + اللہ تعالیٰ کمر اس پر سہارا خاتمہ ہووے آمین یا رب العالمین +  
 اور جو کوئی ایسی سمجھ دے کو غالی کہے یا بدعتی بدعت سیر کا جانے وہ بیشک  
 گمراہ ہے اس کو نہ مذہب کا اتباع ہے نہ سنت کا نہ اجماع کا نہ قیاس کا وہ اہل سنت سے  
 خارج ہے + اور اسی طرح شافعی اپنے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں + اور امام رازی شافعی نے  
 جابجا تفسیر کبیر میں اور کئی کتابوں میں اپنے مذہب اور اپنے امام کو ترجیح دیا اور اسی طرز  
 مالکیوں اور حنبلیوں نے اس لئے ترجیح نہ دینے والا باجماع چار مذہب کے مذہب ہے  
 اور جمہور کی راہ کے خلاف + اور اسی واسطے اجماع ہوا چار مذہب کا اس پر کہ حق دین  
 ہے ان چار میں + یعنی حق مذہب ان چار سے باہر نہیں + جتنے مسائل متفق علیہ ہیں  
 ان کا انکار کفر ہے + اور جو مسئلے مختلف فیہ ہیں ان میں ہر ایک قوم کو اپنے مجتہدوں کی تقلید  
 واجب ہے کیونکہ وہ انکو اور صادقوں سے زیادہ صادق جان چکا ہے + اور جمع کرنا  
 مذہبوں کے درمیان یا چار مذہب کے تلمیذی رخصتوں کی سے یا تطبیقی غرائم کی + سوا اول  
 حرام ہے یا اجماع نزدیک جمہور کے اور دوسرا حلال و ادنیٰ ہے یا اجماع نزدیک جمہور کے  
 مثلاً مصلیٰ کتے کی کھال پر نماز پڑھے جب کہ وضو کرے قلیتین کے پانی سے جس میں چوہا  
 مرا ہوا ونٹ کا گوشت کھا کر بدول مکرر وضو کے اکتفا کرے چوتھائی سر کے مسح  
 سو بہ نماز اس ٹھہری کی یا اجماع چار مذہب کے باطل ہے + اور جو تمام عمر اس کا اٹکا کر  
 اور کبھی کتے کی کھال پر نماز نہ پڑھے اور آب قلیتین کو استعمال نہ کرے اور تھوڑے سر  
 کے مسح پر اکتفا نہ کرے اور اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لیا کرے وہ نزدیک قلیتین  
 کے بڑا ٹھہری خالص ہے اس کو چاہو حنفی کہو چاہو شافعی کہو چاہو مالکی کہو چاہو حنبلی کہو  
 چاہو چار مذہبی کہو چاہو بڑا ٹھہری + وہ سب کا پیارا ہے برخلاف پہلے کے کہ وہ سب  
 گیا گدرا + محدثوں میں بھی ایسے نہ تھے بلکہ ایسے کو تبع شبہات اور زیغ قلی کا صواب  
 کہتے ہیں + موافق قول الہی کے !



أَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَاءُ مِنْهُ ابْتِغَاءَ  
الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ

لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں کمی ہے وہ پیروی کریں گے اس کی جو شبد کی چیز  
ہے فتنہ انگیزی چاہ کر اور الٹ پلٹ کرنے کی تلاش میں + اور رسول خدا کی سنت مشہورہ جس  
سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے وہ کئی حدیثیں ہیں صحیح اور فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم کا صدیق اکبر کو امام اُمت بنانے میں + یعنی اگر امت کی گمراہی ایک امام کی تقلید میں  
متصور فرماتے تو تمام اُمت کو مقلد ابو بکر نہ کر دیتے جب ساری اُمت کو ابو بکر کے حوالہ  
کیا اور ان کو سچائے اپنے نماز کا امام بنا کر کھڑا کر دیا تو اس سے صاف ظاہر ہوا کہ ایک  
امام کی تقلید ساری اُمت کو چاہیے اس لئے کہ مختلف راہوں میں استباہ گمراہی کے پیدا ہوتے  
ہیں + اور ایک حدیث میں صاف آیا ہے : اِذَا ابُو بَكْرٍ خَلِيفَتَانِ قَاتِلُوا الْاٰخِرَ مِنْهُمَا  
یعنی جب دو امام کی تابعداری کی جاوے تو قتل کر دو پچھلے کو ان میں سے اس حدیث سے معلوم  
ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کے مفاد میں امت کا اختلاف پسند نہ تھا۔ یہاں  
تک کہ مخالف باغی کا خون مباح کر دیا اور پہلے امام کو مستحق فرمایا + پس اس طریق سے اگر دین  
کے اماموں کے اختلافات میں غور کیا جاوے تو پہلے امام کی تابعداری جس پر امت کا اجماع ہوا  
تھا واجب ہوگی اور پچھلے اماموں پر اجماع ہونا امت کا منع ہوگا سو اور مذہب کے لوگ باطل  
حدیث سے امام اعظم کی جماعت کے خطا را جتہادی کے عذر کے سبب اپنی خطا میں اجر پا دیں  
تو مضائقہ نہیں اور جو بکڑے جاویں اس پر کہ کیوں تم ابو حنیفہ کی تابعداری سے اور اس کے  
حق تحقیق سے الگ رہے اور سرتابی کی اور سابق کے اجماع کا کیوں خلاف کیا اور روایت  
میں نقیبوں کی حدیثیں چھوڑ کر غیر فقیہوں کی حدیثیں کس لئے پسند کریں تو ہو سکتا ہے +  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْغَيْبِ

اس مقام کو دیکھ کر کوئی شیطان یا مفسد نادان شور نہ کرے کہ اس تقلید میں تقلید  
اور اماموں کی باطل ہوئی اس واسطے کہ یہ احتمال ہے واجب نہیں اور ہر عاقل کے پاس یہ  
ثابت ہے جہاں احتمال خوف کا بھی ہو تو اس کو اختیار نہ کرے اور جس راہ میں اصل طور نہ  
ہو اس کو لازم کرے اور امت کا اجماع ابو حنیفہ کے مذہب کی صحت پر یہ ہے کہ مسلمہ علماء  
دین مکی ہوں یا شافعی یا حنبلی یا پچھے محدث جیسے داؤد ظاہری وغیرہ سب قائل ہیں اس بابا  
کے کہ ابو حنیفہ کے تابعدار بھی اہل سنت و جماعت میں داخل ہیں نہ بد مذہب میں نہ اہل بدعت



سینہ اور تالیداری اس فرقہ کی بھی سنی کو مبارک ہے + اب جو کوئی ایسے مباح متعلق  
 علیہ کا منکر ہے اس کو تمام مسلمان مبتدع جانیں گے + یہی معنی ہیں اُمت کے اجماع کا نام  
 حنیفہ کے مذہب کی صحت پر + سو جو کوئی ان کے مذہب کے صحیح ہونے پر انکار کرے  
 اور ان لوگوں کو اہل بدعت ضلالت میں لے اور خود گمراہ ہے اور اہل سنت و جماعت کا  
 مخالف اور سچے مسلمان کے گروہ سے باہر + اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کے صحیح ہونے پر  
 صحیح قیاس کی دلیل یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا روایت ہے حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ  
 عنہما سے کہ فرمایا حضرت نے رَحْمَةُ اللهِ عَلٰی خَلْفَائِيْ قَبْلِيْ وَ مِنْ مُّخْلَفَائِيْ بَاۗءِ سُوْلٍ  
 اللهُ قَالَ الَّذِيْنَ يَحْبُوْنَ سُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ يَكُوْنُ لَهُمُ الْوَسِيْلَةُ السَّابِقَةُ فِي الْاٰثِمِ  
 وَ ابْنُ عَسَاكَرٍ فِي التَّارِيخِ كَذَا فِي فَتْحِ سِرِّ الْمَنَانِ فِي مَا ثَبَتَ مَذْهَبِ الشُّعْرَانِ  
 علماء دین کے نزدیک بھی السنۃ ہونا ابو حنیفہ کا ثابت ہے اور سنت کے اچھا کے سبب  
 خلیفہ رسول اللہ کا اور اللہ کی رحمت کا مستحق موافق قیاس صحیح نظری کے + اور ایک  
 دوسرا طریق ہے کہ چاروں وسیلوں سے امام ابو حنیفہ کے مذہب کو ثابت کرنے میں کوئی  
 نے سورہ جمعہ میں فرمایا ہے +

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ  
 يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ  
 مُّبِينٍ وَ آخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَ  
 فَضَّلَ اللهُ يُونُسَ مِنْ نَّسَاءِ وَ دَاوُدَ وَ الْفَضْلُ الْعَظِيمُ

تفسیروں میں آیا ہے کہ اصحابوں نے پوچھا کہ وہ کھیلے امی جو ابھی ہم اُمیوں میں  
 نہیں تھے وہ کون ہیں حضرت نے سلمان فارسی کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا  
 کہ وہ اسکی قوم میں یعنی فارس کے لوگ + اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ انبار  
 فارس میں اگر تریا تک ایمان کیا ہوگا تو یہی آثار لاویں گے + اور مسلم کی روایت  
 مَحْمَدُ بْنُ اَبْنَاءِ فَارِسٍ ہے جلال الدین سیوطی کے نزدیک وہ ابو حنیفہ ہیں  
 و شبہ بلکہ بہت سے محدثین کے نزدیک یہ حدیث محمول ہیں ابو حنیفہ پر +  
 اور قرآن کی آیت سورہ قصص میں :-

وَ اِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ فِيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ  
 انہی فارسیمول پر صادق ہے حدیث صحیح کے موافق + اور سنت سے ثابت مذہب



ابو حنیفہ کا اس طرح پرہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو حنیفہ میری اُمت کا چہرہ غ ہے + اور ایک حدیث میں فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ اپنا دین اور میری سنت زندہ کرے گا + اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کہ اس بستی سے ابو حنیفہ پیدا ہوگا + اللہ اس کے ہاتھ پر اپنا دین اور اپنے رسول کی سنت کو جلا دے گا آخری زمانے میں ہلاک ہوں گے لوگ جن پر غالب ہوگا تنفر اس کے مقدمے میں جیسے ہلاک ہوئے رضی فیہ ابو بکر اور عمر کے مقدمے میں + اور ایسے ہی اور بھی حدیثیں منقول ہیں مسند خوارزمی میں ابو ہریرہ اور انس بن مالک اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً اور محمد بن سیرین سے مرسلہ اور حضرت علی رضی سے موقوفاً + سو بعضے محدث طاہرین ابو حنیفہ کے کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں موضوع ہیں جیسے کہ نادان لوگوں نے کہا ہے لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤْتَهُمْ غَيْرُهُ حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ ہے اور دُخُوْكَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ نَكَانَ عُمَرُ بھی موضوع ہے سو اس کہنے سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی کا فرمانا صحیح ہے کہ جیسے ابو بکر اور عمر کے حق میں روافض ہلاک ہوئے اسی طرح اہل تنفر ابو حنیفہ کے حق میں گمراہ ہوئے + اور عبد اللہ بن مبارک امام احمد بن نے ابو حنیفہ کی ملاقات کے بعد فرمایا لَوْلَا اَخِي لَقِيْتُ اَبَا حَنِيفَةَ لَكُنْتُ مِنَ الْمُسْتَعْرِضَةِ اگر میں نہ ملتا ابو حنیفہ سے تو ہوتا بدعتیوں میں سے كَذَّ اَخِي الْفُضُولِ السَّيِّئَةِ اور ابن مبارک کا صحیح کہنا دہری کی حدیث کو جو رقع بدین کے مقدمے میں ترمذی نے لکھا ہے یہ قول اُن کا ابو حنیفہ کی ملاقات سے پہلے کا ہے ہم نے خوب تحقیق کیا ہے اگر کوئی ثنابت کیا چاہے تو پوچھے غرض کہ مدعی کا کہنا مدعی علیہ کی فضائل کی حدیثوں میں کہ موضوع ہے کچھ کام نہیں آتا اعتبار نہیں رکھنا + اور ثنابت ہونا امام اعظم کا اجماع اُمت سے وہ یوں ہے کہ کسی امام مقتدی صالح نے بعد فوت امام موصوف کے ان کو امام اعظم کہنے میں انکار نہیں کیا بلکہ امام شافعی نے خود فرمایا کہ ابو حنیفہ ورع اور تقویٰ میں اس درجہ کو پہنچے کہ کوئی نہیں پہنچا رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک نے فقہ میں اس کی حدیث کی اور تفقہ اخذ کیا اور مرسل حدیث کی حجت پکڑنے میں ابو حنیفہ کے ساتھ ہوئے اور جن لوگوں نے چاہا کہ امام مالک کی موطن سے امام ابو حنیفہ کا مذہب سست کریں امام مالک نے منع فرمایا کہ علم کو میں نے حصر نہیں کیا تم یہ کام مت کرو + جب ہارون الرشید بادشاہ نے جو امام مالک کا شاگرد تھا یہ حال ابو حنیفہ کے علم کا معلوم کیا تب امام ابو یوسف کو قاضی بنایا اور تمام اُمت کو مقلد ابو یوسف اور ابو حنیفہ کا ہونے دیا + اور یہ جو مشہور ہو رہا ہے



کہ ہارون الرشید نے فصد کر دیا کہ امامت کی اور ابو یوسف نے اس کے چچے نماز پڑھنے  
یہ روایت کسی کتاب معتبر فقہ میں نہیں اور نہ اس پر کوئی مسامحہ بنایا گیا ہے اور نہ  
روایت کا کچھ اعتبار نہیں اور صحیح ہونا ابو حنیفہ کے مذہب کا قیاس صحیح کی رو سے یوں ہے  
کہ جب ہم قائل ہوئے کہ ابو حنیفہ سنی نہیں اور سنیوں کا امام نہیں + اور جب یہ ثابت  
ہوا کہ وہ باجماع امت مجتہد مطلق ہے اور امام اعظم دین محمد کا ہے تو لازم آیا کہ اس کی تابعداری  
حقیقت میں رسول کی اور اس کے دین کی تابعداری ہے + اور یہی سبب ہے کہ فتاویٰ مالکیہ  
میں دوسو عالم کا اس پر فتوے ہوا کہ جو کوئی ابو حنیفہ کے قیاس کو خفیٰ کہے وہ کافر ہے اور  
اسی سبب سے علماء متقدمین فرما گئے ہیں کہ جب کسی صحابی سے نقل بنائی جاوے تو ابو حنیفہ  
کے قول کو بمنزلہ اثر صحابی کے سمجھنا چاہیے اور بعض علماء نے کہا کہ جس نے ابو حنیفہ کو اپنے اور  
اللہ تعالیٰ کے بیچ لیا یعنی اس کے فتوے پر عمل کیا تو اس نے دین میں کچھ قصور نہیں کیا + اور بعض  
علماء نے فرمایا کہ ابو حنیفہ ہمارے اور اہل بدعت کے درمیان فاصلہ ہے جس نے اس سے جہت  
رکھی وہ سنی ہے اور جس نے اس سے عداوت کی وہ بدعتی ہے + یہ سب باتیں اور  
بہت سی اور باتیں اسی طرح کی تبع تابعین کے علماء سے کتاب المناقب میں ابو حنیفہ کی جو  
تصنیف ہے شیخ ابن حجر مکی شافعی المذہب کی منقول ہیں جس کو منظور ہو دیکھ لے +

## دسواں باب

دسواں باب :- علماء دہلی نے جو لامذہبیوں کے حق میں فرمایا ہے اس کے بیان ہیں  
اگرچہ ان کی ہر سبب سائل نے اس فتوے پر نہیں کروائیں وہ یہ ہے کہ مولوی کریم اللہ  
دہلوی سکن محلہ لال کوئین نے کہا کہ یہ لوگ اسمعیلی ہیں مولوی اسماعیل کی تقلید کرتے ہیں وہ  
ایسے ہی تھے + مگر سچ یوں ہے کہ ان کا یہ گمان فاسد اور محض ظلم اور کذب ہے وہ ہرگز  
ایسے نہ تھے بلکہ انہوں نے نواح پشاور میں بعد مباحثہ علماء حنفیہ کے رفع یدین چھوڑ دیا تھا  
اور عالم محقق تھے ایسے لوگوں کو جو پرانے تو گور پرستوں سے زیادہ بد جانتے + اور جیسے گور  
پرستوں کو رد کیا ان کو بھی مردود کر چھوڑنے + یہ محض دغا بازی اور فریب ہے لوگوں کا  
جو مولوی موصوف کو لامذہبیوں میں گنتے ہیں اصول کار سالہ ان کا موجود ہے سراسر کفری  
اور طحاوی کے طور پر + اور ایک رسالہ تنویر العینیں کا جو بعض آدمیوں نے ان کی شہاد  
کے بعد ان کا کر کے مشہور کیا اگر وہ ان کا ہوتا تو بھی بسبب اس کے کہ انہوں نے رفع یدین  
آئندہ عمر میں ترک کیا اس بات میں معتبر نہ رہا موافق مذہب اہل حدیث کے + کہ پیغمبر خدا صلی اللہ



علیہ وسلم نے فرمایا ہے الْعَبْدُ نَافٍ بِالْخَوَاتِيمِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّحْوِ انْتِبَهِ  
 اور مولوی محمد غفصوں اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ان چار مذہبوں سے ایک مذہب کو نہ پکڑے  
 کچھ اس میں سے کچھ اس میں سے لے کر اپنا مذہب بناوے بے شک وہ گمراہ ہے + اور جو  
 کوئی ایسے نالائق مہملوں کے رد کرنے میں گول فتوا لکھتے ہوں اس کو بھی بد جانتے ہیں + اور  
 قریب اسی تقریر کے مولوی موسیٰ اُن کے چھوٹے بھائی کہتے ہیں + اور مولوی اسماعیل جو  
 نابینا استاد ہیں صاحب زادہ محمد عمر ابن مولوی اسماعیل شہید کے انہوں نے علما کا فتوہ  
 سن کر کہا کہ ان لاندہب لوگوں کا رد سارے قرآن اور حدیثوں میں موجود ہے لیکن  
 اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا + اور مولوی حبیب اللہ ملتانی حنفی صوفی نے  
 ایک رسالہ جس میں فسرۃ جدید الفلکات کے حق میں لکھا ہے وہ بھی خوب واضح دلیل  
 ان کے بطلان کی + اور حاجی قاسم بسبب اس کے کہ وہ خود راگ اور مزاحیر کے مقدمے  
 میں چاروں مذہب سے باہر ہیں اس بات میں ہمارے شریک نہیں ہوئے مگر ان لوگوں  
 کو سمجھایا کہ ہر بات شریک کی مانی بہت مشکل ہے اس کے ماننے سے اعتقاد معصومیت  
 کا لازم آتا ہے + اور ایک دن ایک لاندہب نے پوچھا مولانا محمد اسحاق صاحب کے  
 اختلافی مسئلے میں کہ عند اللہ کیا حق ہے + مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک مذہب اسمیں  
 اختیار کرنا ضروری ہے یہ جواب سن کر پوچھنے والا سر دھن کر چپ ہو رہا + مگر یہ لوگ اپنی  
 شرارت سے باز نہیں آتے پوچھتے ہیں کہ فرض نمازوں کے سچے جواب نام تھا اٹھا کر  
 دُعائے گمنا ہے اور لوگ جب تک وہ دُعائے گمنا نہ اٹھاوے منتظر بیٹھے رہتے ہیں  
 یہ عمل بہت معمولی کسی حدیث میں آیا ہے یا بدعت ہے + اور تمسک کرتے ہیں اس امر میں  
 بخاری کی حدیث کو کَانَ لَا يَزْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ <sup>الْأَفْ</sup> لَا يَسْتَقَامُ فَإِنَّهُ  
 كَانَ يَزْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْرِي بِيَاضِ إِبْطِينِهِ یعنی وہ نہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھوں  
 کو کسی چیز میں اپنی دعاؤں سے مگر پانی برسانے کے لئے جب دعا کرتے اٹھاتے تھے  
 اپنے یہاں تک کہ دکھائی دیتی تھی ان کے بغلوں کی سفیدی + علماء دین نے جواب دیا ہے  
 کہ یہ حدیث معمولی کئی حدیثوں سے ملا کر ثابت ہے اور قسداں شریف اس کو مؤید ہے +  
 اور یہ تاویل ہے اس معنی میں کہ اور دعاؤں میں اس طرح ہاتھوں کو اونچا نہیں کرتے  
 تھے جیسا پانی کی طلب میں + اور راوی اس روایت کے بخاری میں ایسے افقہ اور اثبت



نہیں ہیں جیسے دوسری روایت کے اسی باب میں + وہ یہ ہے کہ انہوں نے  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
 أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْهِ رَأْسُ

بِأَضْ اِبْطِئِهِ

یعنی نقل کیا محمد بن جعفر نے یحییٰ بن سعید اور شریک سے کہا انہوں نے کوئی شے اپنے  
 انس کو نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اٹھائے انہوں نے اپنے ہاتھ پر  
 کہ دیکھی میں نے سفیدی آپ کے غلوں کی + اور پہلی روایت جس میں لایا ہے  
 فی شئی من دُعائیک کی عبارت زیادہ ہے وہ قتا وہ ہے سو موافق قتا وہ ہے  
 بھی روایت یحییٰ بن سعید قطان اور شریک قاضی کو نہ کہ انس سے ثابت ہے اور  
 تاویل کی نہیں ہے اور مطابق دوسری حدیثوں کے ہے + اور قتا وہ کی حدیث کو نہ کہ  
 عبارت کی زیادتی میں اور ثقات محدثین کو چھوڑ دینا اہل حق کا کام نہیں ہے بلکہ اہل  
 اہل ہوا کا بھی کام ہے کہ ایک دور آدمی کی روایت پکڑ کر جماعت فقہا مسلمین کی روایت کو  
 ترک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی تقلید نہیں  
 کرتے ہم خالص محمدی ہیں + اور حال یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے تقدیر میں اور معبود انہوں نے  
 ہوائے نفس کو ٹھیرا یا ہے + سو ایسوں کو غیر محمدیہ کہنا روا ہے جیسا کہ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو پوری کو غیر محمدیہ کہتے ہیں اور وہ آپ کو محمدیہ فرقہ جانتے ہیں + اور یہ بات حدیث میں  
 ثابت ہے کہ جس کی بھلائی پر علماء امت شاہد ہی دیں وہ بھلا ہے اور جس کی برائی کی گواہی  
 دیں وہ برا ہے کیونکہ وہ اللہ کے گواہ ہیں زمین میں + سو ایسا ہی حال ہے ان لوگوں کا کہ  
 جن لوگوں کو فقہائے دین کی جماعت محمدی خالص جانیں وہ اللہ محمدی ہیں اور جن کو محمدی خالص  
 نہ جانیں وہ ہرگز محمدی نہیں گو کہ وہ آپ کو محمدی کہا کریں + ایک کے فہم سے ان جدید افکار  
 میں سے اپنا نام عبدالحق محمدی رکھ کر کسی حدیث شافعی مذہب کی لوگوں کی روایت سے قضا  
 ہیں اس میں بے تامل مکتھا ہے کہ دوشل سایہ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنا اس حدیث سے  
 ہوا کہ وہ نماز منافقوں کی ہے مراد اس کی اس عبارت سے سارے فقہاء حنفی المذہب سے  
 نے تاکید کی ہے عصر کی تاخیر میں اور بدول ہو چکے مسلمین کے نماز کو واجب کرتے ہیں اور  
 منافق نہیں سمجھا کہ وہ یہ کیا کہتا ہے اور کس سواد اعظم کو نفاق کی نسبت دیتا ہے اور



ساجین میں سے خارج ہو کر شذوذ کے باعث ناری ہوتا ہے حقتعالیٰ اسکو اور اس کے بہکانے  
 ہوؤں کو راہ مستقیم پر لاوے اور اپنے حبیب کی ساری اُمت پر رحمت کرے ۔  
 جسے جس عالم دین نے اس ترجمہ کو دیکھا اس کو نظیرین کیا اور جانا کہ وہ گمراہ ہوا اور دوسروں کو بھی  
 گمراہ کئے۔ مسند میں آتا تھا کہ بنارس اور عظیم آباد اور کلکتے میں بعضے لوگ گمراہ ہوئے ہیں اور حنفی مذہب  
 سے خارج ہو کر ضلالت میں پڑے ہیں ۔ سو اس ترجمے سے صاف معلوم ہوا کہ وہ سب  
 سنت و جماعت کے مذہب سے نکل کر خوارج اور معتزلہ میں داخل ہو گئے ۔ اگرچہ ان میں سے  
 بعضے فیری جب کوئی ان کو پکڑے اپنے تئیں حنفی ظاہر کرتے ہیں ۔ خبردار رہو وہ حنفی  
 ہرگز نہیں بڑے مکار تقیہ کرتے ہیں جہاں جیسا دیکھتے ہیں ویسا بن جاتے ہیں ۔ اب اُن  
 رسالے کے خاتمہ میں ان فرقہ جدید الضلالت کے پتے اور نشان کھودینے ضرور لکھو گئے  
 تو مسلمان سُنی لوگ اُنکو پہچان رکھیں اور ان کی گمراہی اور اغوا سے خوب بچے رہیں ۔  
 بیان میں ان مسائلوں کے جو خاص خاص اس فرقہ بے اخلاص کے قیاسی ہیں ۔ روکیے  
 جاویں گے صحیح حدیثوں سے اور اجماع سے اور قرآن مجید کی آیتوں سے اور اس قیاس  
 صحیح سے جس کا انکار کفر ہے

پہلا مسئلہ ۱۔ کہ قبر میں سوال خدا کی توحید اور محمد کی تعلید اور اسلام  
 کے دین سے ہوگا ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ کو سم کیوں نہیں  
 جواب :- اگر دین میں اتنا ہی فساد ہے کہ توحید اللہ تعالیٰ کی اور تعلید اسمی  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دین ہونا اسلام کا بے تحقیقات لوازم ان میں مضمون  
 کے آدمی جان لے تو اول یہ لازم آیا کہ ان کا پیشوا نیز بدستور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا کہ یہ لوگ  
 اس کی پالوش کے زبیر کو نہیں پہنچے ۔ اور امام حسین علیہ السلام کا باغی ہونا ان کے  
 مذہب نا صحیح کے باعث لازم ٹھہرا کہ انہوں نے ایسے بڑے محمدی خالص کے قتل کا ارتکاب  
 کیا تھا ۔ اور جو کہیں کہیں یہ حقتعالیٰ کی توحید کا ظاہر انکار کرتا تھا تو جھوٹے ہیں کوئی  
 مذہب والا ان کو پہچان نہ کہیگا ۔ اور جو کہیں کہ وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلید کا  
 منکر تھا تو بھی جھوٹے ہیں ۔ اور جو کہیں کہ وہ اسلام کو اپنا دین نہیں جانتا تھا  
 تو بھی جھوٹے ہیں کوئی ان کو پہچان نہ کہیگا بلکہ ان کے مذہب سے صاف واضح ہوگا  
 کہ امام حسین علیہ السلام کا ماتا نیز بدستور تھا اور دعوت کرنا ان کا اس کو اور اس



کی قوم کو عناصر دین محمدی کی طرف رہتا بلکہ اپنے نفس کی خواہش کی طرف تھا  
 پھر بعد اس کے یہ لازم آئیگا کہ پیغمبر خدا نے جو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام  
 کو سید اشکاب اہل الجنت فرمایا تھا وہ حدیث صحیح نہیں بلکہ موضوع ہے یا  
 پیغمبر علیہ السلام نے بھی اپنے نواسوں کی خاطر کچھ فرمایا ہوگا اور خدا کے نزدیک وہاں کچھ  
 نہ تھے + سو پہلی سمجھ سے تو یہ بتدع ہوئے اور دوسری سمجھ سے کافر صریح + لیکن  
 ان بے دینوں کو کچھ پروا نہیں کہ یہاں اہل اسلام کی عملداری نہیں جو جی میں آتا ہے  
 بے دھڑک کہتے ہیں جاہلوں میں مولانا اور پیر صاحب کہلاتے ہیں معلوم رہے کہ پیغمبر کی  
 تابعداری کا بدول خدا کی توحید کے کچھ اعتبار نہیں اور بغیر تابعداری پیغمبر کے غلام  
 پیغمبر کی تابعداری ثابت نہیں ہوتی اور پیغمبر کے خلفاء وہی امام ہیں جو پیغمبر کی سنت  
 مشہورہ کو روشن کریں خواہ وہ بادشاہ ہوں یا وزیر یا امیر ہوں یا فقیر + پر دین کا علم  
 سچا ان کی ذات میں ہونا شرط ہے اور بے علمی اور کم علمی ایسے لوگوں کی جیسا یہ لا  
 مذہب لوگ ہیں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور ان کی خلافت کو راسخ رہنے نہیں دیتے  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى خُلَفَائِي  
 قِيلَ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ يُحْيُونَ سُنَّتِي  
 يُعْلِمُونَ نَفَا النَّاسِ

یعنی رحمت اللہ کی ہو میرے خلیفوں پر پوچھا کون ہیں تمہارے  
 خلیفے یا رسول اللہ تو فرمایا لوگ چلا ہیں میری سنت کو اور سکھاتے ہیں لوگوں کو

اور ایک روایت میں یُحْيُونَ ہے یعنی دوست رکھتے ہیں میری سنت کو + اور یہ  
 مطابق ہے قرآن شریف کے سورہ نور میں دیکھ لے اور اس حدیث سے اور کئی  
 آیتوں اور حدیثوں سے امام حسین علیہ السلام کی لیاقت امام ہونے کی اور نالائق نبیہ  
 کی ثابت ہے + اور یقین ہوا کہ نبیہ پر پیر تابعداری امام علیہ السلام کی سنت تھی جب  
 وہ اٹھے تھے دعویٰ کر کے امامت کا + پھر جب اس نابکار نے اور اس کے ہوا غلاموں  
 نے یہ سنت ترک کی اور اسے برا جانا غضب الہی سے وہ سب مردود ہوئے اور اسے  
 گمراہوں کے قیامت تک پیشوا بنے + اب جو کوئی کسی امام برحق کی تابعداری سے انکار  
 کرے گا + وہ نبیہ کا تابع ہے اور شر اس کا اسی کے ساتھ ہوگا اگر بے توبہ مرے گا



حدیث میں آیا ہے

أَوَّلُ مَنْ يُدَالُ سُنَّتِي مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهُ يُزِيدُ  
یعنی پہلا وہ شخص جو بدے گا میری سنت کو بنی اُمیہ سے کہیں گے  
اس کو یزید یہ حدیث مسند روایاتی میں ہے ابولدر و ابو صحابی سے اور  
ابو علی نے اپنی سند میں ابی عبیدہ بن الجراح سے نقل کیا ہے +

اور ان دونوں حدیثوں کو شیخ عبدالحق دہلوی مَا تَجَبَّتْ بِالسُّنَّةِ میں لائے ہیں + جان  
رکھو کہ پہلا خنزہ اسلام میں اور بدنام دین اور سنت کا بھی ہے جو یزید نے کیا + یعنی امام  
برحق مجتہد کا نہ ماننا اور اس کو جھٹلانا اور مجتہد کی تقلید کا منکر ہونا اور آپ اپنی خواہش کا  
تالبعدار ہو جانا اور اپنے ناقص علم پر مغرور ہو کر اس کا اور اس کی تابعدار  
جماعت کا اپنے تئیں محتاج نہ جانتا + اور یہ کہنا کہ جو معنی حدیثوں کے ہم سمجھیں  
گے اسی پر عمل کریں گے اماموں میں کیا بڑائی اور خصوصیت تھی کہ اُن کی سمجھ کے موافق  
ہم حدیثوں پر عمل کریں + سچ ہے کہ سوائے اس عیب کے یزید اور مروان میں کوئی دوسرا  
عیب ثابت نہیں کر سکتا کہ انہیں میں تھا اور ان کے غیر میں نہ تھا + غرض اصل یزیدیت  
اور مروانیت یہی ہے کہ فقہائے دین کی راہ چھوڑ کر اپنے نفس کی خواہش اور فہم کو پکڑے اور  
آیتوں اور حدیثوں کو اپنی طبیعت کے موافق عمل میں لاوے + اور جو جو حدیثیں اماموں کی  
مدح اور تعریف میں آئی ہوں ان کو موضوع کہہ کر ان سے چھپا چھڑا دے سو یہی طریق  
ہے ہر بدعتی کا رافضی کہتے ہیں کہ حدیث نَحْنُ مَعَشَرُ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَسْرُثُ وَلَا نُؤْمِرُ  
موضوع ہے ابو بکر کی بنائی ہوئی + اور نا صبی کہتے ہیں کہ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ  
لَا يَنْقُضُ الْأَمَانَةَ عَلِيٌّ كِي اور علی کے شیعہ کی بنائی ہے + اور خارجی کہتے ہیں یہ بھی اور  
حدیث بِكُلِّ نَبِيٍّ دَفِيقٌ فِي الْخَلْقِ وَدَفِيقٌ فِيهَا عُمَانٌ موضوع ہے + اور لاندہب  
کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کی مدح میں کوئی حدیث ہو وہ موضوع ہے + اور نقل کرتے ہیں کہ  
یہ بخیر خدائے جواب میں فرمایا کہ میں ابو حنیفہ کو نہیں پہچانتا + اور بعضے لاندہبوں کی روایت  
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ جو بے شک حنفی المذہب  
تھے اپنا سالاندہب جانتے ہیں + اور مجھے امام کے الحمد پڑھنے کا اور ایک مذہب پر  
الترام نہ کرنے کا فتویٰ ان سے بیان کرتے ہیں + گمراہ بات محض غلط ہے کتاب تحفۃ المشریق



اور تفسیر فتح العزیزہ کی عبارت سے صاف ظاہر ہے + اور وہ اور سارے فقہاء  
دین ان لوگوں کی ایسی خسوفات سے بیزار ہیں اور تھے + بلکہ مولانا عبدالحی نے  
قدس آن شریف کا درس ان لاندھیوں کے رد کرنے پر دلی میں شروع کیا تھا اور پہلے  
گورپستی کا رد کیا آخر کو سارے لاندھیوں پر رد قوی فرمایا کہ ان پر شدت سے  
گراں ہوا اور انہوں نے ایک بہتان باندھا + چنانچہ سب احوال اس ماجرے کا رسالہ  
اقامت السنۃ میں لکھا گیا ہے + اور اس وقت بھی پروردگار نے اپنے کرم سے اچھے  
علماء کو طرین میں جمع کر دیا تھا اور گورپستی کو بالکل رد کر دیا تھا اور اب بھی اس  
مالک حقیقی نے اپنے فضل سے سارے فقہاء دین کو ان لاندھیوں کے رد و قدح میں متفق  
کر دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَمْرِ سَلَمِیْنَ فَیَعَّ سَیِّدِہٖ  
اَبَجَعِیْنَ +

دوسرا مسئلہ :- یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تعین اور التزام ایک مذہب  
کا اپنے اوپر کر لینا حرام شدیدہ اور بدعت سیئہ ہے اور شائبہ نصرانیت اور  
یہودیت کا ہے + اور اسی لئے حنفیوں کو جو آئین کے جبر کو مکروہ تحریمی جانتے  
اور اسرار آئین کو سنت کہتے ہیں اور اس مذہب کو عبد اللہ بن مسعود اور عمر  
بن خطاب اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی طرف نسبت کرتے ہیں انہیں اس  
کتاب سا جان کر شدت چیتے ہیں + اور کہتے ہیں کہ یہودیوں کے جملے کو ہم جیتے  
ہیں کہ کہیں ان کے شر کی تقلید لوٹے اور لوگ عوام سن کر محمدی ہوتے جا دیں  
تعین اور تشخیص سے مذہب کی کوئی وقت خالی نہیں رہا نہ پیغمبر  
جواب :- تعین اور تشخیص سے مذہب کی کوئی وقت خالی نہیں رہا نہ پیغمبر  
کی زندگی میں اور نہ بعد ان کے نہ صحابہ کے رد و نہ بعد ان کے اس لئے کہ تابعی  
وحی کی اصل دین ہے اور وحی کا معلوم ہونا بدول پیغمبر کے فرمائے ہونا نہیں اور پیغمبر کا  
نصرانا بغیر صحت روایت کے اور ثناء و صالح ہونے راوی کے ثابت ہونا محال ہے  
اور صالح ہونا راوی کا بہت مشکل سے تحقیق ہوتا ہے اور اس تحقیق میں بہت سے نقص  
ہیں + اور اسی جہت سے فقہاء میں اختلاف پڑتا ہے + پھر آخر کو تقویٰ اور طہارت  
راوی کا ثابت کرنا ضرور ہوتا ہے اور جہالت اور عدم ثقاہت راوی کی حدیث کو  
بے اعتبار کر دیتی ہے + سو اگر تعین مذہب نہ ہووے تو اتباع وحی کا ہونا دنیا میں



محال ہو جاوے اور سارے لوگ مذہب اور منافق ہیں + پس جب کہ شک اور  
ریب کو دین میں سے دور کرنا فرض ہے اور وہ بدول تحقیقی قسار واقعی کے  
دور نہیں ہوتا تو فرض ہوا ہر شخص پر کہ اپنی تحقیقی نہایت کو چاہوے اور طلب علم  
کی کرے + اور جب طلب کی نہایت کو پہنچے گی اسی دم یقین مذہب کی ہو جاوے گی + اس  
لئے علم کہتے ہیں یقین کو اور ظن غالب کو سو جب یقین حاصل ہوگا یا ظن غالب ایک جانب کا  
تو وہی ثابت ہوگا کہ یہ جانب حق ہے اور دوسری جانب مشکوک + امام اعمش نے  
ابراہیم بنی سے نقل کیا اور اس نے اپنے باپ سے اس نے حضرت علیؑ سے صحیفہ میں سے کہ پیغمبر  
خدا صلعم نے فرمایا !

وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بَعِيْرًا دِيْنَ مَوَالِيْهِ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ حَرَمًا وَلَا مَدَنًا كَذَا فِي الْبُخَارِيِّ  
فِي بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ بِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَقْمَشِيِّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

یعنی جو کوئی رفاقت اختیار کرے کسی قوم کی بے اجازت اپنے رفیقوں کے یعنی جماعت  
قدیم متولاة اپنی کو چھوڑ کر دوسری جماعت میں جاوے تو اس پر لعنت ہے خدا کی اور مشرکوں  
کی اور عمارے آدمیوں کی قبول نہیں کیا جاتا اس سے کچھ کام نفل ہو وہ یا فرض ایسا ہی ہے  
بخاری میں باب حرم مدینہ میں محمد بن بشار کی روایت سے + اب اس روایت کی  
رُود سے صاف ظاہر ہوا کہ جب موالاة دنیائی میں یہ حال ہے تو موالاة دینی میں سے  
بچے اتباع مذہب کہتے ہیں بدول اجازت ان کے نکل جانا بالضرور حرام شدید ہو  
گا کہ حق سے طرف مشکوک سے جانا ہے + مگر یہ لازم نہیں کہ وہ جانب بے شک ناحق  
ہو کیونکہ مشکوک بھی بے شک ناحق نہیں ہے اور نہ بے شک حق ہے پس جو کوئی  
کہ دونوں جانب کو مشکوک جانے اور ایک جانب کو بھی یقین یا ظن غالب کیساتھ  
بے شک حق نہ سمجھے تو وہ ابھی تارک فرض کا ہے کیونکہ اس نے طلب علم کی جو اس پر  
فرض تھی ادا نہیں کی پھر جو کوئی اس فرض کا منکر ہو اس کے ایمان میں شک ہے  
اس لئے کہ طلب علم کے درمیان تمام اُمت مرحومہ کے یکہ تمام اُمت اجابت کے فرض متفق  
علیہ ہے + اور حدیث طلب العلم فیہ فیض علی کل مسلم بھی باتفاق فقہاء و محدثین



کے صحیح ہے + اور فرض ہونا علم کی طلب کا ہر ایماندار پر اس حدیث سے ثابت ہے  
 متیقن ہے بلکہ لایذہبوں کے مذہب سے بھی ثابت ہے کہ علم کی طلب کو نہایت تک پہنچا  
 اور کسی کی تقلید اور تحقیق کے بھروسے پر اکتفا نہ کیا جائے + سو اس میں بھی تعین ایک  
 راہ کی ہوئی دو راہوں میں سے + یعنی ایک راہ تعین مذہب کی اور دوسری راہ لایقین  
 مذہب کی + سو جس نے تعین کو حرام کہا اس نے لایقین کو فرض کہا + اور پھر اس سے  
 پوچھا جاوے گا کہ توجب چار مذہب کے خلاف کو جائز اور مباح جانتا ہے اور اس کی حد  
 کچھ نہیں باندھتا تو تبتلا کہ شیعوں کے مذہب کو جو اخباری ہیں اور تقلید اپنے مذہب کے  
 مجتہدوں کا روا نہیں رکھتے اور التزام کسی کے اجتہاد کا نہیں مانتے + اور کہتے ہیں کہ  
 جو خبر صحیح ہم کو پہنچی اس پر ہمارا عمل ہے کس دیں سے رد کرتے ہو + اگر وہ کہے کہ ہم اپنے  
 راویوں کے کہے سے ان کے راویوں کو برا جانتے ہیں اس لئے ان کی روایت پر اعتماد نہیں  
 رکھتے تو معلوم ہوگا کہ اس نے تعین تقلید کی اپنے راویوں کی مانی + اور اپنے مذہب کے  
 موافق حرام شدید اور بدعت سیئہ میں پڑا کہ غیر معصوم کی بات کو مثل معصوم کی بات  
 کے پکڑا اور آپ تحقیقات علمی سچانہ لایا اور طلب علم کو جو فرض تھا ادا نہ کیا + اور ترک فرض  
 کو استحسان کر کے کافر بنا + پھر صادق آیا اس پر اور اس کی جماعت پر کو سی ہیں مصداق  
 الَّذِينَ يَنْفُلُ سَفِيهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ  
 يُحْسِنُونَ صُنْعًا

کے معاذ اللہ من ذالک + غرض کہ تعین مذہب کی بالاتفاق فرض ہے اور  
 بدوں اس فرض کے دین کی راہ نہیں چلتی + اور جو کوئی اسے فرض نہ جانے وہ علم  
 کو نہیں جانتا اور جبل اور علم میں اس کے نزدیک ابھی امتیاز حاصل نہیں + پس وہ  
 جمل جانوروں کے ہے یا ان سے بھی زیادہ ضلالت میں پڑا ہے + کیونکہ ایسے لوگوں  
 پر اپنے فہم کے موافق تمام بہتر قول کا رد کرنا بہت مشکل ہے + اور اسی جہت سے  
 ویسے جمل لوگ سب مذہبوں اور ملتوں میں شک رکھ کر کہتے ہیں + کہ ہر ملہ ہر کو  
 دیکھا اسے بابا ہر کو ہر میں دیکھا + سو اب خوب یقین کرو کہ فی سرفہ جدید الملتہ جو آپ  
 کو ٹھہری کہتے ہیں اور ایک مذہب کی تعین کو بدعت سیئہ جانتے ہیں جامع ہیں بہتر قول  
 کی نسبتوں کے درمیان اور پکتے مخالف ہیں اہل سنت والجماعہ کے + مگر جو کوئی ان کی



سے چاروں مذہب اور اہل حدیث کا متفق علیہ کام عمل میں لایا کرے اور مختلف فیہ کو چھوڑ  
دے وہ بڑا سنی فہری مسلمان ہے + اس کو کوئی بُرا نہ جانے گا اور حقیقت میں اہل حدیث  
قدیمی ایسے ہی تھے + مشہور ہے کہ دو دھڑ عورت کا پینے سے وہ بچے آپس میں بہن بھائی  
ہوتے ہیں اور بکری وغیرہ کے دو دھڑ سے نہیں + لیکن محمد ابن اسماعیل بخاریؒ کو اس قدر  
احتیاط تھی کہ جو دو بچے بکری کے دو دھڑ میں شریک تھے ان میں نکاح کا فتویٰ نہ دیا  
اور کہا کہ اوروں سے پوچھو میں اس میں کچھ فتوا نہیں دیتا + پس جو کوئی محدث اس  
درجے میں احتیاط کرے کہ کسی کے خلاف نہ کرے اور شبہ سے بھی دور رہے اس کی بلا دور  
ہے اور وہ دونوں جہان میں مسرور ہے + اور جو لوگ شعبہ کے سبب ربا کے واسطے  
عمل کریں یا مسئلہ مختلف فیہ میں فتوا جواز کا دیں جیسا یہ لازم مذہب کرتے ہیں سو وہ کہاں  
اور طریق اہل حدیث کا کہاں + چہ نسبت خاک ربا عالم پاک + خدا ہدایت کرے  
ہم سب مسلمانوں کو اور سچا دے ضلالت سے ہم کو + جان رکھو کہ آئین کو پکار کر  
کہنا امر مشکوک ہے اور جو کوئی اس کو حق جانتا ہے حقیقی علماء اس کو خطا کا رہانتے  
ہیں + پھر وہ اس درجے کو پہنچے کہ پکار کر آئین کے مشکوک جاننے والوں کو بدعتی اور  
اور گمراہ سمجھے تو وہ خطا کا نہیں بلکہ مبتدع ہے + اور پکار کر آئین کے مشکوک ہونے کا  
سبب یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ اور حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آئین کا چیکے سے کہنا  
سنت میں سے ہے + اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور بہت سے صحابہؓ آئین پکار کر نہیں کہتے  
تھے + اور فقیہوں کی روایت سے پیغمبر خدا صلیم کا پکار کے آئین کہنا ثابت نہیں ہوا  
اور جن حدیثوں سے بعضے محدث پکارنا اس کا ثابت کرتے ہیں ان میں صریح لفظ جہر  
کا نہیں ہے اپنی اپنی عقلیں دوڑاتے ہیں کہتے ہیں کہ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمَّنُوْهُ سے معلوم  
ہوا کہ جہر درست ہے حالانکہ یہ سمجھ ان کی بے جا ہے + اسی حدیث کے منہ پیغمبر  
خدا صلیم نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرُ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ  
وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُولُوا آمَنَ بِمَا قَالَتْ + غَيْرُ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا  
الضَّالِّیْنَ تو تم کہو آمین اس کے آئین کہنے کے منتظر نہ رہو کہ وہ چیکے کہے + یعنی جب  
کہو + اور جس حدیث میں لفظ مد صوت کا ہے اور وہ حدیث ایک صحابی احمد بن ابی



غیر فقہ سے روایت ہے + اس میں بھی اختلاف کیا ہے اس کے راویوں نے سفیان  
 نے سلمہ ابن کہیل سے نقل کیا ہے کہ بدعت کی + اور شعبہ سے روایت کیا ہے مذہب  
 امام اعظم کے موافق کہ خَفَضَ بِهَا صَوْتَہ یعنی پست کی پیغمبر خدا صلعم نے اس کے ساتھ  
 اپنی آواز یعنی چپکے آئین کہا + اور یہ اختلاف ترمذی میں مذکور ہے + پیر ترمذی نے یہ  
 فہم سے ترجیح دی ہے جس کو + سو ترمذی کی فہم ہم پر کچھ حجت نہیں حضرت امام  
 اعظم کے فہم کے سامنے + اور ایک دلیل اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کے موافق مذہب  
 محدثوں کے یہ ہے + کہ بخاری باوجود اطلاع کے اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح میں نہیں  
 لائے بلکہ دیدہ و انتہ چھوڑ دیا بلکہ جَابُ الْمُحْتَضِرِ بِالتَّائِمِینِ ہی کو نہ لائے + اور جو حدیث  
 ابو ہریرہؓ کی اشارت کرتی ہے اس پر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئین کہی اس  
 طرح کہ پاس وائے آدمی نے صف اول میں سنا وہ بھی بخاری کی شرط کے موافق  
 صحیح نہیں + اور وہ جو بخاری نے فعل عبداللہ بن زبیر کا اور ان کے مقتدیوں کا ذکر  
 کیا ہے بطور تعقیق کے بے سند کے کہ اس نے پکار کے آئین کہا اور اس کے مقتدیوں  
 نے بھی کہ مسجد یعنی مسجد الحرام گونج گئی + سو قصہ اس کا یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ  
 کو حجاج ثقفی مروود نے گھیرا تھا مکے میں اور ان ظالموں نے ان سے لڑائی کی اس وقت تک  
 بددعا کرنی اور آئین پکار کے کہنی ان پر درست تھی اور ایسے حال میں اب بھی سب کو  
 درست ہے + اور قطع نظر اس کے عبداللہ بن زبیرؓ پیغمبر خدا صلعم کی وفات کے وقت  
 دس برس کے تھے پھر فعل ان کا عبداللہ بن مسعودؓ کے فعل کے ساتھ کہ صحابہ کبیر تھے کیونکہ  
 مقابل ہو سکتا ہے + اور حضرت عمرؓ کے قول سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ چپکے کہنا آئین کا  
 اللہ کی سنت میں سے ہے + سو ایسے شبہات کو علماء حنفیہ موجب شک کا سمجھ کر ترک  
 کر دیتے ہیں اور یقیناً اور ظن پر عمل کر کے راہ امن کی اختیار کرتے ہیں + مگر جو کوئی مشکوک خبر  
 کو عمل میں لاتا ہے اور ان کے علماء کو بدعتی نہیں کہتا اس کو بھی سنیوں میں گننے جاتے  
 ہیں + اور جو کہے کہ اس مسئلے میں حنفی لوگ تارک سنت ہیں اور آئین پکار کر نہ کہنا بدعت  
 ہے + جیسا بعض جاہل لاندہب اپنے پیروی کرنے والوں سے یہاں تک کہتے ہیں کہ  
 بدول اس طور کے نماز درست نہیں سو اسیوں کو العینہ بدعتی جانتے ہیں اور گمراہ + اب  
 اس فسق کو خوب یاد رکھا چاہیے اور غالاتی یہودہ جاہلوں سے کہو اس اور نہ کہنا



کیونکہ یہ لوگ ازل اندھے اور پھر سے ہیں ضد اور نفسانیت کے سبب ان کو کچھ نہیں سمجھتا  
نہیں سو آئندے :- یہ ہے کہ جہاں ان پر ثابت ہوا کہ یہ حدیث ترمذی یا ابوداؤد یا  
نسائی یا ابن ماجہ یا مسلم یا بخاری یا مشکوٰۃ المصابیح کی ہے + پس خاطر جمعی سے جان  
لیتے ہیں کہ یہی مسنون ہے + اور یہ نہیں جانتے کہ بہت سی حدیثیں ان کتابوں میں مختلف اور  
مضطرب اور منسوخ ہیں + اور سرگز یہ ثابت نہیں کہ یہ کتاب دالے کون کون سی حدیث پر  
عمل کرتے تھے اور کون کون حدیثوں کو فقط روایت کی ہے + آیا یہ عقیدہ ان کا محدثوں کے  
نزدیک صحیح ہے یا بدعت +

جواب :- یہ عقیدہ ان کا تقلید ہے صاحب مشکوٰۃ کی عفی اللہ عنہ کہ اس نمبر تک کا  
بھی یہی عقیدہ خطبہ سے معلوم ہوتا ہے + مگر بخاری اور مسلم کے نزدیک یہ بات بیشک  
خلاف ہے ان کے نزدیک ایک کے بھروسے پر دین کا مان لینا صحیح نہیں + اور ابوداؤد  
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ بھی جائز نہیں رکھتے کسی کے بھروسے پر تحقیق میں اکتفا  
کرے + پس جو کوئی ایسا ہے وہ صاحب مشکوٰۃ کا مقلد ہے اور جو کہے کہ میں اس کا بھی  
مقلد نہیں تو لازم ہے اس کو کہ رفع یدین کی حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دے - کہ مسلم میں اثبت  
الروایت موجود ہے رفع یدین کے منع پر + رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی ہے  
سرکش گھوڑوں کے دھول کے ہلانے سے + اور فرمایا ہے اَشْكُونُوا خِيَا الصَّلَاةِ بِغَيْرِ سَكُونٍ  
اختیار کرو نمازیں + اب کسی نادان کے کہنے سے قیاسی بات نہ بنا دے کہ رفع یدین تشہد  
میں تھا + یہاں ذرا خوب غور کرے دیدہ و دانستہ نادان نے کہ سرکش گھوڑے  
بیٹھ کر دم ہلاتے ہیں یا کھڑے ہو کر + اور طحاوی محدث جو بخاری اور مسلم کا خوب جاننے  
والا تھا اس نے نقل کیا ہے مجاہد سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے سوائے پہلی دفعہ کے رفع یدین  
نہیں کی + پس روایت کرنا زہری کا سالم سے اور سالم کا ابن عمرؓ سے حدیث رفع الیدین  
کو کورع سے اور ادرہر کچھ سنیت کو اس کی پیدا نہیں کرتا + اور یہی حال ہے ان لاندہ بول  
کا ساری خرافاتوں میں کہ آج تک ایک عمل مختلف بھی دلیل قوی کے ساتھ صاف سمجھے نہیں  
ہوئے + اور کسی مسئلے میں حفیول کو حدیث صحیح کی رو سے الزام نہ دے سکے + اب امید  
کہ ایسے جاہل نفسانی گنہگار اللہ چاہے تو حضرت عیسیٰ روح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے رو برو برو قائل ہوں گے + اور اپنی یہودہ تقریروں سے اور سب کی



باتوں سے تھکیں گے اور حنفی محمدی کہلا دیں گے + اور ان کے برے عقائد کی کیفیتیں اور  
اور رسالوں میں لکھی گئی ہیں + مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسوں کے مکر اور فریب سے اپنے تئیں  
بچاویں اور ان کے مکاید کے جال میں نہ پڑیں + اس رسالے میں اس قدر بیان عقل  
والوں کے لئے بس ہے + الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ

یہ وہ فتویٰ ہے جس کو شیخ احمد اللہ بناری نے حرمین شریفین زاد ہما اللہ  
شرفا کے درمیان بڑی سعی اور محنت سے ۱۲۵۴ھ درست کر دیا تھا + اس کا سبب  
یوں ہوا تھا کہ کئی لاندہب والے جہاز پر جاتے وقت ان کے ساتھ یہود و نصیر  
کی کرتے تھے اور اپنی شرارت سے باز نہ آتے تھے + آخر وہ جب حرمین شریفین میں  
سینے علما اور مفتیوں سے وہاں کے یہ معاملہ ظاہر کیا + مفتیوں نے فرمایا کہ اگر یہ  
بات ثابت ہوگی تو ان یہود و نالائقوں کو موافق حکم شریعت کے خوب سزا دی جائے  
گی ان کو تباہ و تاراج کر دو + جب یہ خبر ان لوگوں کو اور ان کے بعض ہند  
پیشواؤں کو حرمین کی اعانت پر بھروسہ رکھتے تھے پہنچا گھبراٹے اور شیخ موصوف سے  
بہ التماس و الحاج پیش آئے اور ان کے وہاں کے پیشواؤں نے مولوی صاحب علیا  
کے رد و رد اپنے افعال و عقائد نابالگار سے توبہ کی + اور اپنے اعتقاد کو موافق  
طریق سنت و جماعت کے بہرہ و دستخط اپنے ہکھ دیا + اور اپنے تئیں حاکم شرع کے  
پہنچے سے بچایا + اور فتوا علما نے حرمین شریفین کا جس میں سے پانچ سو ال و جواب اختصار  
کے لئے چن کر لکھیں پہلے اس کتاب میں لکھا ہے اس کو منشی حسن علی بناری نے ۱۲۵۶ھ  
میں بہرہ و دستخط علما نے موصوفین کے وہاں حاصل کیا تھا +

مَا قَوْلُ عُلَمَاءِ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ فِيمَا يَقُولُهُ بَعْضُ عُلَمَاءِ  
الْعَصْرِ مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
أَحَدٍ مِنَ الْأُمَمَةِ الْإِذْنُ بِغَيْرِهِ وَأَنَّمَا يَجِبُ عَلَى كُلِّ شَخْصٍ أَنْ يَعْمَلَ بِمَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يَأْمُرْنَا بِإِتِّبَاعِ أَبِي حَنِيفَةَ وَلَا غَيْرِهِ كَمَا بَلَغَ الشَّيْخُ  
إِلَى اثْبَاتِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



وَالْعَمَلُ بِمَا رَوَى عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُونَ  
 مَنْ قُلِدَ أَحَدًا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ فَقَدْ خَالَفَ أَمْرَ اللَّهِ تَعَالَى  
 بِأَمْرِيَّةٍ فَجَبَّ عَلَى كُلِّ عَائِلٍ أَنْ يَعْمَلَ بِمَا فِي الْحَدِيثِ وَمَا  
 لَمْ يُؤْخَذْ فِي الْحَدِيثِ فَيَسْتَبْطِئْ بِعَقْلِهِ وَفَهْمِهِ فَتَرْكُوا الْعَمَلَ  
 بِكُتُبِ الْفَقْهِ بِالْأَكَلِيَّةِ وَصَارُوا يَقُولُونَ بِالْحَدِيثِ وَالِاسْتِشْنَاءِ  
 مَعَ ذَلِكَ أَنَّهُمْ لَا يُمَيِّزُونَ بَيْنَ صَحِيحِ الْحَدِيثِ وَضَعِيفِهِ وَيَقْرَأُونَ  
 تَوَاعِيدَ أَصُولِ الْحَدِيثِ وَيُسَمُّونَ أَنْفُسَهُمْ بِالْفِرْقَةِ الْمَحْدِثِيَّةِ وَ  
 يَطْعَنُونَ عَلَى مُقَلِّدِي أَحَدِ الْأَئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ مَعَ ذَلِكَ يَرْفَعُ  
 يَدَ بِيهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي السَّفَرِ  
 بِإِلَاعِلٍ وَيَتَعَوَّذُ وَيُسَبِّحُ وَيَأْمِنُ جَهْرًا مَعَ أَنَّهُ لَا يَتَرَفَعُ  
 مِنْ مَسِّ الذِّكْرِ وَالْمِرَاةِ وَيَقُولُونَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَنَا بِهَذِهِ  
 الْأَفْعَالِ الْحَادِثُ الصَّحِيحُ وَلَمْ تَبْلُغْ أَبَاحِيْفَةَ أَصْلًا + فَمَا  
 قَوْلُكُمْ فِي مَثَلِ هَؤُلَاءِ النَّاسِ هَلْ يُعْتَمَدُ عَلَى قَوْلِهِمْ وَ  
 تَرْكِ التَّقْلِيدِ رَأْسًا مَتَوَلِّمٌ بَاطِلٌ غَاطِلٌ خَالَفَ بِمَا لَمْ يَلْقَ الْأَئِمَّةُ الْمَذَاهِبُ  
 الْأَرْبَعَةَ فَجَعَلَ فِي حَيْرَةٍ تَامَّةٍ وَلَا يَكْشِفُ عَنْهَا هَذِهِ الشُّبُهَاتُ  
 إِلَّا قَوْلُكُمْ وَكِتَابُكُمْ وَأَمَّارُكُمْ وَلَيْكُنْ جَوَابُكُمْ عَلَى وَجْهِ  
 التَّيَقُّظِ لِمَنْ يَكُنْ عَلَى نَهْجِ الْحَقِّ يَكُونُ ذَا جَرَأٍ لَهُ عَنْ غَيْبِ  
 وَضَلَالِهِ أَقْبَدُ ذُنَا أَثَابَكُمْ اللَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ +

ترجمہ: کیا فرماتے ہیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے علماء اس بات میں کہ کہتا ہے بعض اہل  
 زمانے کا عالم منہ کا کہ نہیں واجب ہے کسی مسلمان پر پیروی کرنے کی کسی امام کی ان چاروں  
 اماموں میں سے + اور سوائے اس کے نہیں کہ واجب ہے ہر شخص پر عمل کرنا حدیث پر  
 اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں حکم کیا ہم کو تا بعد ازیں اور پیروی کرنے میں امام  
 ابو حنیفہ اور اسکے سوائے کسی کی + بلکہ ارشاد فرمایا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی پیروی کی طرف اور عمل کرنے کو اس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے + اور کہتے ہیں وہ کہ جس نے تقلید کی کسی امام کی ان چاروں اماموں

پس تحقیق منی الخفت کی اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی بلاشبہ موافق ہے۔ اور جو لوگ اس چیز کے ساتھ جو حدیث میں ہے اور جو پیش نبائی جاوے حدیث کی کمال ہوتی ہے اس کو اپنی عقل اور سمجھ کے پس چھوڑ دیا انہوں نے عمل کو نافذ کیا تو ان پر بالکل وہی عمل کرتے ہیں وہ حدیث پر اور نکالتے ہیں مسئلے اپنی عقل سے باوجود اس کے کہ ان کو یہ نہیں اس کی کہ کوئی حدیث صحیح ہے اور کوئی ضعیف اور نہیں جانتے وہ اصول حدیث کے تو اسے اور کہہ گئے ہیں وہ فسطیہ مستدیر اور ملدہ ماستے ہیں وہ تقلید اور پیروی کرتے ہیں اولیٰ ہے کسی امام کے ان چاروں اماموں میں سے + اور ساتھ اس کے دعوت کرتے ہیں اور باتے ہیں لوگوں کو اپنی رائے کی متابعت کرنے کے لئے اور تقلید کے چھوڑ دینے کی طرف پھر کس راہ کیا بہتوں کو + اور بعضا ان میں سے کہلاتا ہے فقہی اور باوجود اس کے کہ حدیث میں بیان فرمایا کرتے ہیں کہ پہلے اور اس کے پیچھے اور جمع کتابت و قولوں و اعمالوں کو انہوں نے بغیر غرض کے اور اعوذ باللہ اور قسم اللہ اور امین کہتے ہیں نماز میں زور سے چلا کر اور حضور میں کتا چھوڑنے سے کثرت کے اور دعوت کے + اور کہتے ہیں وہ کہ تحقیق ثابت ہوئی ہے ہمارے نزدیک اور پوری ہے ہم کو ان افعال کے کرنے کو حدیثیں صحیح اور نہ پوری ابو حنیفہ کو وہ حدیثیں معلوم ہیں پس کیا ہے تمہارا حکم ان لوگوں کے حق میں کیا اعتماد کیا جاوے ان کے قول پر اور چھوڑ دی جاوے تقلید یا قول ان کا باطل اور یہ ہو وہ اور مخالف ہے اس چیز کے کہ تصریح کی ہے اپنی چاروں اماموں نے + پس ہم بڑی حیرت میں پڑے ہیں اور نہیں وہ ہو تا ہم سے یہ شبہ مگر کہنے اور کہنے سے تمہارے اپنی اپنی ٹہروں کے ساتھ چلیے کہ جو جواب تمہارا اس طور پر کہ سویرت یا سویرت غفلت سے وہ شخص جو نہیں ہے طریق حق پر اور با ناکو سے اپنی گمراہی سے + فائدہ پہنچاؤ ہم کو براہِ یوسف سے تم کو اللہ بہشت +

الجواب :- اَلْحَدَّثُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَبِزِيَدٍ فِيهِمَا  
اَعْلَمَهُ اَيْهَا السَّائِلُ اَسْأَلُكَ مَا لَكَ تَعَالَى وَآيَاتُكَ لِلْجَوَابِ  
وَمَقْنًا لِرَبِّكَ مَا جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَطُفِقَ بِكِتَابِ  
اِنْ مَا اخْتِجَ الْيَسِيرُ مِنْ ذِكْرِ مَنْ سَلَوْنَ سُبُلَ الْغَوَايَةِ وَتَهْلِكُ



غَيْرَهُمْ عَلَى شَرِّ طَرِيقٍ الْهَدَىٰ آيَةً وَمُنَا بَعَثَهُمْ عَلَى تَرْكِ  
 التَّقْلِيدِ لِأَحَدٍ الْأَيْمَةِ الَّذِينَ تَبِعُوا هَذَا أُمَّةٌ مِنَ الْمُنْكَرِ  
 الشَّنِيعِ وَالْبَاطِلِ الْفَضِيعِ لَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ فَضْلًا عَنْ أَنْ يُعْتَمَدَ عَلَيْهِ  
 وَالْأَذِيمَ عَلَى مَنْ لَيْسَ لَهُ أَهْلِيَّةُ الْإِجْتِهَادِ الْمُطْلَقِ عَلَى قَوْلِ جَمْعِهِمْ  
 الْفُقَهَاءِ وَالْمُعَدِّينَ وَالْأُمُورَ تَقْلِيدًا وَاحِدًا مِنَ الْأَيْمَةِ الْأَرَابَةِ  
 دُونَ غَيْرِهِمْ لِيَتَوَاتَرَ مَذَاهِبُهُمْ وَالْأَصْلُ فِي ذَلِكَ قَوْلُهُ  
 تَعَالَى قُلُوا لَا تَقْرَءُ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةً لِيَتَفَقَّهُوا فِي  
 الدِّينِ الْآيَةُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ  
 وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ سَوَاءٌ حُمِلُوا عَلَى الْعُلَمَاءِ أَوْ الْأَمْراءِ وَالْوَجوبُ  
 عَلَى وِلَاةِ الْأُمُورِ وَفَقَرُهُمُ اللَّهُ وَضَاعَفَ لَهُمُ الْأَجُورَ إِذَا رُفِعَ  
 إِلَيْهِمْ مَا هُمْ مُنْطَوِّنَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِضْلَالِ مَنَعَهُمْ عَنْهُ وَرَدَّهُمْ  
 إِلَى سُنَنِ الْأَحْوَالِ وَتَأْدِيبِهِمْ بِمَا يَلِيْقُ بِمِثْلِهِمْ لِيَرْتَدَّ عَنْهُمْ  
 هُمْ وَسَوَاهُهُمْ عَنْ قَبِيحِ قَوْلِهِمْ وَفِعْلِهِمْ رَجَا الثَّوَابِ الْجَزِيلِ  
 مِنَ الْمَلِكِ الْجَبِيلِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ الْهَادِي إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ  
 وَهُوَ خَيْرُ نَافِعٍ الْوَكِيلُ كَتَبَهُ الْمُفْتِقِرُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 الْمَرْعِيُّ الْحَنْفِيُّ مُفْتِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ كَانَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمَا  
 مُسْتَقَرًّا عَبْدُ اللَّهِ حَامِدًا مُصَلِّيًا مُسَلِّمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ اللَّهُمَّ هِدَايَةً  
 لِلصَّوَابِ نِعْمَ مَا ذُكِرَ فِي الْجَوَابِ مُوَافِقٌ لِلَّذِي هَبَّ أَهْلُ السُّنَّةِ  
 وَالْجَمَاعَةِ وَمَنْ يَقُولُ بِخِلَافِ ذَلِكَ فَهُوَ ضَالٌّ مُضِلٌّ جَاهِلٌ  
 مُعَانِدٌ عَلَى الْحَاكِمِ تَعْزِيرُهُ بِمَا يَلِيْقُ بِأَمثَالِهِ وَهُوَ مَا جُورٌ عَلَى  
 ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ كَتَبَهُ الضَّعِيفُ لِرَبِّهِ مُحَمَّدٌ عَمْرِي إِلَى  
 بَكْرِ بْنِ يَسْرِ الشَّافِعِيِّ مُفْتِي مَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ بِإِذْنِ اللَّهِ عَلَيْهِ

مُحَمَّدُ عَمْرِي بْنُ الْوَكِيلِ الرَّكْسِيِّ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ



سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَ عَلَى الْإِصْحَابِ أَجْمَعِينَ بَيَانُ  
جَوَابِ هَذَا السَّوَالِ أَنَّهُ يُجِبُّ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ مِنَ الْمُكَلِّفِينَ أَنْ  
يُقْلِدَ وَاحِدًا مِنْ الْأُئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ مَعَ اخْتِقَادَاتِ كُلِّ وَاحِدٍ  
مِنْهُمْ عَلَى الْحَقِّ وَالصَّوَابِ فَلَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِهِمْ وَلَوْ مِنْ  
أَكْبَرِ الصَّحَابَةِ لِأَنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تُدْرِكْ وَلَمْ تُضَبْطْ وَلَا  
يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُسْتَقِلَّ بِنَفْسِهِ وَرَأْيِهِ وَاجْتِهَادِهِ وَإِذَا  
عَانَهُ اتِّبَاعُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لِأَنَّ الْأَجْمَاعَ اتَّعَقَدَ عَلَى اتِّبَاعِ  
الْأُئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ ————— الْإِمَامُ إِلَى حَنِيفَةِ الْإِمَامِ  
مَالِكٍ وَالْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ فَلَا يَجُوزُ تَقْلِيدُ غَيْرِهِمْ  
بَعْدَ عَقْدِ الْأَجْمَاعِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّ مَذَاهِبَ الْغَيْرِ لَمْ تُدْرِكْ  
وَلَمْ تُضَبْطْ بِغَلَاظِ هُؤُلَاءِ فَإِنَّهُمْ أَخَاطُوا عِلْمًا بِأَقْوَالِ جَمِيعِ  
الصَّحَابَةِ أَوْ غَالِبِهَا وَغَرَّيَتْ قَوَاعِدَ مَذَاهِبِهِمْ وَدَرَسُوا  
وَحَلَّ مَهَا تَابِعُوهُمْ وَحَرَّرُوا وَهَاجَرُوا مِثْرَاتِهِ لِيُخْرِجُوا  
فِي الْأَحْكَامِ الْفَرَعِيَّةِ مِنْ عَهْدِهِ تَكْلِيفَ بِهَذَا التَّقْلِيدِ لِأَنَّ  
لِمَذَاهِبِ الْأَمْوَاتِ بِمَوْتَ أَصْحَابِهَا وَالْأَصْلُ فِي هَذَا قَوْلُهُ  
تَعَالَى فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَقَوْلُهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُلِدَ عَالِمٌ لِقِيَّ اللَّهُ سَأِلَ مَا نَقَدَ عَلَيْهِ مِنْ  
هَذَا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُخَرِّجَ عَنْ اتِّبَاعِ وَاحِدٍ مِنَ  
الْأُئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ لِأَنَّهُ مُخَرِّجٌ لِأَجْمَاعِ الْأُئِمَّةِ الْمُعْتَدِ بِهِمْ  
فِي ذَلِكَ وَلَا أَنْ يُدْعَى أَنَّهُ يُقْتَدَى بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لِأَنَّهُ لَمْ  
يَصِلْ إِلَى مَا وَصَلَ إِلَيْهِ الْأُئِمَّةُ الْأَرْبَعَةُ مِنْ مَعْرِئَةِ النَّاسِ  
وَالْمَسْنُوعِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ أَصُولِ أَحْكَامِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَنَسْأَلُ  
اللَّهَ تَعَالَى مُسْنِنِ التَّوْفِيقِ لِاتِّبَاعِ أُئِمَّةِ الدِّينِ وَالتَّحْقِيقِ آمِينَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيُجِبُّ أَوْلَى الْأَمْرِ ضَاعَفَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ  
مَزِيدَ الْأَجْرِ أَنْ يُتَّبَعَ ذَلِكَ الْمُتَّبَعُ مِنَ الْخَارِجِ عَنِ الْأُئِمَّةِ الْأَرْبَعَةِ



بِسُوْرٍ اِتَّبَدَ اَعْمَ وَ اَنْ يَسْرُدَ لَكَ عِنْدَ ذَلِكَ اِلَى تَقْلِيدٍ وَاحِدٍ مِنْ  
الْاَكْثَمَةِ الْاَرْبَعَةِ فَإِنْ لَمْ تَمْتَسِكْ اَدَبَهُ الْاَدَبُ الْاَلْفِي بِحَالِهِ وَ  
اللَّهُ تَعَالَى اَعْلَمُ + كَتَبَهُ  
الْفَقِيرُ اِلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَمَّدُ الْمَرْزُوقِيُّ  
مُفْتًى الْمَالِكِيَّةِ بِمَكَّةَ الْمُشْرِفَةِ

### مُحَمَّدُ الْمَرْزُوقِيُّ

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْحَقَّ فِي اِتِّبَاعِ الْاَكْثَمَةِ الْاَرْبَعَةِ الْقَهْدِ  
الَّذِي نَزَلَتْ الْاَحَادِيثُ الصَّحِيْحَةُ عَلَى اَفْضَلِهِمْ تَلْوِيْنًا وَ اِشَارَةً  
مِنْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ مَنْ خَالَفَهُمْ كَانَ مِنَ الْمُبْتَدِعِيْنَ مَا اَتَى  
بِهِ اِلَّا قَاضٍ الْمُفَاتِي السَّلَاثَةُ هُوَ الصَّوَابُ لِأَنَّ الْمُقْلِدَ لِوَاحِدٍ  
لِلْاَكْثَمَةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ فِي جَمِيعِ فُرُوعِهَا الْفَقِيْهِيَّةِ لَمْ يَخْرُجْ عَنْ  
السُّنَنِ الْكِتَابِ وَ مَنْ خَرَجَ عَنْ تَقْلِيدِهِمْ اَوْ خَلَطَ فُرُوعَ مَذْهَبٍ  
غَيْرِهِ مَعَ فُرُوعِ الْمَذْهَبِ الْمُسَوَّبِ اِلَيْهِ بِالْأَمْرِ وَ لَا فِذَاكَ  
جَاهِلٌ عَنِ الْاَحَادِيثِ الصَّحِيْحَةِ وَ الْفُرُقَاتِ لِأَنَّ فِي بَعْضِ الصُّوَرِ  
الْمَذْكُوْرَةِ فِي السُّؤَالِ يَكُونُ الْقَلْبُ بِالْجُلَا فِي بَعْضِهَا مَكْرُوْرًا وَ كَذًا  
مُحْكَمًا سَائِرَ فُرُوعِهَا وَ لَا شَكَّ أَنَّ هَذَا مِنْ اِغْوَاءِ الشَّيْطَانِ  
وَ مَنْ اتَّبَعَ هُوَ لَا يَزَالُ الْمُضِلِّيْنَ كَانَ فِي الْخُسْرَانِ قَوَائِمٌ عَلَى التَّوَكُّلِ  
أَيْدِ اللَّهِ بِهِمْ اَمْرًا اِسْلَامًا قَادِرًا اِلَازِمًا عَلَيْهِمْ عَلَى مَضْمُونِ  
السُّؤَالِ بَيَّا يَفْتَضِيهِ رَأْيُهُ السَّلَامِيُّ عَلَى قَدَرِ مَرَاتِبِهِمْ مَعَ  
مُلَاحِظَةِ الْاَمْرِ الْقَبِيْحِ وَ الْاِضْلَالِ الشَّيْعِ الَّذِي صَدَّرَ عَنْهُمْ  
فِي اِغْوَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ عَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ صَحْبِهِمْ وَ سَلَّمَ اَمْرًا يَحْتَزُّ بِهِ هَذِهِ الْعِبَارَةُ مُحَمَّدُ  
ابْنُ اِسْحَاقَ يَحْيَا مُفْتًى الْجَنَابِلَةِ بِمَكَّةَ الْمُشْرِفَةِ

مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَا مُفْتًى الْجَنَابِلِ

جواب :- سَادَاتُنَا مُفَاتِي مَلَكَةِ الْمُشْرِفَةِ وَعُلَمَاءُهَا عَنِ السُّوَالِ

الْمَذْكُورِ حَقٌّ وَأَنَا مُقَلِّدٌ أَيْ حَقِيقَةٌ مُسَمَّرَادِ ابْنِ لُطْفِ عَلِيٍّ

یفتی میں شہر کھلتی کی بڑی عدالت کے

مَا أَفْتَى بِهِ سَادَاتُنَا مُفَاتِي مَلَكَةِ الْمُشْرِفَةِ وَعُلَمَاءُهَا حَقٌّ

فِي هَذِهِ الْفَتْوَى وَأَنَا عَلَى مَذْهَبِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَيْ حَقِيقَةٌ

رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَتَبَهُ عَبْدُ اللَّهِ الْأَهْوَزِيُّ الْحَنَفِيُّ

مَا أَفْتَى بِهِ سَادَاتُنَا مُفَاتِي مَلَكَةِ الْمُشْرِفَةِ وَعُلَمَاءُهَا حَقٌّ فِي هَذِهِ

الْفَتْوَى وَأَنَا عَلَى مَذْهَبِ الْإِمَامِ الْجَلِيلِ الْأَعْظَمِ أَيْ حَقِيقَةٌ رَحِمَهُ

اللَّهُ تَعَالَى كَتَبَهُ قَاضِي عَمْدٍ عَبْدُ الْحَكِيمِ ابْنُ مَرْوَى النُّسَيْرِيُّ عَفَى اللَّهُ

عَنْهُ

یہ بھیجی میں رہتے ہیں

مَا أَفْتَى بِهِ سَادَاتُنَا مُفَاتِي مَلَكَةِ الْمُشْرِفَةِ وَعُلَمَاءُهَا حَقٌّ فِي

هَذِهِ الْفَتْوَى وَأَنَا عَلَى مَذْهَبِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَيْ حَقِيقَةٌ

رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَتَبَهُ مُحَمَّدٌ أَفْضَلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَفْضَلُ

ایں مسئلہ مثبتہ مواہر مفتیان آئمہ اربع علماء مکہ معظمہ در شہر سجری قدسی صلعم جہت

اسکات بسیار می از مردم کم علم و کم فهم جویدگان و سیدہ سجات کہ باغواہی بعضی از مردمان

کم علم و نفسانی تبرک تقید و رورطہ ہلاک افتادہ بودند مرتب و مکمل شد چنانچہ اکثری از اہل

ہند کہ خود را محمدی نام نہادہ بودند بدبیافت آنکہ فی الحقیقت حنفی و شافعی تہذیب دیگر از آن محمدیوں

محمدی ہستند رجوع از قول و فعل خود نکرد فقط

محمد صاحب علی

حررہ آثم محمد صاحب علی اعظم کرمی عفا عنہ الکریم

الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا قَدَّرَهُ الْعُلَمَاءُ الْجَوَاهِرُ وَحَرَّرَهُ الْقُصَّاصُ

الْأَمَانَةُ مِنْ وَجْهِ تَقْلِيدِ أَحَدِ الْأَلِيَمَةِ الْأَرْبَعَةِ فِي هَذِهِ الزَّمَانِ

بَيْنَ مَنْ يُعَدُّ أَدْبَعُ مَنَانَةٍ مِنْ سَنِينِ هُوَ الصَّرَافُ الَّذِي لَا مَرِيَّةَ

فِيهِ وَالْحَقُّ الَّذِي لَا عُدُولَ عَنْهُ حَيْثُ لَمْ يَكُنْ الْأَدَاءُ مُتَقَيِّمًا

بِشَهَادَةِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يَسِرُّونَ مُخْتَلِفِينَ وَقَدْ أَخْبَرَ الشَّارِعُ



بِمَا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ أَعْجَابِ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ  
وَأَمَرَ تَابِعًا عِيسَى السَّوَادِ الْأَعْظَمَ وَأَخْبَرَ تَابِعًا الَّذِي يُبَيِّنُ  
بِأَكْلِ الْقَاصِيَةِ وَمَنْ شَدَّ شُدًّا فِي النَّارِ وَاللَّهُ تَعَالَى فِي عَمَلِهِ  
الْأَزَلِيِّ الْقَدِيمِ قَدْ عَلِمَ مِنْ ذَلِكَ وَارْتَدَّ تَابِعُ قَوْلِهِ فَاسْتَلْزَمَ  
أَهْلَ الدِّخْرَانِ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَمْ يَقُلْ كُلُّ ذِي نِزَاجٍ بَلْ  
أَمَرَ تَابِعًا أَهْلَ الدِّخْرَانِ وَلَا شَكَّ أَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ مُتَّفِقُونَ عَلَى  
رَأْيٍ وَاحِدٍ مُصِيبٍ مُزِيلٍ بِكُلِّ شُبُهَةٍ وَضَلَالَةٍ رَانِعٍ بِكُلِّ  
جَهَالَةٍ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ أَزْبَعِ مَا  
فِي الْأَثَمَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَةِ دَعْوَى الْإِجْتِهَادِ فِيهِ مُرَوِّدَةٌ  
عِنْدَ النَّقَادِ مُوجِبَةٌ بِكُلِّ نَسَادٍ وَدَاعِيَةٌ إِلَى كُلِّ إِفْسَادٍ مَعَ  
أَنَّ فِيهِ أَعْجَابُ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اللَّهُ تَعَالَى  
الْإِسْتِنْبَاطَ إِلَّا لِأَهْلِ الْقُرُونِ الْأَوَّلِ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ  
وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَدَّتْ  
الْقَحَابَةُ الْكُرَامَ إِلَّا أَيْمَةَ الْأَرْبَعَةِ بِدِينِ تَوَلَّيَهُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ نَصَحَتْهُ لَلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيْمَةِ السُّلَمِيِّينَ  
وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَيْمَةَ السُّلَمِيِّينَ بِالْأَيْمَةِ الْأَرْبَعَةِ نَمًا  
يُسَلِّمُ بِكُلِّ شَخْصٍ إِسْتِنْبَاطُهُ بَلْ يَرُدُّ مَا خَالَفَ الْحَقَّ  
وَالصَّوَابَ وَلَمْ يَتَّفِقِ الْأُمَّةُ عَلَى قَوْلِهِ وَقَدْ أَخْبَرَنَا  
مَوْلَانَا جَلَّ جَلَالُهُ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ بِأَنَّهُ شَرَعَ كَلِمَةً  
مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نَوْحًا الْآيَةَ ذَكَرَ فِيهِ وَلَا تَقَرَّ  
فِيهِ وَقَدْ تَتَبَعْنَا وَاسْتَفَرَّ بِنَا بِكُلِّيَّةِ افْتِكَارِنَا وَنَهَايَةِ الْبَصَارِ  
وَلَوْ حَمِيهِ بِصَايِرِ بَيِّنَاتِ الْأَمْرِ لَمْ يَتَّفِقِ عَلَى قَوْلٍ قَوْلِ أَحَدٍ  
مِنَ الْأَيْمَةِ السَّابِقِينَ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَالْقَحَابَةِ الْكُرَامِ  
إِلَّا مَا كَانَتْ عَنْهُ هَوْلًا الْأَيْمَةُ الْأَرْبَعَةُ فَإِنَّ أَقْوَالَ هَذِهِ مُسَبَّحَةٌ  
وَلَمْ يَقُلْ بِطَلَاتٍ مَا قَالُوا أَصْلًا وَلَمْ يَخْتَلِفِ إِثْنَانٌ فِي فَضْلِهِمْ

وَنَهَايَةُ جَهْدِهِمْ وَوَدْعِهِمْ وَصِدْقَ لَهْجَتِهِمْ وَصِدْقَ  
 مَهْجَتِهِمْ فِي إِثْبَارِ مَحَبَّتِهِ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى مَنْ سِوَاهُ وَلَمْ  
 يَفْقِرْ لَهُمُ اللَّهُ نِيًّا وَلَمْ تَعْتَزْ بِهِمُ الْوَسَاوِسُ الشَّيْطَانِيَّةُ  
 الْفَقِيلَةُ إِنَّ الْفَقْرَ عَلَى جَلَالَتِهِمْ وَعُظْمِ شَأْنِهِمْ قَمَا الْفَقْرُ  
 عَلَيْهِمْ وَالْحَقُّ مَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى وَجُوبِ  
 التَّقْلِيدِ وَالْمَنْعِ عَنِ النَّظَرِ فِي الْأَجْتِهَادِ وَلِأَنَّ مَا أَخْرَجَ الزَّرْعُ فِي  
 الْعَبْدِ رِيًّا عَنْ إِبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ فَلَيْسَتْ بَيْنَ قَدْ  
 مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تَوْمِنُ عَلَيْهِ الْقِسْمَةُ وَهَذَا إِبْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُهُ  
 فِي أَيَّامِ خِلَافَةِ سَيِّدِ نَاعِمٍ لِأَنَّهُ تَوَلَّى فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ وَيُفَرِّدُ النَّاسَ مِنْ اجْتِهَادِهِ وَيَأْمُرُ بِتَقْلِيدِ مَنْ يَتَقَدَّمُهُ  
 فَمَا ظَنُّكَ بِهَذَا الْأَعْيُنِ الْمُتَاخِرَةِ الَّتِي اسْتَوَلَى عَلَيْهَا فِيهَا  
 حُبُّ الدُّنْيَا وَالشَّهْوَاتِ وَالْحَسَنُ وَالرَّعُونَ وَالْعَجَابُ كُلُّ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ  
 كَمَنْ مَنَعَ مِنَ التَّقْلِيدِ فَهُوَ حَيَارٌ بَلِيدٌ وَعَنِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ بَعِيدٌ  
 وَعَلَى مَبْطِئِ الضَّلَالَةِ قَعِيدٌ أَعَاذَنَا اللَّهُ مِنَ الْمُؤَيَّدَاتِ وَتَفَضَّلَ عَلَيْنَا  
 بِأَنْبَاءِ الشَّرِيعَةِ سَيِّدِ سَادَاتِ وَأَفْخَرِ الْمَوْجُودَاتِ وَتَقْلِيدِ مَنْ لَمْ  
 يَخْتَلِفْ فِي فَضْلِهِمْ اثْنَانِ وَلَمْ يَلْسَخْ مَذَاهِبُهُمْ مَا تَكَرَّرَ  
 الْحَدِيثُ بِأَنَّ كُلَّ يُنْسَبُ إِلَى الْحَاقَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَالْجَهَالَةِ  
 وَالسَّفَاهَةِ وَالْخُدْلَانِ مِنْ شَقِّ عَصَاهُمْ وَخَالَفَ أَمْرَهُمْ فِي  
 كُلِّ عَقِيَرَانِ وَنَسَأَ اللَّهُ التَّوْفِيقَ وَالسُّدَّ وَالْهَدْيَ أَبَتِ وَالرِّشَا  
 وَاتِّبَاعَ سُنَّةِ خَيْرِ الْعِبَادِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَهُ بِقِيَمِهِ وَأَمْرَ مَبْرُكِهِ شَيْخُنَا الْعَالِمُ الْعَلَّامَةُ الْخَيْرُ  
 الْفَقَاهُ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ عَابِدُ السُّنَنِ مَوْلَى الْأَنْصَارِيِّ أَضَلَّ  
 وَالْحَقُّ مَذْهَبُ الْمَدَنِيِّ مَوْطِنًا وَمُسْكِنًا أَبْقَاهُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَبْنَا  
 اللَّهُ تَعَالَى بِهِ

وَفَقِيَ الْجَمِيعَ الْحَامِدُ عَبْدُ مُحَمَّدٍ عَابِدُ



سب تصرفات میں ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے جو تقریر کی ہے دانا عالموں نے  
 اور استاد فاضلوں نے چاروں اماموں سے ایک امام کی تقلید واجب ہونے پر اس زمانے میں  
 بلکہ چار سو برس پہلے کے بعد وہی صواب ہے جس میں شک نہیں اور حق ہے کہ سر بھڑانا  
 اس سے بہتر نہیں اس واسطے کہ لوگوں کی عقل متفق نہیں ہے ایک بات پر شاید میرا سر  
 قول اللہ تعالیٰ کا لَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ یعنی ہمیشہ یہ لوگ اختلاف کرتے رہیں گے  
 اور بیشک خبر دی شائع نے اس سے جو ہو گا آخری زمانے میں کہ خوش ہو گا ہر ایک سمجھ  
 والا اپنی اپنی سمجھ سے + اور حکم کیا ہم کو کہ متابعت کریں بڑے گروہ کی اور خبر دی اس نے ہم  
 کہ اَلَّذِي شُبَّ بِمَا كُلُّ الْقَاصِيَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ یعنی بھڑیا نہیں کھاتا مگر اس کو  
 جو دور ہو اپنی جماعت سے اور جو الگ ہو اجتماع سے وہ گر پڑا آگ میں + اور اللہ تعالیٰ  
 نے اپنے علم ازلی تدبیر سے جانا ہم میں اس کو اور ہدایت کی ہم کو اس کلام سے فَأَسْأَلُوا  
 أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ پوچھو تم اہل ذکر سے اگر نہیں جانتے + اور نہ فرمایا!  
 کُلُّ ذِي ذِكْرٍ یعنی ہر علم والے سے بلکہ فرمایا پوچھو اہل ذکر سے + اور بیشک وہ لوگ  
 ہیں جو متفق ہیں ایک رائے صواب پر کہ دور کرنے والی ہے وہ ہر طرح کے شبہ اور گمراہی کو اور  
 اٹھانے والی ہے ہر قسم کی جہالت کو اور وہ سیدھی راہ ہے ایسی جس کی طرف اشارہ ہے  
 اللہ تعالیٰ کے قول کا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور کسی کے اجتہاد کا دعوا درست نہیں  
 بعد چار سو برس کے پہلے اور پہلے زمانے میں + پس یہ دعوا مردود ہے داناؤں کے نزدیک اور  
 فساد کا موجب ہے اور بلانے والا ہے فساد ڈالنے کی طرف ساتھ اس بات کے کہ اس  
 زمانے میں خوش ہوتا ہے ہر ایک سمجھ والا اپنی سمجھ سے + اور ذکر نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی  
 کے مسائل نکالنے کو مگر پہلے اہل قسرون کو اپنی کتاب عزیزیہ میں اور رجوع کرنے کو رسول  
 کی طرف اور اولوالامر کی جواہل قسرون سے ہیں اس واسطے کہ وہ جانتا تھا ان کو جو ان میں  
 سے مسئلے نکالیں گے + پس خبردار رہو مسئلے نکالنے سے مگر وہ شخص کہ پہنچا رہے کو اولوالامر  
 کے اور براہیں اولوالامر سے بعد قسرون صحابہ کرام کے سی چار امام + اور اس قول کی دلیل حدیث  
 ہے اَلَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ رَسُولِ اللَّهِ مُتَّبِعِينَ لِمَا يَمُرُّونَ بِهِ مِنْ امْرِئٍ مِّنْهُمْ لَوْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ  
 لَوَلَا اَمْرًا مِنْهُمْ لَآتَوْهُمْ بِهِ وَخَالَفُوا وَبَازُوا عَلَيْهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوا إِتْرَافًا وَاعْدَاءً  
 كُنْ اَوْرَاسِ كے رسول کی اور مسلمانوں کے امام کی + اور تفسیر کی ہے بعض علماء نے ائمہ مسلمین  
 کی چار امام سے + پس قبول کیا نہ جائے گا ہر ایک شخص سے استنباط اس کا بیکرد کیا جائیگا



جو مخالف ہو گا حق اور صواب کے + اور اتفاق نہیں کیا اُمت نے  
 جس کے قبول کر لینے پر + اور تحقیق جبروری اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ہم کو اپنی کتاب عزیز  
 میں یوں کہ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا آلايْہ یعنی ظاہر کیا تمہارے لئے  
 وہ دین جس کا حکم کیا نوح علیہ السلام کو اور بیان فرمایا اس قدر ان میں لَا تَفَرَّقُوا فِیْہ  
 یعنی پھوٹ نہ ڈالو تم دین میں + اور تحقیق ٹھوس ٹھاپا میں نے اپنی نگر اور بصارت سے یہ کہ اتفاق  
 نہ ہوا کسی امر میں قبول کرنے پر کسی نکرہ سابقین اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے قول پر مگر جو  
 تھا انہیں چار اہام سے کیونکہ ان کے قول کی تابعداری کی سب نے اور کوئی قائل نہ ہوا اس کے  
 بطلان پر جو انہوں نے کہا + اور نہ اختلاف کیا کسی دو شخص نے ان کی فضیلت اور سعی اور  
 پر سبزی گاری میں اور ان کی سچی بات میں اور صرف کرنے میں ان کے دل کو کسی کی محبت کے اختیاء  
 کرنے میں سوا اللہ کے + اور نہ متغیر کر دیا ان کو دنیا نے اور نہ دسا دس شیطان نے نہ کہ  
 کہ گمراہ کر دیوالی ہے بلکہ اتفاق کیا ان کی بزرگی اور بزرگی شان پر لوگوں نے + پس جو  
 امر کہ اتفاق کیا اس پر لوگوں نے حق ہے اور نہیں ہے بعد حق کے مگر گمراہی + اور اس  
 چیز میں سے جو دلالت کرتی ہے تقلید کے واجب ہونے پر اور منع کرتی ہے اجتہاد میں  
 میں نظر کرنے پر وہ ہے جو نکالا اس کو زین عبدیری نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ انہوں  
 نے فرمایا مَنْ كَانَ مُسْتَنًا فَلَيْسَتْ بِمَنْ مَاتَ فَإِنَّ النَّحْيَ لَا تَوْمِنُ عَلَيْهِ لِقِسْمَةٍ  
 اور یہ ابن مسعود کہتے تھے اس کو عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کیونکہ وفات پائی انہوں نے عثمان رضی اللہ  
 عنہ کی خلافت میں اور کنارہ پکڑ داتے تھے لوگوں کو ان کے اجتہاد سے اور امر  
 کرنے تھے اس کی تقلید کو جو مقدم ہوا ان پر + پس کیا گمان ہے تیرا اس آخری زمانے میں  
 ایسا زمانہ کہ غالب ہوئی ہم پر اس میں محبت دنیا کی اور خواہش اپنی کی اور نادانی اور تکبر  
 اور خوش ہونا ہر سمجھ دے کا اپنی سمجھ پر + جو جس شخص نے منع کیا تقلید سے وہ گدھا اور  
 بڑا نادان ہے اور سیدھی راہ سے کہ صراط مستقیم ہے اور پٹرا اور گمراہی کی اوٹنی پر سوار  
 ہوا + پناہ دے ہم کو ہلاک کرنے کی چیزوں سے اور عطا کرے ہم کو سیدالساوات اور فخر  
 موجودات کی شریعت کی تابعداری اور تقلید اس کی کہ مخالف نہ ہووے اس کی بزرگی پر کوئی دو  
 شخص اور نہ منسوخ ہو نہ سب ان کا جب تک ہوا کرے دن اور رات بلکہ نسبت ہوگی نادانی  
 اور گمراہی اور بیوقوفی اور حماقت اور شرمندگی کی اس کی طرف جھنٹے پھوٹ ڈالی ان کے کام



اور مخالفت کی ان کے حکم کی ہزبانے اور وقت میں + اور چاہتے ہیں ہم اللہ سے راستی اور ہدایت اور درستی اور خیر العباد علی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی خیر بایا اس کو اپنے مرنے اور حکم کیا اس کے کہنے کا ہمارے شیخ عالم دانا اور فہام تھے یعنی شیخ محمد عابد سندھی مولد انصاری اصلا حنفی مذہب باندنی موطنانے باقی رکھتے ان کو اللہ اور نفع پہنچا دے انکے سبب سے ہم کو

قماہ ہوا یہ ۸ سالہ

# بقلم شکستہ رقم عنایت علی دہلوی

کے ۱۲۶۲ھ میں

کئے مدینے کے علماء

سید عثمان	سید عبداللہ	عبداللہ
دکن کے مدرس	کئے کے مفتی	شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن سراج کئے کے بڑے مدرس
محمد عابد ستدی	شیخ عبدالقادر	مصطفیٰ بن عبداللہ
مدینے کے بڑے مدرس	ابراہیم باشا ابن محمد علی باشا کے پیر	حنفی اماموں کے سردار

عبد اللہ بن ابراہیم

مدینے کے مدرس

محمد الدین نقشبندی

مدینے کے مدرس

سید محمد

مدینے کے مدرس

محمد ابوالسعادات

مسجد نبوی کے امام

صالح ابن احمد

مدینے کے مدرس

سید علی

مدینے کے مدرس

شاہجہان آباد یعنی دہلی کے عالمونکی اور حضرت سید احمد قدس سرہ العزیز کے خلفاء کی مہمدریں

اکرام الدین

مفتی ہیں دہلی میں

محمد صدر الدین

مفتی ہیں دہلی میں

محمد اسحاق

نائبین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ

حسین علی

مولوی ہیں دہلی میں

محمد حیات لاہوری

مولوی ہیں دہلی میں

عبد الخالق

مولوی ہیں دہلی میں

ملوک علی

مولوی ہیں دہلی میں

شیر محمد

مولوی ہیں دہلی میں

سید رحمت علی خان

مفتی بادشاہی

محمد علی

خلیفہ حضرت سید احمد قدس سرہ

احمد السعید مجددی

پوتے حضرت مجدد الف ثانی کے

سید محمد

مولوی ہیں دہلی میں



زین العابدینؑ

نیز حضرت مہدیؑ

محبوب علی

مولانا اقبالؒ حضرت کے

کریم اللہ

مولوی ہیں دلی میں

مختص اللہ

مولوی ہیں دلی میں

مولوی

مولوی ہیں دلی میں

السمیع

مولوی ہیں دلی میں

حبیب اللہ

مولوی ہیں دلی میں

حاجی قاسم

مولوی ہیں دلی میں

# پیر حمی سید مشتاق علی شاہ کی مہربان کردہ کتب

قیمت	نام کتاب
۳۶/-	مجموعہ رسائل، مولانا رشید احمد گنگوہی
۱/-	مجموعہ رسائل جلد اول، مولانا محمد امین اوکاڑوی
۱/-	مجموعہ رسائل جلد دوم، " " " "
۱/-	مجموعہ رسائل جلد سوم، " " " "
۱۰۰/-	تعارف فقہ کامل چھ حصے
۸۱/-	فقہ حنفی پر اعتراضات کے جوابات
۸۱/-	ترجمہ ان احناف
۳۰/-	تعارف علماء اہل حدیث
۳۰/-	اکٹھی تین طلاق کا شرعی حکم
۱۵۰/-	میزان الحق
ناشر: مکتبہ فاروقیہ ۸، گویند گڑھ گوجرانوالہ	



اتحاد اہلسنت والجماعت  
خانی پور شہزادہ

# انتظام المساجد

بإخراج

## ہلال الفتن والمفاسد

لنشر

حضرت مولانا محمد ولد مولانا عبدالقادر لدھیانوی

ابوالحسن معاویہ سلفی السنہ نشر

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانیپور، تحصیل ضلع ہری پور

لنعمان اکیسٹرمی

مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانولہ

اتحاد اہلسنت والجماعت  
خانی پور شہزادہ

# انتظام المساجد

باخراج

## ہل الفتن والمفاسد

لتر

حضرت مولانا محمد ولد مولانا عبدالقادر لدھیانوی

ابوالحسن معاویہ سلفی السنہ شریعہ

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانی پور، تحصیل و ضلع ہری پور

لنغان اکیڈمی

مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانولہ



# انتظام المساجد باخراج

## اہل الفتن والمفسدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص کسی مذہب کا مذاہب اربعہ سے مقلد ہو کر تقلید کو شرک و حرام جان کر ترک کرے اور ائمہ دین خصوصاً امام اعظمؒ کو مورد ان آیات کا قرار دے کچھ کفار کے حق میں وارد ہیں جیسا کہ نظام الملکت میں غیر مقلد جالیسری نے لکھا ہے اور سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کو بسبب بیس تراویح کے بدعتی کہے اور استقرار خدا جلالتہ کا عرش پر ثابت کرے جیسا کہ مولوی صدیق حسن بھوپالی نے رسالہ احتواء علی العرش میں لکھا ہے اور مطلق ثلاثہ کو بدوں حلالہ کرنے کے واسطے شوہر اڈل کے جواز نکاح کا فتویٰ دے جیسا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے رواج دیا ہے اور ساس سے نکاح درست کہے اور شرائط جمعہ کو معتزلوں شیطانوں کی قرار دے جیسا محمود شاہ نے بیعۃ الجموع میں لکھا ہے اور نظام الملکت مذکور میں لکھا ہے کہ جو احادیث اور آثار صحیحین اور مؤطا امام مالک میں موجود ہیں ان پر بلا تحقیق عمل کرنا درست ہے حالانکہ کتب مذکورہ میں احادیث منسوخہ اور غلطی بھی موجود ہیں جیسا کہ حدیث متعہ اور اثر عبداللہ بن عمرؓ کی جس سے جائز ہونا وطنی فی الدبر کا ظاہر معلوم ہوتا ہے صحیح بخاری میں ہے اور واسطے جواز مواکلت اور مشاربت اہل سنت کے یہ سند افراتی گذارے کہ جو قسوط بامیزش چربی خضر تیار کیے ہوئے اہل کتاب کے یمن سے

آیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ آنحضرتؐ ان کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ مولوی عطا  
محمد ہوشیار پوری نے رسالہ اظہار الحق میں لکھا ہے اور اس رسالہ پر مواہیر مولوی  
نذیر حسین اور مولوی محمد حسین لاہوری وغیرہ کی ثبت ہو کر لاہور میں چھپ کر پادریوں  
لہھیانہ کے پاس آیا اور اخبار نوافشاں میں دیر تک چھپتا رہا۔ آیا ایسا شخص زمرہ  
اہل حق سے خارج ہے یا نہیں اور ایسے شخص کو بائیں نیت کہ اس کے آٹے سے  
عوام اہل اسلام کے عقائد بگڑ جاتے ہیں۔ مساجد سے انخراج کرنے والا وعید  
آیت **وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ**  
**فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا** میں داخل ہے یا نہیں  
بلینوا توجروا

## الجواب

اللہم ادرنا الحق حقاً والباطل باطلاً ایسا شخص زمرہ اہل  
حق سے خارج ہے کیونکہ تقلید ائمہ دین کی جمیع ممالک اہل اسلام خصوصاً  
حرمین شریفین و اولیاء کرام و سلاطین عظام میں قدیم الزماں سے جاری ہے اور  
منکرین پرغزیر لگائی جاتی ہے اور ان لوگوں کے حق ہونے پر آیات اور احادیث  
ناطق ہیں یعنی دراشت زمین بطور غلبہ اور امن اور اقامت جہاد وغیرہ جو امت  
محمدیہ کے حق میں شارع سے منصوص ہیں۔ سب ان میں موجود ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ **وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ**  
**يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ**۔ (ترجمہ) فرمایا اللہ جل شانہ نے  
البتہ تحقیق لکھا ہے ہم نے پیچ زبور کے پیچھے ذکر کے کہ تحقیق مالک ہونگے  
زمین کے بندے میرے نیک



قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
 وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ  
 بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ فَرَمَا يَا اللَّهُ جلالہ نے وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے  
 کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا انکو پیچ زمین  
 کے جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے اور البتہ ثابت کرے گا۔  
 واسطے ان کے دین انکا جو پسند ہے واسطے ان کے اور البتہ بدل دے گا  
 ان کو پیچے ڈران کے امن کو۔

شاہ عبدالعزیز نے واسطے حقیقت سنت جماعت و البطل مذہب رفض  
 انہیں آیات کو تحفہ اشاعریہ میں دلیل پکڑا ہے۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِهَادُ مَا ضَمَدْتُ بَعْثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ  
 يَقَاتِلَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَالَ (یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کہ جہاد ہمیشہ قائم رہے گا جب سے پیغمبری عطا ہوئی ہے مجھ کو یہاں  
 تک کہ مار ڈالے گا آخر اس امت کا دجال کو۔

فائدہ :- پس اگر تقلید امامان دین کی مرضیات حق سے نہ ہوتی تو ہرگز ہمالہ  
 اہل اسلام میں بموجب قولہ تعالیٰ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمْ جو دوسری  
 آیت مذکورہ بالا میں مرقوم ہے۔ خدا جل شانہ بطور دین جاری نہ ہونے دیتا اس  
 طرح مردود ہے۔ امامان دین خصوصاً حضرت عمرؓ کو بدعتی کہنے والا جن کی شان میں  
 آیات و احادیث وارد ہیں۔ بلکہ چودہ آیات حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق نازل  
 ہوئیں اور حضرت نے ان کے حق میں فرمایا۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى

لسان عمر و قلبہ۔ یعنی مقرر اللہ نے پیدا کیا حق بات کو عمر کی زبان اور  
 دل پر۔ اور غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۲۴ میں غوث الثقلین نے یہ حدیث نقل  
 کی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار لی  
 اصحابی فجعلناهم انصاری وجعلهم اصهارى وانه سيجی  
 فی آخر الزمان قوم ینقصونہم الا فلا تاتاکلوہم الا فلا تشاربہم  
 الا فلا تناکوہم الا فلا تصلو معہم الا فلا تصلو علیہم  
 حلت اللغت

حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ (فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے سب خلایق  
 سے مجھ کو منتخب کیا اور منتخب کیے واسطے میرے یر میرے اور کیا ان کو مددگار  
 میرے اور کیا ان کو سرال میرے (یعنی ابو بکر صدیق اور عمر فاروقؓ) اخیر زمانہ  
 میں بعض لوگ نسبت نقصان کے کرنے کے طرف انکی آگاہ ہو کہ معاملہ کھانے  
 اور پینے اور رشتہ داری کا نہ رکھنا ساتھ ان کے اور ان کے ساتھ نماز ادا کرنے  
 سے بھی پرہیز کرنا اور نہ پڑھنا جنازہ ان کا اور وہ لوگ مورد لعنت ہیں) اور مولانا  
 شاہ عبدالعزیزؒ نے وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ (الایۃ) کی تفسیر میں لکھا  
 ہے کہ استاد اور پیر و مرشد پر طعن کرنا سخت ترین ایذا لسانی سے ہے۔  
 اور صاحب اشباہ نے لکھا ہے کہ زبان سے ایذا دینے والے کو مسجد سے نکالنا  
 چاہیے۔ حیث قال وکذا کل مود فی المسجد ولو بلسانہ  
 یمنع من المسجد انتہی۔ اور وہ شخص مردود ہے جو خدا تعالیٰ کو عرش پر  
 مستقر قرار دے جیسا کہ انام رازی فرماتے ہیں۔ ان القول بانہ تعالیٰ  
 مستقر علی العرش او جالس علیہ مردود بوجہ عقلیۃ و نقلیۃ  
 (انتہی) اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ آیات متشابہہ پر عمل کرنے والے کو ظاہر



معانی آیات کے لئے کر لوگوں کو بہکاتے ہیں حیث قال تحت هذه الآية  
 فاما الذين في قلوبهم زيغ اى عدول عن الحق كما لمبتدعة  
 فيبتغون لظاهرا ابتغاء الفتنه طلب ان يفتنوا الناس عن دينهم  
 بالتشكيك انتھى ملخصاً اور شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد  
 الجید میں لکھا ہے کہ مطلق ثلاثہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے عالم  
 کو رو سیاہ کر کے نکال دینا لازم ہے۔ وھذه عبادتہ فقیہ یفتی مذهبہ  
 سعید ویزوج الاول يسود وجهه ويبعد انتھى ملخصاً۔ ابن  
 ہمام نے لکھا ہے کہ ایسے عالم کو شرعاً کافر قرار دینا بعید نہیں۔ حیث قال  
 لا يحل لمسلم ان ينقله لكونه مخالفاً للكتاب والسنة والجماع  
 والامرفیہ من ضروریات الدین لا یبعد اکفار مخالفہ انتھى  
 ملخصاً اور ساس سے نکاح کرنا ہرگز درست نہیں قال اللہ تعالیٰ و  
 امّھات نساء کفر یعنی حرام ہیں تمھارے پر ساسیں تمھاری۔ تفسیر کبیر  
 میں یہ حدیث نقل کی ہے اذا نکح الرجل المرأة فلا يحل له ان  
 یتزوج امھا دخلت بها اولہر یدخل۔ یعنی جب نکاح کرے کوئی شخص  
 کسی عورت سے اس پر ساس اس کی حرام ہے اگرچہ اس عورت سے دخول نہ کیا  
 ہو اور جو شرائط جمعہ اور ظہر اور احتیاط کو افعال شیطانی قرار دے مثل محمود شاہ کے  
 وہ سخت بے دین ہے کیونکہ کتب احادیث اور فقہ میں یہ شرائط موجود ہیں گویا اس  
 نے ائمہ دین کو معاذ اللہ شیطان قرار دیا باوجود اس غلو کے جو لوگ اس کو حنفی  
 گمان کرتے ہیں وہ کاٹھ کے الٹ ہیں۔ اگر کوئی ان کو ماں بیٹے کی گالی دے اس کے  
 تو یہ جانی دشمن فوراً بن جاویں اور جو ہمارے اماموں کو تبصرۃ الجموع میں شیطان  
 لکھ رہا ہے اس پر ذرہ بھی خیال نہیں۔ اور اسی طرح احادیث منسوخہ اور مؤلفہ

پر بلا تاویل عمل کرنے والے کا مردود ہونا ظاہر ہے۔ چونکہ تقلید شخصی کے وجوب  
 اور عدم وجوب میں اگرچہ بعض متقدمین کو کلام ہے لیکن مستحسن ہونے اس کے  
 میں کسی اہل حق کو کلام نہیں۔ کیف وقد قال اللہ تعالیٰ واتبع سبیل من  
 اناب الیّ ولا تشد ان الاثمة الاربعة من المینین الی اللہ پس تقلید کو  
 حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا لان تحریم ما  
 احل اللہ واکفار المسلم کفر و الکفر بعد الاسلام ارتداد ولذا قال  
 فی التفسیر النیشاپوری اجمع العلماء لو ان مسلماً ذبح ذبیحة  
 وقصد بذبحها التقرب الی غیر اللہ صار مرتداً اور اقراراً مندرجہ  
 استقنا و در باب اکل قروط مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر صریح اور  
 ارتداد قبیح ہے۔ و ذکر صاحب تحفۃ الاخلا فی عصمة الانبیاء بما  
 حاصلہ ان کل من قال قول يدل علی اهانة نبی من الانبیاء مثل  
 ان یشب الیہ اتیان کبیرہ سوارکان قاصد السب او لمر  
 یقصده لکن صدر عنه ابا الجہالة او اشر غم او قلة مراقبة و  
 قلة مبالاة فی بیانہ و تمہور فی کلامہ فہو سباب لہ و حکم القتل  
 بالکتاب والاجماع قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِینَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ  
 رَسُوْلَهُ کُفْرًا مِّنْهُمُ الذِّیَّیْنَ وَالْآخِرَةُ وَاَعَدَّ اللّٰهُ عَذَابًا لِّیْمًا  
 فکل من اذی النبی فہو ملعون وقال اللہ تعالیٰ ملعونین اَیُّہما  
 ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلًا فقلیم ان الملعون واجب القتل  
 عن علی ابن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من  
 صحب نبیاً فاقتلوه ومن صحب اصحابی فاضربوه ولہذا اجمع  
 العلماء من المفسرین والمحدثین واثمة الفتوی من المجتہدین



من لدن الصمابة رضى الله عنهم اجمعين الى يوسا على ما ذكرنا و  
 لا يقبل عذره بالجهل اذ لا يعذر احد في الكفر بالجهالة لان معرفة  
 ذات الله وصفاته وما يتعلق بانبيائه فرض عين مجمل في مقام  
 الاجمال ومفصلاً في مقام التفصيل ولهذا افتى فقهاء الاندلس  
 تقبل ابن حاتم بما شهد عليه من استحقاقه بحق نبي صلى الله عليه  
 وسلم وتسمية اياه اثناء مناظره باليتيم وزعم ان زهده صلى الله  
 عليه وسلم لم يكن قصداً ولو قدر على طيبات اكليها وهذا جهل  
 من ذلك الملعون بما جاء انه عليه السلام خير من ان يكون  
 نبيا ملكا وبين ان يكون نبيا عبداً فاختر الفقر وقال اجوع يوماً  
 فاصبر واشبع يوماً فاسكر فالملعون المذكور اراى الطعن في  
 زهده وقدم في فقره مع انه محل فخره تواضعاً للرب  
 وانكسار في امره فان كان القائل ممن تصدى لان يؤخذ منه  
 العلم والرواية او يحزم بحكمه لكونه اسيراً او قاضياً او يحزم  
 شهادة لعدالة او يفتى في الحقوق يجب على سامع قوله الافشاء  
 والاشاعة بما سمع منه والتنفير للناس عنه ويجب الشهادة  
 عليه بما قاله ليحتمل على من بلغه ذلك الذي صدر عنه من  
 ائمة المسلمين انكاره وبيان كفره وفساد قوله صيانتاً للانبياء  
 عن الطعن والنقص لا يجوز التهاون عنها في حق مومن الا اذا قام  
 بهذا من غلبة الحق وافضلت به الحكومة وظهوره  
 الصديق سقط عن الباقلين لكن مع ذلك يستحب لهم  
 الدعوى والشهادة للتقوية والتشهير للقضية والمبالغة في

الاجتناب والاحتراف وقد صرح علماؤنا الحنفیة بتکفیر من  
 اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لان الانبیاء  
 علیہم السلام لا یعلمون الغیب لان الانبیاء علیہم السلام  
 لا یعلمون الغیب فمن اعتقد خلافه فقد افتری علیہم وحکم  
 الا فتری قد مر من القتل والمشہور من مذهب مالک واصحابہ  
 واقوال السلف وجمهور العلماء قتل الساب والافتري جدا لا  
 کفر ان ظهر التوبة سنہ قال محمد بن سحنون اجمع علما الاعصاب  
 انه کافر من شک فی کفره فقد کفر و الحق به و اذا سمعت هذا  
 فلا اظنک شاکی ان اخراجہم من المساجد من الواجبات  
 المهمة للعامة لا سيما للعلماء والمشتہرين بالفتوى  
 خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر افترا کرنے والا مرتد ہے اور حکام  
 اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس کو قتل کریں اور عذر داری اس کی بہ اس وجہ  
 کہ نجد کو اس کا علم نہیں تھا شرعاً قابل پذیرائی نہیں بلکہ بعد توبہ کے بھی اس کو  
 مارنا لازم ہے یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہو جاتا ہے لیکن ایسے شخص  
 کے واسطے شرعاً ہی سزا ہے کہ اس کو حکام اہل اسلام قتل کر ڈالیں یعنی جیسے  
 خدو زنا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اس طرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دور  
 نہیں ہوتی اور علما اور مفتیان وقت پر لازم ہے کہ ہمجہر مسموع ہونے سے ایسے  
 امر کے اس کے کفر اور ارتداد کے فتوے دینے میں تردد نہ کریں ورنہ  
 زمرہ مرتدین میں یہ بھی داخل ہونگے کیونکہ صیانت انبیاء کے طعن اور  
 نقص سے ہر فرد مکلف پر ہر لحظہ ضروریات دین سے ہے اسی واسطے علما  
 اور شہر اندلس نے ابن حاتم کو جو ذی علم اور ہم جلیس مفتی وقت کا تھا ۔



بمجرر اطلاق کرنے لفظ یتیم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حکام وقت سے قتل کر ڈالا اور عوام اہل اسلام پر لازم ہے کہ بمجرر وقوع ایسے مفسدہ کے مدعی اور گواہ ہو کر حکام سے سزایابی اس کے بیس کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کریں اور اس کے نزدیک جانے سے لوگوں کو باز رکھیں یعنی ملاقات اور صحبت اس کے کوز ہر قاتل سے بدتر تصور کریں ورنہ بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّ مِنْهُمْ أَوْ آيَت تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيْسَ مَا قَدَّمْتُ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا هُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَا كُنْ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ۔ زمرہ مرتدین میں داخل ہو گا اور یہی حکم اس شخص کا ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر علم غیب کا اقترا لگائے چلے بعض اہل بدعت برائے نام مقلد کہلا کر کلمات کفریہ کو مذہب حنفی قرار دیتے ہیں دراصل یہ لوگ بھی مثل غیر مقلدین کے اہلسنت جماعت سے خارج ہیں۔

**سوال :** اہل قبلہ کو کافر کہنا ہرگز شرعاً درست نہیں پس تم ان لوگوں کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہو۔

**جواب :** البتہ اہل قبلہ کی تکفیر بلا صدور کلمہ کفر منع ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ ان المراد بعدم تکفیر اہل القبلة انه لا يكفر بالمرء بوجد شيء من امارات الكفر انتحلي صاحب موقف بعد نقل اقوال فرمائے منالہ کی تکفیر ان کی اہلسنت والجماعت سے صاحب نقل کرتا ہے حیث قال ناقلنا عن بعض المستزلة الناس قارون على مثل القرآن ولا دلالة في القرآن على حلال وحرام وللعالم الهات قديم وحدث هو المسيح واليهود والنصارى وباقي الكفرة يسرون

تَرَابًا لَا يَدْخُلُونَ نَارًا وَعَنْ بَعْضِ الشَّيْخَةِ اللَّهُ تَعَالَى جَسْمٌ فِي صَوْتِ  
 إِنْسَانٍ وَرَجُلٌ مِنْ نُورٍ وَالْأَيَّةُ وَالْبُطْلَانُ نَبِيٌّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارًا  
 وَعَنْ بَعْضِ الْخَوَارِجِ كُفْرٌ عَلَى بِالْحَكِيمِ وَابْنُ مَالِجٍ يَحْقُوقُ قَتْلَهُ  
 أَنْتَهَى مَلْخَصًا - يَعْنِي بَعْضُ مَقْتُلِهِ كَتَبَ فِي كِتَابِ الْقُرْآنِ كَيْفَ مَا تَدَّوْرُ كَلَامِ لَوْ كُ  
 بِنَا سَكْتِ هِيَ أَوْ قُرْآنِ فِي كِسْفِ حِزْبِ حِلَالِ حَرَامِ بُونِ كَا ذَكَرَ نَبِيٍّ أَوْ رَحْمَةً  
 هِيَ أَوْ كَوْنِ كَافِرٍ وَدَرْجٍ فِي نَبِيٍّ جَانِ كَا خَاكِ بُو جَانِ هِيَ أَوْ رَحْمَةً تَعَالَى كَا  
 جَسْمِ هِيَ مِثْلُ آدَمِيٍّ أَوْ رَحْمَةً إِمَامِ أَهْلِ بَيْتِ كَسْتِ هِيَ سَبَبُ بَغْيِ هِيَ  
 أَوْ ابْنِ بَطْلَانِ بَغْيِ هِيَ أَوْ خَارِجِيٍّ كَتَبَ فِي كِتَابِ حَضْرَتِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَافِرٍ هِيَ  
 أَوْ ابْنِ بَلْعَمِ قَاتِلِ الْكَافِرِ هِيَ خِيَالِ كَرْنِ كَامِقَامِ هِيَ كَوْنِ أَهْلِ إِسْلَامِ كَه  
 سَكْتِ هِيَ كَفَرٍ قَتْلِ مَذْكُورِ جَوَابِ قَبْلِهِ كَهَلَاتِ هِيَ كَهْ مَرْتَدٍ وَ كَافِرٍ  
 نَبِيٍّ أَسَى دَاسِطِ صَاحِبِ مَوَاقِفِ نَبِيٍّ خَيْرِ هِيَ لَكَا لَا يَكْفُرُ أَحَدٌ مِنْ

أَهْلِ الْقَبْلَةِ إِلَّا بِمَا فِيهِ نَفَى الصَّانِعِ أَوْ شَرَكٍ أَوْ نَكَارِ النُّبُوَّةِ أَوْ نَكَارِ  
 مَا عَلَّمَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ ضَرُورَةً أَوْ نَكَارِ الْمَجْمَعِ عَلَيْهِ  
 أَنْتَهَى مَلْخَصًا - بَاقِي تَحْقِيقِ بِطُورِ بَسْطِ اسْمِ كَسْتِ كَسْتِ رِسَالَةِ اسْمِ عَاجِزِ كَسْتِ  
 جَوْمُولَوِي رَشِيدِ أَحْمَدِ صَاحِبِ كَنُكُوْهُنَّ كَسْتِ جَوَابِ هِيَ لَكَا هِيَ مَوْجُودِ هِيَ -

بِسْمِ كَا خَلَاصِهِ هِيَ كَهْ مَرَا غَلَامِ أَحْمَدِ قَارِيٍّ كَسْتِ كَافِرٍ بُونِ فِي شَكِ نَه  
 كَرْنَا چاہیے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تَوَلَّوْا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ  
 وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ  
 وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ  
 وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ  
 بَعْدَهُمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ وَحِينَ



أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ جیسا کہ  
 شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے زید بن رفیع سے نقل کیا ہے کہ ایشانرا کسے از  
 حال خوارج پرسید کہ در تکفیر ایشان چه میگوئید ایشان از اصحاب قبلہ اند و نماز  
 و روزہ بطریق اسلام بعمل مے آرند زید بن رفیع گفت کہ براستقبال قبلہ و نماز  
 روزہ فریفتہ نشوید نشیدہ اید کہ خدائے تعالیٰ چه فرمودہ است لَیْسَ الْبِرُّ اَنْ  
 تَوَلُّوْا اَنَا اَفْرَآیْتُ بِسِوَاہِہِمْ اَیْمَانٌ خُودِہِمْ اَبَاسٌ حَیْرٌ ہَا دَرَسْتُ کَرْدَ مَوْمِنٍ اَسْتُ و  
 ہر کہ بیکی ازینہا منکر شد کافر است ۔ انتہی ۔

سوال : اگر غیر مقلدین کہیں کہ ہمارا عمل درآمد بموجب اسی آیت کے

ہے ۔

جواب : اگرچہ تم لوگ اپنے زعم میں مثل خوارج و غیرہ فرمائے باطلہ  
 کے اپنے آپ کو عامل قرآن سمجھتے ہو لیکن جب تم بموجب تحقیق  
 اہل سنت جماعت کی مثل خوارج در پردہ منکر قرآن ہوئے پس مسلمان جانتا ہمارا  
 تم کو گویا اپنے مشرک ہونے پر اقرار کرنا ہے ۔ پس بنا بر تحقیق صدر اخراج کرنا  
 ان کا مساجد سے لازم ہے لقولہ تعالیٰ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ اَنْ یَّعْمُرُوا  
 مَسَاجِدَ اللّٰهِ الْاٰیۃ۔ قال الرازی ناقلہ عن الواحدی دللت  
 هذه الایۃ علی ان الکفار مخلوعون من عمارۃ مسجد من  
 مساجد اللہ و فی البیضاوی عمارۃ المسجد العبادۃ والذکر  
 و درس العلم۔ یعنی کفار کو واسطے عبادت کے بھی مسجد میں داخل ہونا  
 درست نہیں اور نیز بر تقدیر ارتداد حق تولیت مساجد کا بعد ارتداد کے باقی نہیں  
 رہتا ہے قال فی الوقایۃ و یزول ملک المرتد عن مال موقوف فان  
 اسلمو عاد انتھلی

سوال ۱ بعض غیر مقلد امور مذکورہ استنفا سے اپنی بریت ظاہر کرتے ہیں۔

جواب ۱ اگرچہ بعض غیر مقلد بظاہر کلمات مذکورہ سے بریت اپنی بیان کرتے ہیں لیکن چونکہ موالات اور معاونت انکی مد نظر رکھتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی مقدمہ غیر مقلدین کا ساتھ اہلسنت کے ہندوستان، بنگالہ یا پنجاب وغیرہ ہو چذہ جمع ہو کر روانہ ہوتا ہے اور بذریعہ خطوط تحریری مدد پہنچتی ہے پس یہ لوگ بھی بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اسی فریق میں داخل ہوئے (اگرچہ ایسے اشخاص کی نسبت ہم فتویٰ صراحتہ کفر اور ارتداد کا نہیں دے سکتے لیکن اخراج ان کا بھی مساجد سے ضروری ہے کیونکہ غلط ملط ہونے انکے سے عقائد عوام کے بگڑ کر اہلسنت کو سخت صدمہ پہنچتا ہے اور اخراج ان کا داخل ظلم نہیں یہ عین عدل ہے پس نکالنے والا داخل آیت وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا میں داخل نہیں کیونکہ مراد اس آیت سے یہ ہے کہ جو شخص اہل حق کو مسجد میں عبادت نہ کرنے دے اور مسجد کے ویران کرنے میں ساعی ہو جیسا کہ مشرکین مکہ نے حضرت کو مکہ سے روکا اور نصاریٰ نے بیت المقدس کو فتح کر کے ویران کیا۔ وَفِي الْبَيْتِ عَامَ لِكُلِّ مَنْ خَرِبَ مَسْجِدَ أَوْ سَعَىٰ فِي تَعْطِيلِ مَكَانٍ لِلصَّلَاةِ وَإِنْ نَزَلَ فِي الدُّرُومِ لِمَا غَزَوْهُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ وَخَرَجُوهُ وَقَتَلُوا أَهْلَهُ أَوِ الْمُشْرِكِينَ لِمَا مَعْنَا رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ عَامَ الْحَدِيثِ بِلِيَّةٍ انْتَهَىٰ اور یہ مراد نہیں کہ کسی کو مسجد سے نکالنا درست نہیں۔ اگرچہ اس کے آنے سے ایذا اور فتنہ متوقع ہو ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ



وسلم لسن پیاز کھانے والے کو مسجد سے اور سیدنا امیر المومنین <sup>رحمہ</sup> عجمی مجوزہ  
 مجزومہ کو طواف مکہ سے مانع نہ آئے اور سیدنا امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم  
 اللہ وجہہ اعظم بے علم کو مسجد سے نہ نکالتے عن ابن عمر ان النبیؐ قال  
 فی خیبر اکل من هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یقرین مسجدنا  
 رواہ البخاری وعن ابی ملیکۃ ان عمر بن الخطاب مر علی امۃ  
 مجزومة تطوف بالبيت قال یا امة الله افقد فی بیتک ولا  
 تؤذی الناس الحدیث رواہ محمد فی موطا ۵

شاہ عبدالعزیز صاحب در تفسیر عزیزی نوشتہ اند کہ مفسر و مجتہد راسی  
 باید کہ علم ناسخ و منسوخ داشتہ باشد و بدوں ایس علم اور احکم شرح از غیر آں  
 ممتاز و معلوم نمی تواند شد لہذا کہ حکم منسوخ را حکم شارع دانستہ فتویٰ خواہ  
 داد و در غلط خواهد افتاد و لہذا ابو جعفر نخاس از حضرت امیر المومنین مرتضیٰ  
 علی کرم اللہ وجہہ روایت نموده کہ ایشان روزی در مسجد کوفہ داخل شدند و دید  
 ند کہ شخصی وعظ میگوید پرسیدند کہ ایس کیست مردم عرض کردند کہ ایس واعظ  
 است کہ مردم را از خدمت ترسانند و از گناہاں منع میکنند فرزند کہ اورا از مسجد  
 آہست کہ خود را انگشت نمائے مردم سازد از و پرسیدند کہ ناسخ را از منسوخ  
 جدا میداندا و گفت کہ ایس علم خود ندارم فرمودند کہ غرض این شخص بر اید انتہی بلفظہ  
 پس جب کہ روکن مسجد سے بسبب بولے لسن اور طواف سے بسبب علت  
 جذام اور نکالنا واعظ کا بسبب عدم امتیاز ناسخ و منسوخ شرعاً درست ہوا  
 تو غیر مقلدون کو جو جامع امور مذکورہ کے ہیں نکالنا بطریق اولیٰ درست  
 ہو اور بسبب حقوق اس مرض باطنی کے جو جذام سے بڑھ کر ہے اور مساجد  
 میں انکے آنے سے فتنہ اور فساد برپا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ مفسد کو درست

نہیں رکھتا۔ حیث قال واللہ لا یحب المفسدین واللہ اعلم وعلیہ اتم  
 آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین المراقم محمد ولد مولوی عبدالقادر  
 صاحب مرحوم لدھیانوی حال وارد عظیم آباد (چونکہ اس مردم بموجب حدیث  
 اتبعوا السواد الاعظم فمن شد فی النار خارج انداز فرقہ ناجیہ پس اس خارجیان  
 را از مساجد ہم خارج باید کرد واللہ اعلم۔

کتبہ العبد الضعیف المسمی بسید اکبر مدرس مدرسہ کوئل متعلقہ عبد الشکور خاں  
 متوطن پشاور حال وارد عظیم آباد المراقم مصطفیٰ ضعیف ساکن جلال آباد  
 من احباب قد صاب المحیب مطیب و للہ در المجید  
 سید شمس الدین ابرہیم عفی عنہ

الواحدین معاویہ  
 سلفیہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتحاد اہلسنت والجماعت  
مکتبہ نثراریہ

# فتویٰ علماء دہلی

مع

## ۲۶ موابیر و بعضی نشانیں

ابوالحسن معاویہ سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل و ضلع ہری پور

ناشر

نعمان اکیڈمی بخاری روڈ گوجرانوالہ



## سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین کے اس مسئلہ میں کہ مذہب خاص کی پیروی کرنے کو بدعت اور ضلالت کہتے ہیں خصوصاً حنفیوں کو خلاف محدثیت کے جانتے ہیں اور مشرک کہتے ہیں اور وضو اور نماز میں وہ عمل بجالاتے ہیں کہ جس سے وضو اور نماز فاسد ہوتی ہے حنفیوں کے نزدیک بالاتفاق بلکہ بعض اُن کے غلط مختلفات مذاہب اربعہ میں کہ جن سے کسی کے نزدیک بھی وضو یا نماز صحیح نہ ہو جواز کے قائل ہیں اور جس کنویں میں یا ٹمکے میں نجاست پڑ جاتی ہے یا جانور گر کر مر جاتا ہے تو بغیر پاک کیے کنویں اور ٹمکے کے ایسے پانی کو کھانے اور پینے اور وضو وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم چاروں مذاہب کو حق جانتے ہیں بس جس مسئلہ کو جہاں پاتے ہیں کسی کے موافق ہو عمل کرتے ہیں پس سوال ہے ہم حنفیوں کا کہ یہ لوگ کیسے ہیں اور ان کا اقتدار کرنا نماز میں ہم حنفیوں کو موافق مذہب حنفی کے جائز ہے یا نہیں اور اس وقت میں مذہب معین کی پیروی اور تقلید کرنی چاہیے یا غیر معین کی اور جو پایۂ اجتہاد نہ پہنچا ہو اور جو کہ شرائط مجتہد ہیں اس میں نہ پائی جائیں تو اس کو اس زمانہ میں فقط قرآن حدیث پر عمل کرنا اور پیروی کسی مذہب کو مذہب اربعہ میں سے ترک کرنا چاہیے یا نہیں ؟ فقط بیٹنوا و توجروا ۔

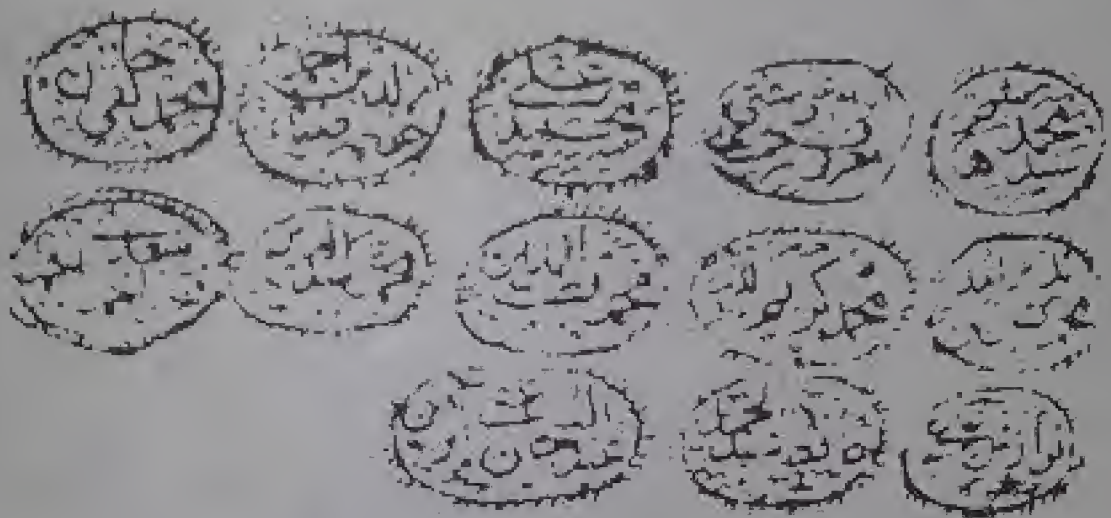


جواب:

مذہب خاص کی پیروی کرنے کو بدعت اور ضلالت کہنا ضلالت ہے  
 کیونکہ بہت سے علماء نے اتباع مذہب خاص کو واجب کہا ہے: قال الامام  
 جلال الدین المحلی فی شرح جمع الجوامع یجب علی العوام  
 وغیرہ ممن لم یبلغ مرتبة الاجتهاد والتزام مذہب معین من  
 مذاہب المجتہدین انتہی وکذا فی فیض القدیہ شرح جامع الصغیر  
 للمناوی اور امتحان میں کسی کے اہل حق و تحقیق سے کلام نہیں ہے اور امر واجب  
 یا متحسن کو بدعت اور ضلالت کہنا بڑی ضلالت ہے پس یہ شخص ضال اور گمراہ  
 ہے۔ ایسے کو اپنا امام بنانا چاہیے اور یہ صورت کہ عمل میں ان چیزوں کو لایا ہو  
 کہ جن سے وضو اور نماز قاسد ہوتے ہیں۔ مذہب حنفی میں تو ہرگز اقتدار اسکی حنفی کو جائز نہیں ہے  
 جب خفیہ فی صلوٰۃ خلف الشافعیہ میں اس صورت میں عدم جواز لکھا ہو تو ایسے شخص کے پیچھے تو  
 بدیعہ اولیٰ ایسی صورت میں نماز ناجائز ہوگی۔ واما الصلوٰۃ خلف الشافعیۃ فحاصل مافی  
 المجتہبی انہ اذا کان مراعیاً للشرائط والارکان عندنا فالاعتداء  
 بہ صحیح علی الاصح ویکرہ الافلاصح اصلاً ولا خصوصیتہ  
 للشافعیۃ بل الصلوٰۃ خلف کل مخالف المذاہب کذلک کذا فی  
 بحر الرائق الالقاء مشیر الی انہ لا یکرہ امامتہ الشافعی لکن فی  
 الزاہدی انہا مکروہۃ و فی وتر النہایۃ انہا غیر جائزۃ کما  
 قال صدر الاسلام فالاحوط ان لا یصلی خلفہ کما فی الجواهر  
 و ہذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف ولو شک فی الاحتراز  
 لم یخبر الاقتداء مطلقاً کما فی النظم کذا فی جامع الرموز اور جو  
 شخص کہ پایۂ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو اس کو استدلال بقرآن و حدیث کر کے عمل



کرنا نہ چاہیے کیونکہ اس کو تقلید کسی مجتہد کی مجتہدین میں سے چاہیے اور  
استدلال قرآن و حدیث سے منافی تقلید ہے فی شرح التحریر غیر  
المجتہد المطلق یلزمہ تقلید ما من المجتہدین المطلقین  
وایضاً فیہ التقلید العمل بقول من لیس قولہ بإحدى  
الحجج الاربع بالاعتماد وعلى قائلہ بلا استدلال من حجة  
من احدى الحجج فلیس الرجوع الى الحجة والله اعلم و  
علمہ اتم۔



پس جاننا چاہیے کہ فرقہ گمراہ کہ جو منکر تقلید ائمہ اربعہ کے ہیں اور نیا طریقت  
انہوں نے اختیار کیا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں حالانکہ ان کو کچھ تمیز  
مسائل ضروریہ میں نہیں ہے بالکل و محض اُمّی ہیں معاذ اللہ منہا کہ طعن کرتے  
ہیں امام اعظم رحمہ اللہ اور امام شافعی وغیرہ پر باوجودیکہ کچھ ان کو مس کتب دینیہ  
سے نہیں ہے۔ تقلید ائمہ اربعہ کی ماننا سب پر واجب ہے۔ انکار ان کا تقلید سے  
باطل ہے قابل حجت کے نہیں ہے۔ چنانچہ روایات کتب سے صاف  
مبین ہے اور لطلان ان کے کی دلیل یہ ہے بشرطیکہ نظر انصاف سے غور کریں  
التقلید اتباع الانسان انسانا فیما یدعیہ من غیر ان یقف علی  
دلیل ما یدعیہ والتقلید انواع ثلاثہ تقلید واجب و تقلید



جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کوئی  
کو بدعت اور ضلالت کہتا ہے وہ  
مردود گمراہ ہے

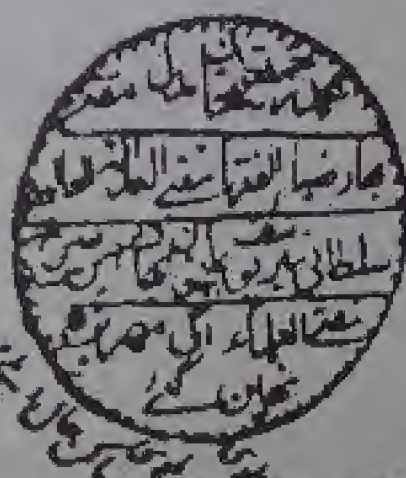
من أشرف ملل مدحبه لغو على حق  
ومن أكرم دماء في جسد كنه  
حظهم حامي الدين  
هذا هو الحق لا مريد فيه  
كسبه

دارالافتاء  
دارالعلوم

تمام شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين . رب زدني علما قال القهستاني في النقاية  
شرح مختصر الوقاية قبيل كتاب الاشرية وعلما ان من جعل الحق  
متعددا كما المعتزلة اثبت للعامة الخيار من كل مذهب ما يهواه ومن  
جعل واحدا كعلمائنا الثرة العامة اماما واحدا كما في الكشف فلو اخذ  
من كل مذهب مباحه صار فاسقاتا ما كما في شرح الطحاوي  
للفقيه سعيد بن مسعود فيجب في المذهب الصلابة اى  
اعتقاد كونه حقا صوابا كما في الجواهر ومشائخنا قالوا ان  
مذهبنا صواب يحتمل الخطاء ومذهب غيرنا خطأ يحتمل  
الصواب كما في المصنفى انتهى . والله تعالى اعلم وعلمه اتم واسلم .



محمد شاه

محمد شاه

محمد شاه

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

کتابخانه

تمام هواف توای

کتابخانه



## تحرير مولانا عبد الحكيم صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم بعد التحميد لرب ارباب الخطيب  
والسليم على صاحب القصيب اقول قولي حق صحيح قريب  
المجيبون لها يتابون عند الله المجيب وكذا قال امام ائمة  
المحدثين والمفسرين قاضي ثناء الله بالي بتي في تفسير  
المظهرى تحت قوله تعالى وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ  
ثُمَّ لَا يَكُونُوا امْتَالِكُمْ - وقال عكرمة بن فارس والروم  
وقال بعد التوضيح التام بالتصريح العام عن جلال الدين  
السيوطى الشافعى رفع المراد بهذا الحديث ابو حنيفة واصحابه  
رحمهم الله لا شك فيه لانه لم يبلغ من انها فارس في  
العلم مبلغه ولا مبلغ اصحابه وكان جدا لمام ابو حنيفة  
منهم وقد بلغ من اولاد ابى حنيفة من الدين رجال مبلغا رقيقا  
منهم ابو على شرف الدين القلندر الباني بتي والقطب جمال  
والقطب عبد القدوس الكنكوهى رحمهم الله اجمعين  
وقد نقل كاتب هذه العبارة من النسخة المسودة المكتوبة  
القاضى المسطور المرحوم نقلا مختصرا النقطا لخوف  
التطويل من يرتاب ينظر فيه وانا اضعف عباد الله الكريم  
محمد عبد الحكيم -



# نعمان اکیڈمی کو عزت والہ کا قیام

ہمارے ہاں قرآن مجید سادہ مترجم  
 سیپائے، نورانی قاعدہ، ہر قسم کی اسلامی  
 مکتب، فضائل اعمال، فضائل صدقات،  
 حضرت مولانا محمد امین اوکاڑوی مدظلہ العالی  
 کی تمام تصانیف، سامانِ شیشری،  
 بستے، سرمہ، وادی سوات کا خالص  
 شہد، عطر، ٹوپیاں، تسبیحیاں،  
 اور تازہ مسواک ہر وقت دستیاب ہیں  
 اُردو بازار سے براعیت

خرید فرمائیں

منجانب : شوکت علی  
 نعمان اکیڈمی، مکی مسجد و دواپڑھا پھاٹک کو عزت والہ



اس کتاب میں غیر تقلیدیت، لائبریریٹ، وہابیٹ، منکرین فقہ، نام نہاد اہلحدیث، مفتی کی نقاب کشائی  
بڑے مثبت انداز میں کی گئی ہے۔

جامع السواید

اخراج الوهابيين عن المساجد

تالیف

حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

## فائز

ابو الحسن معاوية سلفی

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل ضلع ہری پور

## طبع اول

نام کتاب : غیر مقلدیت

تالیف : حضرت مولانا دمی احمد محدث سورتی

تاریخ طباعت : نومبر ۱۹۹۱ء

تعداد : (۵۰۰) پانچ سو

قیمت :

ناشر : تحریک خدام الاحناف کراچی

الہوا الحسن معاویہ سلفی

ملنے کے پتے :

دارالعلوم محمدیہ راشدیہ دہلہ دادہ شہید ڈاکخانہ لاہور، تحصیل

ضلع ہری پور

- ۱۔ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
- ۲۔ مکتبہ اصلاح و تبلیغ حیدر آباد
- ۳۔ کتب خانہ مجیدیہ ملتان
- ۴۔ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- ۵۔ مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور
- ۶۔ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
- ۷۔ مکتبہ حنفیہ اردو بازار گوہر نوالہ
- ۸۔ مکتبہ حنفیہ مکی مسجد بخاری روڈ گوہر نوالہ
- ۹۔ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوہر نوالہ
- ۱۰۔ اسلامی کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
- ۱۱۔ مکتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
- ۱۲۔ مکتبہ اندازیہ ڈیرہ اسماعیل خان -



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## دیباچہ

اما بعد : ناظرین کرام ہم ان صفحات میں مختصر طور پر مولانا سید میاں نذیر حسین غیر مقلد کا ذکر کریں گے۔ میاں صاحب ۱۲۲۰ھ مطابق ۱۸۰۵ء میں صوبہ بہار کے ایک گاؤں سورج گڑھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء دہلی میں وفات پائی۔ یہ طویل عمر پائی۔ علامہ کی بڑی تعداد یادگار چھوٹی الٰہیہ میں شیخ انکلی کے لقب سے مشہور ہوئے اور برٹش گورنمنٹ کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب ملا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں میاں نذیر حسین نے کمپنی کی حکومت کا ساتھ دیا اور معاصر علماء کے موقف کی جو انگریزوں کے خلاف جہاد کر رہے تھے تائید نہیں کی۔ مولانا فضل حسین بہاری غیر مقلد لکھتے ہیں کہ میاں صاحب حکومت انگلشیہ کے بڑے وفادار تھے۔ نماز غدا ۱۸۵۷ء میں جبکہ دہلی کے چند مقتدر اور بیشتر مہتمل مولویوں نے انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے اس پر دستخط کیے اور نہ ٹھہر گئے۔ میاں نذیر حسین نے جنگ آزادی کے دوران جبکہ فرنگی سپاہی دہلی میں ہر گلی اور کوچہ کو پھانسی گھاٹ میں تبدیل کر چکے تھے۔ مجاہدوں کی یورشوں سے انگریزوں کو بچانے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نہ صرف یہ بلکہ انھوں نے مجاہدین کو جہاد سے باز رکھنے اور ان میں بالوسی پھیلانے کی بھی ہر ممکن کوشش کی جیسا کہ ”الحیوة بعد المماتہ“ کے بعض واقعات سے ظاہر ہے۔ حتیٰ کہ میاں نذیر حسین کو کمپنی کی حکومت کا تحفظ اس قدر حاصل تھا کہ جس زمانے میں پورا شہر دہلی محصور اور قلعہ بند تھا۔ تو وہ آزادانہ طور پر دہلی کے گلی کوچوں میں گشت کرتے رہتے تھے۔ ”حیوة بعد المماتہ“ میں درج ہے کہ ”عین حالت غدر میں کہ جب ایک ایک بچہ انگریزوں کا دشمن ہو رہا تھا۔ میاں صاحب ایک زخمی مہم سفر لینس کو رات کے وقت اٹھوا کر اپنے گھر لے آئے۔ پناہ دی۔ علاج کیا کھانا دیتے رہے۔ اس وقت اگر ظالم باغیوں کو ذرا خبر بھی ہو جاتی تو آپ کے قتل اور خانماں بربادی میں مطلق دیر نہ لگتی۔ مگر اس پر یہ تھا کہ پنجابی کٹرہ والی مسجد کو تغلباً باغی دخل کیے ہوئے تھے اور اسی سے ملا ہوا میاں صاحب کا زمانہ مکان تھا۔ اس میں اس مہم کو پھپھپائے رہے اور ساڑھے



تین ماہ تک کسی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ حویلی کے مکان میں کتنے آدمی ہیں۔ تین مہینوں کے بعد جب  
پوری طرح امن ہو گیا تب اس میم کو جواب تندرست ہر چکی تھی انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس  
کے صلہ میں میاں صاحب اور اُن کے اہل خانہ کو مبلغ ایک ہزار تین سو روپیہ اور انگریزی سرکار  
سے وفاداری کے سرٹیفکیٹس ملے۔ ۱۸۸۳ء

ان تمام واقعات کی روشنی میں میاں نذیر حسین اور اُن کی جماعت کو انگریزوں کا مخالف  
کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۳ء میں میاں نذیر  
حسین نے سفر حج کا ارادہ کیا تو اُن کو خیال پیدا ہوا کہ شاید مخالفین مکہ میں کوئی رکاوٹ پیدا کریں  
چنانچہ انہوں نے اس ارادہ کا اظہار فرنگی حکمرانوں سے کیا۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد مولانا  
نذیر حسین نے چونکہ بغداد میں سنز لیسنس کی جان بچائی تھی۔ اس لئے حکام سے اُن کے تعلقات اچھے  
تھے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر دہلی کے ذریعہ سے فارن آفس (دفتر خارجہ) میں سلسلہ جہانی کی اور  
بعد میں برٹش کنسل کے نام ایک سفارشی چٹھی بھجوائی جس میں لکھا تھا کہ اُن کی حفاظت کی جائے  
اور جو ضرورت انہیں پیش آئے سبھی الامکان اس میں پوری طرح مدد دی جائے۔ ۱۸۸۳ء

میاں نذیر حسین نے ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء بمطابق ہر ذی قعد ۱۳۰۰ھ کو کنسٹر دہلی مسٹر  
جے ڈی ٹریبلٹ اور سنز لیسنس کے شہر سے بھی سفارشی خطوط حاصل کئے جن میں لکھا تھا کہ  
"مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے مقتدر عالم ہیں جنہوں نے نازک وقتوں میں اپنی وفاداری  
گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے وہ اپنے فرض زیارت کعبہ کے ادا کرنے کو مکہ جلتے ہیں۔  
میں امید کرتا ہوں کہ جس کسی برٹش گورنمنٹ انسر کی وہ چاہیں گے وہ اُن کو مدد دے گا کیونکہ  
وہ کامل طور پر اس مدد کے مستحق ہیں۔ ۱۸۸۳ء

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان ہے کہ ہندوستان میں اُس وقت چونکہ تقلید اور عدم تقلید  
کا فتنہ زور پر تھا اور مولانا نذیر حسین غیر مقلدین کے سب سے بڑے شیخ سمجھے جلتے تھے۔  
۱۸۸۳ء حیات بعد الہامہ ۱۳۴ (مذکورہ سرٹیفکیٹس کی نقول بھی اسی کتاب میں شامل ہیں۔)  
۱۱۹  
۱۳۰



اس نے نورانک اطلاق دی گئی کہ جماعت رہا یہ کاسب سے بڑا سرغنہ اور ہے۔ اگر یہاں کوئی کلا دلائی نہ کی گئی تو اس بات کو دہائی حجاز میں اپنی فتح سے تعبیر کریں گے۔ اور عوام میں اس سے بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ مولانا نذیر حسین کی کتابوں اور فتاری کے بعض مطالب کا عربی میں ترجمہ کر کے پیش کیا گیا۔ سہ

### جامع الشواہد کی اشاعت۔

میاں نذیر حسین کی سفر حجاز پر روانگی سے قبل یعنی ذیقعد ۱۲۹۸ھ میں غیر مقلدوں اور مقلدوں کے درمیان شہر دہلی میں جو میاں نذیر حسین کا ہیڈ کوارٹر تھا شدید تنازعہ پیدا ہو گیا۔ نزاع کی یہاں تک نوبت پہنچی تھی کہ دیوانی اور نو جداری عدالت میں مقدمات دائر ہو گئے۔ میاں نذیر حسین نے اس سلسلہ میں کشنور دہلی سے مدد چاہی اور کشنور نے فریقین کے بعض افراد کو اپنی کورٹھی پر طلب کر کے باہم ملاپ اور دفع فساد کرانا چاہا۔ چنانچہ ۲۸ ذیقعد ۱۲۹۸ھ کو ایک معاہدہ مابین فریقین ہوا۔ جس کی رو سے ایک دوسرے پر اعتراضات کا حق ختم کر دیا گیا۔ اس معاہدہ پر فریقین میں موجود علماء، طلباء اور شہر لوگوں کے دستخط موجود تھے۔ دہلی کے عوام اہلسنت نے اس معاہدہ کا مکمل احترام کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر لی۔ لیکن غیر مقلدوں نے اس معاہدے کو بڑی تعداد میں شائع کر کے پورے ہندوستان میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ یہ معاہدہ نہیں فتویٰ ہے۔ جو فریقین کے علماء نے مشترکہ دستخطوں سے جاری کیا ہے۔ سہ

غیر مقلدوں کی یہ حرکت سواد اعظم کے لئے بہت تکلیف کا باعث ہوئی۔ خصوصاً دہلی کے علماء اہلسنت نے اس کا سختی کے ساتھ نوٹس لینے ہوئے ہندوستان کے علماء سے اپیل کی کہ وہ غیر مقلدوں کے اس پورے پیگنڈہ کا جواب دیں اور غیر مقلدوں کی مذہبی حیثیت مسلمانان

سہ ابو الکلام کی کہانی۔ صفحہ ۱۲

سہ جامع الشواہد مرتبہ مولانا دوسی، احمد محدث سودی، منیر مدد مصلح، فیض ندوی، لکھنؤ۔

ہند پر واضح کریں۔ علمائے ہندوستان میں خیر مقدم کیا گیا اور متعدد کتابیں و رسائل رد و بابہ میں شائع ہوئے۔

تنازعہ پہلے سے پیدا ہونے والی کشیدگی ابھی پوری طرح ختم نہیں ہوئی تھی کہ میاں نذیر حسین کے ارادہ سے جلتی پرتیل کا کام کیا۔ ایک مرتبہ پھر علمائے ہندوستان کمر بستہ ہو گئے۔ ادھر مکہ مکرمہ سے مولانا خیر الدین نے علمائے ہند کے نام مکتوب ارسال کئے۔ کہ وہ میاں نذیر حسین کے عقائد کے سلسلے میں فتویٰ ارسال کریں تاکہ یہاں اُن کی مضبوط گرفت کی جاسکے۔ اس موقع پر مولانا رحیمی احمد محدث سودتی نے میاں نذیر حسین اور اُن کے تلامذہ کی عبارتوں سے ایک فتویٰ جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد ترتیب دیا جس پر علماءِ دہلی، دیوبند، لدھیانہ، کابل و فرنگی محل اور بمبئی کے دستخط و مواہیر ثبت تھے۔ یہ فتویٰ مدرسۃ الحدیث پبلشمنٹ کے دارالانصار سے جاری ہو کر مطبع فیض محمدی لکھنؤ سے شائع ہوا اور پہلے ہندوستان میں تقسیم کیا گیا۔ مولانا رحیمی احمد محدث سودتی نے اس فتویٰ کی کچھ کاپیاں ہندوستان کے عازمین حج کے ساتھ حجاز بھی روانہ کیں۔ مولانا عبدالقادر بدایونی خلیفہ مولانا فضل رسول بدایونی بھی اس سال حج بیت اللہ کی زیارت کو جا رہے تھے چنانچہ مولانا رحیمی احمد نے ان کے ہاتھ جامع الشواہد مولانا خیر الدین، مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو ارسال کی جو حجاز میں رد و بابہ کی تحریک میں پیش پیش تھے۔

غرض جب میاں نذیر حسین جب اپنی جماعت کے ہمراہ مکہ معظمہ پہنچے تو وہاں صورتحال ہی مختلف تھی۔ مولانا خیر الدین حجاز کے حکام کو تمام حقائق سے آگاہ کر چکے تھے اس لئے مکہ میں میاں نذیر حسین اور اُن کی جماعت کی نگہانی شروع ہو گئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے میاں نذیر حسین کے درودِ مکہ اور قیام حجاز کی بڑی جامع تفصیلات بیان کی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں ہندوستان میں ایک فتویٰ جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد کے نام سے مرتب ہوا تھا۔ والد مرحوم (مولانا خیر الدین) نے مولانا نذیر حسین مرحوم کے عقائد



کی نہرست زیادہ تر اسی جامع الشواہد سے اخذ کی گئی۔ البتہ معیار الحق (میاں صاحب کی کتاب) سے تقلید شخصی کے عدم وجوب اور الزام و تعین تقلید شخصی کے مفاسد اور امام صاحب کی تابعیت سے تاریخی طور پر انکار اور تحدید درودہ کی عدم صحت اور تحدید ظل مشین کی عدم صحت اور بعض دیگر مسائل مختلف فیہ میں مذہب محدثین کی توثیق وغیرہ کا ترجمہ کیا گیا تھا اور یہ استدلال کیا گیا تھا کہ ان سے امام صاحب کی تحقیر و توہین مقصود ہے بہر حال نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا نذیر حسین اور مولانا ملطف حسین عظیم آبادی معہ ایک اور رفیق کے گرفتار کر لیے گئے اور ایک نہایت ہی تنگ و تاریک محبس میں قید کر دیے گئے۔ چند دن بعد شریف مکہ نے بلایا اور جب انہوں نے اپنی گرفتاری کی وجہ دریافت کی تو بتایا گیا کہ تمہیں وہابی عقائد رکھنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ مکہ معظمہ اسلام کا اصل مرکز ہے اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ناسد عقائد رکھنے والوں کا احتساب کریں تاکہ وہ گمراہ نہ کر سکیں۔ دوسرے دن شریف کے یہاں ایک مجلس منعقد ہوئی اور اس میں والد مرحوم (مولانا خیر الدین) سے کہا گیا کہ ان کے عقائد کی نہرست پیش کریں۔ نہرست میں سب سے پہلا الزام امام صاحب (امام ابو حنیفہ) کی توہین کا تھا اور باقی مذکورہ الزامات تھے۔ مولوی نذیر حسین کی طرف سے مولوی ملطف حسین تقریر کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ہم پر یہ الزام ہے کہ ہم وہابی ہیں اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کی جماعت سے ہیں بالکل غلط ہے۔ ہم قرآن وحدیث کو ملتے ہیں اور اسی پر عمل کرتے ہیں۔

منقرض مولانا خیر الدین نے شریف مکہ کی مجلس میں میاں نذیر حسین کے عقائد و بابیہ کی کھلی کرفیسات پیش کیں اور میاں نذیر حسین اپنی اور اپنے شاگردوں کی تحریر کردہ باتوں سے کھلے بندوں سے منکر ہوئے۔ سب سے حتیٰ کہ انہوں نے اپنی کتاب معیار الحق کے بعض مسند حیات سے بھی برأت چاہی۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد اس پر ثبوت میں جامع الشواہد پیش کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مخالفین کی چیر ہے اور ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔

اس پر کسی پشاندی کا ایک رسالہ پیش کیا گیا جو مولانا نذیر حسین کا شاگرد تھا۔ مگر انہوں نے اس سے بھی بے تعلقی کا اظہار کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نذیر حسین مرحوم مجمل و مختصر بیان دے کر معاملے کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ آخر انہوں نے اس بیان پر اتفاق کیا کہ ہمارا عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے۔ ائمہ اربعہ کو ہم مانتے ہیں۔ چاروں کو حق پر سمجھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کو اپنا پڑا جانتے ہیں۔ اُن سے بعض کو خلاف شبیہ ایمان سمجھتے ہیں۔ اور کتب فقہ پر عمل کرنا جب تک قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہو خود ہمارا شیورہ ہے۔

مکہ معظمہ میں میاں نذیر حسین کی اس پر جان بخشی نہ ہوئی۔ بلکہ شریف مکہ کے یہاں قریب بیسی پراہنوں نے اودان کے رفیق مولوی سلیمان ابن الحج اسلمت جو ناگرلمھی نے اپنے عقائد کے انکشاف پر شریف مکہ کے دو برو ایک توبہ نامہ تحریر کیا اور تحریر احسنی العقیدہ ہونے کا اعلان کیا جب یہ اطلاعات ہندوستان پہنچیں تو ہر طرف اس فتنہ عظیم کے استیصال پر خوشیاں منائی گئیں مگر مکر کے بندوں کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ ان افراد نے مکہ سے ہندوستان واپسی پر اپنی اس شکست کو مصلحت پر تعبیر کیا۔ اور از سر نو دہلیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں دلی حجاز نے اپنی توہین محسوس کی اور ان افراد کے توبہ نامے بڑی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کر دیئے تاکہ عوام اہلسنت پر صحیح صودہ حال واضح ہو سکے۔

۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہندوستان خلیفہ پنجاہ میں ائمہ اربعہ کی تکفیر کر کے اور فتنہ انگیزی میں تمام غیر مقلدوں کو پس پشت

مذکورہ پشاندی صاحب کا پورا نام اخون صدیق پشاندی تھا۔ یہ میاں نذیر حسین کے شاگرد تھے۔ انہوں نے ایک رسالہ نذر المومنین میں میاں صاحب کے حسب حکم تحریر کیا تھا جس میں ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ خاتم النبیین الف لام عید خادجی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آخرت میں اللہ علیہ وسلم بعض کے خاتم ہیں۔ استغفر اللہ، میاں نذیر حسین نے پشاندی سے مکہ میں اختلاف ظاہر کیا جسے حقیقت ہے کہ یہ میاں صاحب کا عزیز شاگرد تھا اور ۱۳۵۷ھ کے غزوہ کے بعد میں جب میاں صاحب انہ بزم یم کو اٹھا کر گھر لائے تھے تو یہ شخص اُن کے ساتھ تھا جیسا کہ الحیاء بعد المماتہ کے صفحہ ۱۲۸ پر میاں صاحب کے اپنے بیان سے ظاہر ہے۔ غالب دین برے کا دھڑی کہ ہے۔ ایک شخص کی گفتگو میں یہ تعداد بڑا تعجب خیزہ میاں صاحب کے گواہ اور مسلک کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ (مرتب)



ذلیل یا چنانچہ امرِ سر کے ہفت روزہ اخبار الفقہیہ نے اپنی ۵ جولائی ۱۹۱۹ء کی اشاعت میں یہ توبہ نامے من وعن شائع کر دیے۔ اخبار لکھتا ہے کہ — ناظرین باتمکین۔ یہ وہ توبہ نامہ ہے کہ مذہبِ دہابیہ کے امام مولوی نذیر حسین سورج گرہی شمس الدہلوی مع جماعتِ دہابیہ شمسہ میں جب حج کے واسطے مکہ معظمہ گئے اور والی حجاز کو ان کی مذہبیت کی اطلاع ہوئی تو ان کو گرفتار کر کے محکمہ علیہ میں طلب کیا تب مولوی نذیر حسین نے دہابیت سے توبہ کی اور بقلم خاص تحریر کیا کہ اب میں دہابیت سے تائب ہوا اور مذہبِ حنفی اختیار کیا۔ چنانچہ وہ توبہ نامہ حسبِ حکم والی حجاز کے (مطبع میریہ واقع مکہ معظمہ) ۲۶ رذی الحجہ میں شمسہ میں طبع ہو کر اطرافِ عالم میں پہنچا ہر ملک کے لوگ اس توبہ نامہ سے واقف ہیں۔ اصل توبہ نامہ مطبوعہ مکہ معظمہ محافظہ عبداللہ مرحوم (امام مسجد جامع بہار) کے مکان میں موجود ہے اور اس کی نقل عالمِ اہل اسلام کی یاد دہانی کے واسطے شائع کی جاتی ہے۔

نقل توبہ نامہ :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد و نعلی علی رسولہ الکریم	بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد و نعلی علی رسولہ
اما بعد، مولوی سید نذیر حسین دہلوی اند مولوی	الکریم۔ اما بعد فان السید المولوی محمد
الحاج سلیمان ابن الحاج اسحاق جو ناگرہی جو کہ	نذیر حسین الدہلوی والحاج المولوی سلیمان
سہ دار ہیں ایک گمراہ فرقہ غیر مقلدین دہابیہ	ابن الحاج اسحاق الجوناگڈی من غیر المقلدین
کے۔ یہ دونوں اشخاص مکہ مکرمہ میں آئے	وصلا الی مکہ المکرمہ فلما ظہر حالہما حضرا
جب انکی حقیقت کھلی تو ان دونوں کو محکمہ	فی المحکمۃ العلیۃ واستما مافتا با عن
عالیہ میں طلب کیا گیا باز پرس ہوئی پس	العقیدۃ النبالۃ الجدیدۃ والطریقۃ
دونوں نے توبہ کی اس نے گنہے عفیہے	الحبیثۃ الوہابیۃ بین یدی حضرت
اور طریقہ حبشیہ دہابیہ سے حجاز مقدس کے	المشیرۃ المفتاح والید ستر المکرم
فرمانروا دوالی سید عثمان نوری ان کے اقبال	والوزیر المعظم والی ولایۃ الحجاز

در التوا السید عثمان نوری لا زالت شمس  
اجلاله من انق الاقبال بارغة وکتبا  
بقلمها ما ترجمته هذا وکذا کتاب کل  
من کان عقید کعقید تهما من رفقاء تها و  
من اقام بملکة المکرمة وذالک فی السلسل  
والعشرین من ذی الحجة من عام ۱۲۳۵ھ

کا سراج ہمیشہ فروغ نگیں رہے اس کے دہ بار میں  
دو لڑائی اشخاص نے اپنے قلم سے ایک توبہ نامہ  
لکھا جو دوح ذیل ہے اور اس طرح تمام حاضرین  
میں سے جو لوگ اس عقیدہ کے حامل تھے اور  
جو ان کے ہم عقیدہ رفیق تھے اور مکہ میں مقیم  
تھے سب نے توبہ کی۔ ۲۶ رذی الحجہ ۱۲۳۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحامد ومصليا اما بعد  
فان العاشر السید محمد نذیر حسین متبع  
السنة والجماعة عقيدة معللا وانا اعلم ان  
خلافها من المذاهب كلها سورع سوا  
کان من الرافضة والجارحیة والوهابیة  
والی افقی موافقا للمذهب الحنفی وانا  
حنفی المذهب وثبت مما اخطأت و  
صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وعلی آلہ  
واصحابہ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلياً اما بعد  
ناجیز سید محمد نذیر حسین متبع ہے سنت  
جماعت کا اندو کے عقیدہ و عمل کے مجھے معلوم  
ہے کہ مسلک اہلسنت کے علاوہ ہر مذہب  
برائے۔ خواہ رافضیہ کا جو خواہ جارحیہ کا  
یا وہابیہ کا اور میں مذہب حنفی پر فتویٰ  
دیتا ہوں اور حنفی ہوں اور جو مجھ سے نفرت  
ہوں میں ان سے توبہ کرتا ہوں بصلوٰۃ و سلام  
نازل ہوں ہمارے آقا و سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
پر اور آپ کی آل پر صحابہ پر اور سب پر۔

الراقم السید محمد نذیر حسین بقلمہ

الراقم السید محمد نذیر حسین بقلم خود

بنیادی طور پر جامع الشواہد کی ترتیب و اشاعت کا مقصد سرزمین حجاز پر میاں نذیر حسین کے  
عقائد کی گرفت تھا لیکن بعد میں یہ فتویٰ غیر مقلدوں کے رد میں ایک جامع دستاویز کی شکل اختیار  
کر گیا۔ اور تقریباً نصف صدی تک اس فتویٰ کی گونج ہندوستان میں سنائی دیتی رہی۔





ہے کہ اس زمانہ میں خیر مقلد تقیہ کر کے اپنے آپ کو حنفی کہہ دیتے ہیں اور واقعہ میں حنفیہ کو  
 شرک بتلاتے ہیں۔ خود مولوی نذیر حسین نے مکہ معظمہ میں غیر مقلد سہنسے تبری اور حلف کیا  
 اور حنفی اپنے آپ کو بتلایا اور ہندوستان میں وہ ہر مذہب سخت غیر مقلد تھے ادب اب بھی رہا ایسے ہی  
 ہیں۔ سو امام کا جب یہ حال تو ان کے مقتدی کیسے کچھ ہوں گے۔ اور مولوی نذیر حسین کا حقیقیوں  
 کو بدترانہ ہنر کہنا معتبر لوگوں سے سنا گیا ہے اور خود غلط ان کے شاگرد ان کے تعلید شخصی کو  
 شرک بتلاتے ہیں۔ تو یہ شخص مدح اُن کا کس طرح حنفی ہو سکتا ہے۔ یہ دعویٰ اُس کا قابل  
 قبول نہیں بظاہر حال اور جامع الشواہد سے لایب دوسرے غیر مقلدین بھی تبری کہتے ہیں مگر  
 جس جس مسائل سے صاحب جامع الشواہد نے عبارتیں نقل کی ہیں اُن میں ہرگز تحریف نہیں  
 چند مرتبے بندہ نے بھی اس کا مطالعہ کر دیکھا ہے اور یہ عقائد بعض غیر مقلدین کے بعض  
 معتبروں کی ذبانی دریافت ہوئے۔ اور وہ اس کا اقرار کرتے ہیں۔

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان سے بھی ۱۰ اشرا<sup>۱۳۰۵</sup>ھ میں مولانا محمد فضل الرحمن  
 امام جامع مسجد صدر بازار فیروز پور پنجاب نے غیر مقلدوں کے سلسلہ میں ایک مسکہ دریافت  
 کیا جس کا جواب فاضل بریلوی نے ۱۰ النہی بالاکید عن الصلاة ودعاء عدى التقلید کے تاریخی  
 نام کے ساتھ ایک رسالہ کی شکل میں دیا۔ اس جواب کی دلیل سورتم میں فاضل بریلوی نے جامع الشواہد  
 فی اخراج الروایین عن المساجد کو ماخذ بنایا ہے اور لکھا ہے کہ مجنا مولوی دھی احمد صاحب سورت  
 سلمہ اللہ تعالیٰ نے عقائد غیر مقلدین نقل کر کے اُن کے بعض عملیات بھی جامع الشواہد میں تلخیص  
 کئے ہیں یہاں اُس کے چند کلمات بطور اتعات لکھنا کافی سمجھتا ہوں۔

جامع الشواہد مختلف بلاد و امصار سے مختلف اوقات میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔  
 بعد تحقیق اس کی اشاعت کے سلسلہ میں جو معلومات فراہم ہوئی ہیں اُن کی ترتیب یہ ہے۔

۱۔ مطبع نبض محمدی لکھنؤ ۱۲۹۸ھ تعداد اشاعت دس ہزار

۲۔ مطبع نظامی کا پتہ ۱۳۰۵ھ تعداد اشاعت دو ہزار

۳۔ نیر عاتق الہی میرٹھی ۱۳۰۵ھ تذکرۃ الرشید حقہ اول مطبوعہ مکتبہ ثقیف قیصر گنج روڈ میرٹھی  
 ۴۔ غازی پور ۱۳۰۵ھ جلد سورتم سرگند فاضل بریلوی مطبوعہ سنی دارالاشاعت مبارک پور اعظم گڑھ ۱۹۸۱ء



۳۔ مطبع محمدا محمدی لاہور ۱۳۰۳ھ تعداد اشاعت پانچ ہزار

۴۔ فیض بخش و قانع پریس لاہور ۱۳۰۸ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۵۔ مطبع کریمی لاہور ۱۳۵۲ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۶۔ مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۵۸ء تعداد اشاعت ایک ہزار

۷۔ مکتبہ المہنت پبلی بحیث ۱۳۴۲ھ تعداد اشاعت ایک ہزار

۸۔ مطبع ریاض اگرہ (سن اشاعت و تعداد معلوم)

اس کے علاوہ جن کتابوں میں جامع الشواہد کو بطور ضمیمہ پیش کیا گیا اُن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ فتح البین مؤلف مولانا منصور علی خان مطبع دار العلم و العمل قرنگی محل لکھنؤ ۱۳۰۱ھ

۲۔ تنبیہ الوبابین مؤلف مولانا عبد العلی آسی مدرسی مطبوعہ مطبع آسی لکھنؤ ۱۳۰۸ھ

۳۔ نصر المقلدین مؤلف حافظ احمد علی بٹالوی مطبوعہ مطبع آسی مدرسی لکھنؤ ۱۳۲۰ھ

۴۔ اخراج المتناقضین مؤلف مولانا بنی بخش حلوانی مطبع کریمی لاہور ۱۳۵۲ھ

جامع الشواہد کو اکثر علمائے ماخذ کے طور پر استعمال کیا ہے ایسی کتب کی فہرست طویل ہے چنانچہ تفصیل سے گریز کرتے ہوئے یہاں جامع الشواہد کا اصل متن شائع کیا جا رہا ہے جو مولانا عبد العلی مدرسی کے رسالہ تنبیہ الوبابین کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوا تھا۔ اس میں تمام بلاد و اصناف کے علمائے کرام کی موافق تصدیقات و تقریقات بھی شامل ہیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس طرح ابوالکلام آزاد نے میر غلط الشبہ جبر ملکہ امی کے رسالہ "غبار خاطر" کا نام اپنے مجموعہ مکاتیب کے لئے مستعار لیا ہے اسی طرح انہوں نے حضرت محدث سہروردی کے رسالہ "جامع الشواہد" کا نام بھی سوامی مشہور ہانڈ کو جامع مسجد ملی میں بے جلتے اور منبر و محل پر بٹھا کر تقریر کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اپنے تصنیف کردہ ایک رسالہ "مستعار لیا اور اس کا نام جامع الشواہد لے کر مولانا عبد العلی مدرسی کے سامنے پیش کیا۔ (خواجہ رحمتی حیدر)

# جامع الشواہد کا عکس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۱) علامہ اہل سنت و جماعت اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں کہ یہ گروہ و ہاشمیین یعنی قرہ و غیر مقلدین  
بیات کذائی داخل ہر اہل سنت و جماعت میں با خارج ہر اسے شل دیگر فرقہ منالہ کے (۲) اور ہم مقلدوں کے  
اُنکے ساتھ مخالفت اور محالست کرنا اور اُنکو اپنے مساجد میں باوجود خوف فتنہ و فساد کے آنے دینا  
درست ہی یا نہیں (۳) اور اُنکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے تَبَيَّنَ الْاِتِّفَاقُ تَوَجُّرًا بِاَلَا جَرِ الْجَمْعِ شِل

## جواب سوال اول

دایہ غیر مقلدین (کہ قطع نظر عقائد کے جنکی علامات ظاہری اس ملک میں کمیشت مجموعی شیعہ اعتباراً افراد ہی ایسا رہے  
میں سے کسی کی تقلید نہ کرنا اور فقہ کو مخالف حدیث کے کنا اور مقلدوں کا نام مشرک اور بدعتی رکھنا اور  
اپنے تین موصد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑھنا اور نفس العقائد مجلس سیلا و خیر العباد اور فائز خوانی  
دعوس اولیاد اسد کو شرک و بدعت کنا اور بغیر کسی امام کی تقلید کے نماز میں آمین پکار کے کنا اور وقت کعب  
اور قوی کے رفیع دین کرنا اور نماز میں نات سدا پر بلکہ سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے سورہ  
فاتحہ پڑھنا اور جو ایسا کرے اُسکو برا کہنا شل دیگر فرقہ منالہ یعنی خارجی و غیر ہا کے اہل سنت  
و جماعت سے خارج ہیں کیونکہ اُنکے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت و جماعت کے ہیں  
چنانچہ بوجہ تحریر انھیں کی کتابوں کے چند عقائد اور مسائل بقیہ نام کتاب و ہند سے صفحہ کے بطور نمونہ  
بیان کیے جاتے ہیں تاچھر کسی شکر کو اُنکے ثبوت میں گنجائش اکھاتا اور شبہ کی باقی نہ رہے

## پہلے اس کے عقائد سے

اول یہ کہ خدای پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہیں چنانچہ صفحہ ۱۰ کتاب صیانا لا یامان مطبوعہ مراد آباد  
مولو شہو الحق شاکر مولوی ذیر حسین میں مندرج ہر دو ص ۱۰ انبیا علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک  
کے قائل ہیں جیسا کہ مولوی حسین خان صفحہ ۱۲ کتاب روح تقلید کتاب الحمید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی  
میں اس مضمون کا اقرار کرتے ہیں اور طرہ یہ کہ اُسکی صحت پر مولوی ذیر حسین شریف حسین وغیرہا اکابر غیر مقلدین  
کی مدح بھی ثبت ہیں حال آنکہ انبیا علیہم السلام تبلیغ احکام میں بالاتفاق مصدوم ہیں شوم یہ کہ انھیں  
کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں چنانچہ مضمون صفحہ ۱۱۲ انصر المؤمنین صفحہ ۱۱۲ صدیق شاہی شالو

علامہ ذہبی رحمہ اللہ

علامہ ذہبی رحمہ اللہ

علامہ ذہبی رحمہ اللہ



[illegible]



فائل ہوا اور جو بواستحاب کو اکل کر ادا یا چنانچہ حدت عربی کی یہ کہ لکھنے والا قلم مریض  
 وَلَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرَهُ وَتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَخْتَارُ مَا يَشَاءُ لِمَنْ يَرْزُقُ فَيُغْنِيهِ وَفَيُغْنِيهِ  
 اسی کتاب سے اسلوب میں حدیث اتھارن کی نسبت لکھا ہے کہ یہ مشہور و قد رآنا اللہ سقی  
 یا ایہذا منشیہ برقی ہوا الی آخر حدیث دوسری حدیث اس سے یہ کہ فرمایا حضرت سلم نے میں نہیں سنا  
 کہ نہ مکی میری کسی روئے آقا کرو تم ابو بکر اور عمر کی چنانچہ کسی کتاب کی سند میں قلم سے لکھا تھا محمد علی صاحب  
 اس حدیث کی پوری تصحیح اسلک گئی اور تین صدات کو ہی تمام حضرت ابو بکر صدیق حضرت عثمان غنی کے ساتھ حضرت عمر کے ساتھ  
 معاذ اللہ صدات اور کہہ رکھتے تھے چنانچہ صفحہ ۶۹ کتاب اعتصام السنہ مذکور میں بطور ہی ملاحظہ فرما چاہوں  
 الامون کے مسئلہ اور چاروں طریقوں کے مع بعض حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حنبلیہ وقادہ یہ وہ نقشبند یہ و  
 تجد وہ وغیرہ بگوں مشرک اور کافر میں چنانچہ اسی کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۷۰ میں لکھا ہے اور مولانا  
 محمد حسین کے رسالہ اشعار الحق جواب رسالہ انوار الحق میں سب مقلدین کو انخوان زریہ اور انھیں ملکہ شیطان  
 و کافر لکھا ہے اور اسی طرح مولوی محمد الدین نو مسلم کتب فروش لاہوری نے بھی کتاب تفسیر السین مطبوعہ لاہور  
 سورہہ رمضان ششمہ ہجری کے صفحہ ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ میں تقلید کو شرک اور حرام اور مقلدین خفیہ کو مشرک  
 اور کافر لکھا ہے اور چاروں ائمہ کے مسئلہ مظلالت اور بدعت قرار دیا ہے حکامی جاسد کھٹنہ دیکھتے ہیں اسی طرح  
 نواب صدیق حسن خان نے فقہ کو جلساری و مکاری اور فقہاء مقلدین کو مشرک و بدعتی و دعا باز لکھا ہے چنانچہ صفحہ ۲  
 و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰  
 کان نام فریبون اور دعا باز یوں کی علم فقہ و اس کے اور مبالغہ ان سب خرابیوں کا فقہاء اور مقلدین کی  
 بول چال کو اور سازی خرابی ڈالی ہوئی ان ملاؤں کی یہ جو وہم تعلقہ میں گرفتار ہیں اور نہ شرک و بدعت  
 میں سرشار اور تمام عالم کا فساد اور سازی خرابیوں کی بنیاد گروہ مقلدین سے ہو لوں اسی کتاب کے صفحہ ۹۲  
 میں لکھا ہے کہ کثرت نوافل نماز و خالت اور صدقات طعام وغیرہ واسطے ثواب بدسانی اموات کے موافق  
 طریقہ نہ ہو سکے و انتہی اور نیز نواب صاحب نے نصب الفدیۃ الی تدبیر علوم الشریعہ مطبوعہ مفید عام اگر  
 سلسلہ کے صفحہ ۱۴۰ میں لکھا ہے کہ علم شرعی عبارت ہے تفسیر و حدیث و فقہ سنت و فرائض سے یہی فقہ مصطلح  
 سورہ علوم و دنیا سے یہ نہ علوم آخرت سے انتہی بلکہ استغفار و توبہ استغفار و توبہ سے اس شخص کو کفایت  
 تعصب ہے کہ فقہ مصطلح کو اگر عبارت ہے حرام و حلال کے مسائل کو کتاب و سنت و جماع و قیاس سے مشابہ  
 کرنا اور کتب فقہ سے لحاظ مال و مالک کے فتویٰ دینا علوم دنیاوی سے شہر کیا نتیجہ مقام عبرت ہوا

مکتبہ تعلیم و ترویج اسلام لاہور

مکتبہ تعلیم و ترویج اسلام لاہور

نواب محمد علی صاحب



لہذا بڑی جرات ہو کہ جب انھوں نے علمائے مقلدین اور اولیایں کالمین کو بے دخلک شرک اور کافر ٹھہرایا تو  
 اب انکے کفر و اتحاد میں کیا شک باقی رہ گیا افسوس صد افسوس ان ناعاتب اندیشوں اور پیچروں کو اتنی  
 بھی خبر نہیں کہ بخاری اس بیہودہ تقریر اور ناشائستہ تحریر سے خود ہمارے امام المحدثین اور مقتداے عالمین  
 حضرت امام بخاری علیہ رحمۃ الباری بھی معاذ اللہ کافر و شرک ہوئے جاتے ہیں بدین وجہ کہ وہ بھی مقلد  
 ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کے اور داخل ہیں زمرہ مقلدین شافعیہ میں جیسا کہ ذبہ المحدثین عمدۃ المفسرین عارف  
 بامدلولہ امیر شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف میں لکھا ہے  
 هذا القليل من تفصيل البخاري فانه معذور في طبقات الشافعية ومن ذكره في طبقات  
 الشافعية الشيخ تاج الدين السبكي وقال انه تفقه بالحديث والحنيفة تفقه بالشافعي  
 واستدل شيخنا العلامة علي ادخال البخاري في الشافعية بذكره في طبقاتهم  
 وكلام النووي الذي ذكرناه شاهداً له استظهره بطرح بعض جريز طبري شافعي المذهب من  
 ابي طريح امام محمد بن اسماعيل بخاري بھی مقلدین شافعیہ میں شمار کیے گئے ہیں اور جس شخص نے انکو طبقات شافعیہ  
 میں ذکر کیا ہو وہ امام تاج الدین سبکی ہیں اور انھوں نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ شافعیہ امام حمیدی  
 سے اور حمیدی نے امام شافعی سے اور دلیل لائے ہیں ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ  
 میں ساتھ ذکر ہونے انکے کے طبقات شافعیہ میں اور کلام امام نووی کا جو ذکر کیا ہے اسکو گواہی دے رہی  
 اس بات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب میں انتہی پس جب ایسے بڑے امام المحدثین نے بدون تقلید کے  
 دین میں جارا نہ دیکھا ناچار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب ان لامذہبون کو تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے  
 ضرور چاہیے کہ کسی مذہب کو اختیار کریں اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار نفرین اور پھٹکار کریں و واز و ہم چہ شخص  
 ایمان بامد والیوم الآخر و تصدیق باجاءہ البنی نہ کہے اور طلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اس شخص کو  
 غیر مقلدین مسلمان متقی اور مصداق اس آیت کا جانے ہیں اولئك الذين صابوا اولئك هم المتقين  
 چنانچہ مفسرین رسالہ ثبوت الحق التحقی تصنیف مولوی خیر حسین مطبوعہ پشاور فیض دہلی مکتبہ اہل بیت کے صفحہ  
 اول میں مندرج ہو حال آنکہ صرف موصوف باایمان ہیں اور تصدیق باجاءہ البنی کرنے سے مسلمان متقی کہانی  
 نہیں ہو سکتا اور نہ باوجود مرکب ہونے عمرات قطیعہ کے اور تارک ہونے وجہات حمیہ کے متقی اور مصداق  
 ہر نا اس آیت کا لازم آتا ہو اور یہ بالاتفاق تمام علمائے اہل سنت کے نزدیک باطل ہے بلکہ متقی کہانی ہونے میں  
 انصاف باکسبات اور اقرار عن الیات بھی ضرور ہو اور مصداق آیت مذکورہ کے وہی لوگ ہیں جو باوجود موصوف  
 باایمان ہونے کے موصوف بالفضائل علیہ بھی ہوں جیسے بذل اسوال و ایتاحی زکوٰۃ و اقامت صلوٰۃ و  
 اسے موصوف ریح و ایفای عہود و موافق و معبر و استقلال بوقت مصیبت و طالی غرض کہ جملہ ضروریات دین

امام بخاری علیہ الرحمہ  
 نے اپنی کتاب الانصاف  
 میں لکھا ہے  
 هذا القليل من تفصيل  
 البخاري فانه معذور  
 في طبقات الشافعية  
 ومن ذكره في طبقات  
 الشافعية الشيخ تاج  
 الدين السبكي وقال انه  
 تفقه بالحديث والحنيفة  
 تفقه بالشافعي

امام بخاری علیہ الرحمہ  
 نے اپنی کتاب الانصاف  
 میں لکھا ہے  
 هذا القليل من تفصيل  
 البخاري فانه معذور  
 في طبقات الشافعية  
 ومن ذكره في طبقات  
 الشافعية الشيخ تاج  
 الدين السبكي وقال انه  
 تفقه بالحديث والحنيفة  
 تفقه بالشافعي



اور سنت اسلام پر عمل ہو سیردہم اسی کتاب میں اکتی حقیقت کے صفحہ ۲۴ و ۲۵ میں مذکور ہے جس سے  
 تقلید کو بہت مذموم اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہو اور ایسے مجتہدین کو مثل اجار و بیان یعنی علماء یوں  
 و زما کے بنایا ہو اور حضرات مقلدین کو صدق ان آیات کا ٹھیکہ یا ہی الخ لا یخلفونہم وہم وہا انفسہم وہا  
 میں دُونَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَقْبَلْ لَہُمْ اَتَّبِعُوا مَا اَنْزَلَ اللہُ فَالْوَاہِلُ یَتَّبِعُ مَا الْفَقِیْتُ عَلَیْہِ اَبَاؤُنَا  
 حال آگے یہ تین یوں و نصاری و کفار مشرکین کی شان میں وارد ہیں انہوں نے صدق اس کے مقلدین مجتہدین  
 اسلام ٹھیکے جاہلین اس سے بڑھ کر تعصب اور کراہی کیا ہوگی ۵ از یرون طعنہ ذہنی برائزیدہ و زرد نہت  
 تنگ سیدار دیزیدہ خیال کرنا چاہیے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہوتا ہو کہ نبی اسرائیل نے جو تحریم ماعل اسلام اقبل  
 احرم اس میں اپنے اجار و بیان کا اتباع کیا تو کافر و مشرک ہو گئے ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تحلیل اور تحريم  
 محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ جنکی حرمت و اباحت میں تحلیل  
 اور ضرورت اجتہاد کی ہو جس در صورت اول مولوی صاحب کو ایسا کہ بعد رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل  
 تحريم محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی ثابت کرنا چاہیے حتیٰ کہ انکے مقلدین بسبب اتباع کرنے کے ایسی  
 تحلیل و تحريم میں مشرک و کافر قرار دیے جائیں اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین آید کو مشرک قرار دینا  
 قیاس تاروا اور اجتہاد صحابی اور در صورت ثانی معاذ اللہ صحابہ کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہو کہ انھوں نے  
 لفظائے طوائف سے طلاقات ثلاثہ واقع ہونے میں حضرت عمر کا اتباع کیا ہو یا کہ وہ خود بدلتے ہوئے  
 اکابر کا مثل قاضی شوکانی و ابن قیم وغیرہم کے لازم آتا ہو اس واسطے کہ انھوں نے لفظ ثلاثہ سے طلاقات ثلاثہ  
 نہ واقع ہونے میں ابن تیمیہ و داؤد و طاہری و ابن حزم کی تقلید کی ہو جس شخص اول تو بدی البطلان ہو کہ صحابہ  
 سے تحريم ماعل اسد ہرگز نہیں ہو سکتی اور ثانی برحم مولوی صاحب کے متعین ہو گئی اب اسکا کیا جواب دے  
 کیونکہ ایسی بات کہیے کہ اطلاق الزام اسکا اپنے اوپر ایسے چھار دہم رسالہ الاحوالی سائل الاستفتاء صیف  
 نواب صدیق حسن خان امیر بھٹیال مطبوعہ گلشن اودھ لکھنؤ میں لکھا ہو کہ خدا عرش پر بیٹھا ہو اور عرش زمین پر  
 اور دونوں قدم اپنے کرسی پر رکھے ہیں اور کرسی اس کے قدم رکھنے کی جگہ ہو اور ذات خدا کی جہت فوق اور  
 طرف علو میں ہو اور اسکو فوقیت جہت کی ہو تو فوقیت رتبہ کی اور وہ عرش پر رہتا ہو اور اترتا ہو ہر شب کو  
 طرف آسمان دینا کے اور اس کے لیے دینا بایان ہاتھ اور قدم اور پستلی اور اٹھکھان اور دو آنکھیں اور منہ  
 اور پٹلی وغیرہ سب چیزیں ہا کیف ثابت ہیں اور جو آئینہ اس بارے میں ہیں سب ممکنات ہیں  
 آیات تشابہات نہیں اور ان آیات و احادیث میں تاویل کرنا چاہیے سب آئینہ اور حدیث ہیں

ایک دفعہ میں نے تقلید کو بہت مذموم اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہو اور ایسے مجتہدین کو مثل اجار و بیان یعنی علماء یوں و زما کے بنایا ہو اور حضرات مقلدین کو صدق ان آیات کا ٹھیکہ یا ہی الخ لا یخلفونہم وہم وہا انفسہم وہا میں دُونَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَقْبَلْ لَہُمْ اَتَّبِعُوا مَا اَنْزَلَ اللہُ فَالْوَاہِلُ یَتَّبِعُ مَا الْفَقِیْتُ عَلَیْہِ اَبَاؤُنَا حال آگے یہ تین یوں و نصاری و کفار مشرکین کی شان میں وارد ہیں انھوں نے صدق اس کے مقلدین مجتہدین اسلام ٹھیکے جاہلین اس سے بڑھ کر تعصب اور کراہی کیا ہوگی ۵ از یرون طعنہ ذہنی برائزیدہ و زرد نہت تنگ سیدار دیزیدہ خیال کرنا چاہیے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہوتا ہو کہ نبی اسرائیل نے جو تحریم ماعل اسلام اقبل احرم اس میں اپنے اجار و بیان کا اتباع کیا تو کافر و مشرک ہو گئے ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تحلیل اور تحريم محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ جنکی حرمت و اباحت میں تحلیل اور ضرورت اجتہاد کی ہو جس در صورت اول مولوی صاحب کو ایسا کہ بعد رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل تحريم محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی ثابت کرنا چاہیے حتیٰ کہ انکے مقلدین بسبب اتباع کرنے کے ایسی تحلیل و تحريم میں مشرک و کافر قرار دیے جائیں اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین آید کو مشرک قرار دینا قیاس تاروا اور اجتہاد صحابی اور در صورت ثانی معاذ اللہ صحابہ کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہو کہ انھوں نے لفظائے طوائف سے طلاقات ثلاثہ واقع ہونے میں حضرت عمر کا اتباع کیا ہو یا کہ وہ خود بدلتے ہوئے اکابر کا مثل قاضی شوکانی و ابن قیم وغیرہم کے لازم آتا ہو اس واسطے کہ انھوں نے لفظ ثلاثہ سے طلاقات ثلاثہ نہ واقع ہونے میں ابن تیمیہ و داؤد و طاہری و ابن حزم کی تقلید کی ہو جس شخص اول تو بدی البطلان ہو کہ صحابہ سے تحريم ماعل اسد ہرگز نہیں ہو سکتی اور ثانی برحم مولوی صاحب کے متعین ہو گئی اب اسکا کیا جواب دے کیونکہ ایسی بات کہیے کہ اطلاق الزام اسکا اپنے اوپر ایسے چھار دہم رسالہ الاحوالی سائل الاستفتاء صیف نواب صدیق حسن خان امیر بھٹیال مطبوعہ گلشن اودھ لکھنؤ میں لکھا ہو کہ خدا عرش پر بیٹھا ہو اور عرش زمین پر اور دونوں قدم اپنے کرسی پر رکھے ہیں اور کرسی اس کے قدم رکھنے کی جگہ ہو اور ذات خدا کی جہت فوق اور طرف علو میں ہو اور اسکو فوقیت جہت کی ہو تو فوقیت رتبہ کی اور وہ عرش پر رہتا ہو اور اترتا ہو ہر شب کو طرف آسمان دینا کے اور اس کے لیے دینا بایان ہاتھ اور قدم اور پستلی اور اٹھکھان اور دو آنکھیں اور منہ اور پٹلی وغیرہ سب چیزیں ہا کیف ثابت ہیں اور جو آئینہ اس بارے میں ہیں سب ممکنات ہیں آیات تشابہات نہیں اور ان آیات و احادیث میں تاویل کرنا چاہیے سب آئینہ اور حدیث ہیں

ایک دفعہ میں نے تقلید کو بہت مذموم اور مخالف طریق اسلام قرار دیا ہو اور ایسے مجتہدین کو مثل اجار و بیان یعنی علماء یوں و زما کے بنایا ہو اور حضرات مقلدین کو صدق ان آیات کا ٹھیکہ یا ہی الخ لا یخلفونہم وہم وہا انفسہم وہا میں دُونَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَقْبَلْ لَہُمْ اَتَّبِعُوا مَا اَنْزَلَ اللہُ فَالْوَاہِلُ یَتَّبِعُ مَا الْفَقِیْتُ عَلَیْہِ اَبَاؤُنَا حال آگے یہ تین یوں و نصاری و کفار مشرکین کی شان میں وارد ہیں انھوں نے صدق اس کے مقلدین مجتہدین اسلام ٹھیکے جاہلین اس سے بڑھ کر تعصب اور کراہی کیا ہوگی ۵ از یرون طعنہ ذہنی برائزیدہ و زرد نہت تنگ سیدار دیزیدہ خیال کرنا چاہیے کہ تفسیر آیات سے ظاہر ہوتا ہو کہ نبی اسرائیل نے جو تحریم ماعل اسلام اقبل احرم اس میں اپنے اجار و بیان کا اتباع کیا تو کافر و مشرک ہو گئے ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تحلیل اور تحريم محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی تھی یا ایسے محرمات و مباحات کی کہ جنکی حرمت و اباحت میں تحلیل اور ضرورت اجتہاد کی ہو جس در صورت اول مولوی صاحب کو ایسا کہ بعد رضی اللہ عنہم کی نسبت بھی تحلیل تحريم محرمات و مباحات یقینیہ ضروریہ کی ثابت کرنا چاہیے حتیٰ کہ انکے مقلدین بسبب اتباع کرنے کے ایسی تحلیل و تحريم میں مشرک و کافر قرار دیے جائیں اور بدون اثبات اس امر کے مقلدین آید کو مشرک قرار دینا قیاس تاروا اور اجتہاد صحابی اور در صورت ثانی معاذ اللہ صحابہ کرام کا مشرک و کافر ہونا لازم آتا ہو کہ انھوں نے لفظائے طوائف سے طلاقات ثلاثہ واقع ہونے میں حضرت عمر کا اتباع کیا ہو یا کہ وہ خود بدلتے ہوئے اکابر کا مثل قاضی شوکانی و ابن قیم وغیرہم کے لازم آتا ہو اس واسطے کہ انھوں نے لفظ ثلاثہ سے طلاقات ثلاثہ نہ واقع ہونے میں ابن تیمیہ و داؤد و طاہری و ابن حزم کی تقلید کی ہو جس شخص اول تو بدی البطلان ہو کہ صحابہ سے تحريم ماعل اسد ہرگز نہیں ہو سکتی اور ثانی برحم مولوی صاحب کے متعین ہو گئی اب اسکا کیا جواب دے کیونکہ ایسی بات کہیے کہ اطلاق الزام اسکا اپنے اوپر ایسے چھار دہم رسالہ الاحوالی سائل الاستفتاء صیف نواب صدیق حسن خان امیر بھٹیال مطبوعہ گلشن اودھ لکھنؤ میں لکھا ہو کہ خدا عرش پر بیٹھا ہو اور عرش زمین پر اور دونوں قدم اپنے کرسی پر رکھے ہیں اور کرسی اس کے قدم رکھنے کی جگہ ہو اور ذات خدا کی جہت فوق اور طرف علو میں ہو اور اسکو فوقیت جہت کی ہو تو فوقیت رتبہ کی اور وہ عرش پر رہتا ہو اور اترتا ہو ہر شب کو طرف آسمان دینا کے اور اس کے لیے دینا بایان ہاتھ اور قدم اور پستلی اور اٹھکھان اور دو آنکھیں اور منہ اور پٹلی وغیرہ سب چیزیں ہا کیف ثابت ہیں اور جو آئینہ اس بارے میں ہیں سب ممکنات ہیں آیات تشابہات نہیں اور ان آیات و احادیث میں تاویل کرنا چاہیے سب آئینہ اور حدیث ہیں







لَمْ يَكُنْ مِنْ تِلْكَ الْغَلِيظَةِ الْوَالِدَةِ مِمَّنْ تَجْمَعُ صَلَاتُهُ لَيْلَ رَمَضَانَ يَدْعُوهُ  
 لَمْ يَكُنْ مِنْ تِلْكَ الْغَلِيظَةِ الْوَالِدَةِ مِمَّنْ تَجْمَعُ صَلَاتُهُ لَيْلَ رَمَضَانَ يَدْعُوهُ  
 ذَكَرَ بَعْضُ الْأَهْلَاءِ أَنَّ اسْتِغْفَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ  
 كَمَا جَاءَ فِي خِلَالِ حَالِ الْوُجُوهِ وَفَعَلَ صَحَابَهُ كَرَامَ بَعْضِ سُنَنِ هَذَا جِيسَاكَ رَسُولِ الْمَدِينَةِ  
 صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ وَفَعَلَ صَحَابَهُ كَرَامَ بَعْضِ سُنَنِ هَذَا جِيسَاكَ رَسُولِ الْمَدِينَةِ  
 اس کے اس میں رکعت تراویح کو بدعت عمری کہنا را فضیلت کا قول ہو گا ذکرہ السیوطی فی جوامعہ اور اٹھ رکعت  
 تراویح کو سنت کے بنانے سے راحت نفس کی بھلکڑی ٹھنڈا اور بیش رکعت کو بدعت عمری کہنے مشقت کے سبب  
 چھوڑ دینا تو صریح اجماع فقہیہ خواہش نفسانی ہے نہ اقبل سنت رسول رضائی بلکہ آنحضرت کی سنت فعلی کو  
 بتقریر تخفیف محنت کے لینا ہو اور سنت قولی کو تو بیاعت مشقت کے چھوڑ دینا ہو سبحان اللہ دعویٰ کہ ہم پوری  
 سنت پر عمل کرتے ہیں اور عمل یہ کیا دعویٰ سنت پر چلتے ہیں اور وہ ادھی بھی پوری نہیں اس واسطے کہ آپ حضرت  
 نماز تراویح ایک مرتبہ ثقلی شب تک پڑھی اور دوسری مرتبہ نصف شب تک پڑھی اور تیسری مرتبہ بیان تک پڑھی  
 کو وقت صبح کا قریب ہو گیا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یہ غیر مقلدین اس طرح طول قیام کے ساتھ کمان  
 پڑھتے ہیں تاکہ پوری پوری سنت قولی کی تعمیل ہو آئندہ سیر طرہ یہ کہ جو تمام امت محمدیہ شرقی سے غرب تک میں  
 رکعت تراویح کی پڑھتے ہیں اور سنت قولی و فعلی دونوں پر عمل کرتے ہیں یعنی بیس رکعت تو موافق سنت  
 قولی کے ادا کرتے ہیں اور آٹھ رکعتیں سنت فعلی کی تو بیس کے اندر آگئیں بدعتی اور تارک سنت نبوی  
 ہو جائیں اور خود جو ہم سنت پر چلتے ہیں عامل بالسنۃ کہلاتے ہیں یہ بھی عجیب دھوکے کی بات ہو جو پیرو سنت  
 کہلاتے ہیں اور اس سنت پر نہیں آتے ہیں اور جو سنت کو بجا لاتے ہیں وہ بدعتی کا خطاب پاتے ہیں کیا اندھیر ہو  
 اور کیا اٹھ چھوڑ کر غیر مقلد سے صرف آٹھ رکعت پڑھنے کی فرغت پائی تخفیف عبارت کی راحت اٹھائی اور مقلد نے  
 یہ چند کہ بیس رکعت ادا کرنے میں بارشقت اٹھایا لیکن ہر دو سنت کے میدان تکمیل بیرونی سے قدم نہٹایا  
 سے سزاوارتہ شوق میں شیریں کو کہیں | ہندی یا گریہ یا زسکا سر نہ ہو سکا | اس سنہ سے پھر تو آپ کو کتاب عقیدہ  
 اور دوسرا دیکھئے تو یہ بھی نہ ہو سکا | سزاوارتہ ہم کتاب سخی المؤمنین مطبوعہ مطبعہ محمدی لاہور تصنیف قاضی  
 محمد حنی ساکن اجڑا ضلع ہالوان کے صفحہ ۱۰۱ میں لکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر الجیلانی شہید کئے والا کافر اور  
 مشرک ہو کہ اُسے یہ یمنون شرک کیے اشرک فی العلم اور اشرک فی التصرف اور اشرک فی العبادۃ اور اسی طرح  
 سے یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا بھی کافر اور مشرک ہو حال آکر یہ کہنا بالکل تعصب اور نفسانیت سے بھرا ہو اور خود  
 معتزین ظلم معرفت سے بے بہرہ ہو یہ عقیدہ ہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۱۱ میں لکھا ہے جو کوئی اذان میں وقت سننے  
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کے انھوں کو جو ہم کے اٹھوان پر رہے وہ بدعتی ہو اور تہقیر ہیں اس کے من



حدیثین میں دو سب موضوع اور بناوٹی ہیں اور عمل کرنا ان پر موجب ضلالت ہو حال آنکہ کہ کتاب بھی بالکل  
 حقاقت اور حقائق پر مشتمل ہے اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۷ سے تا ۱۲۱ میں مرقوم ہے کہ آنحضرت کے علم پر منحصر ہیں احوال  
 اور اعمال است برواقت ہونا بدیسی البطلان ہو اور اعتقاد اس پر موجب شرک جلی اور مستلزم اثبات علم غیب کہ  
 کہ یہ خاصہ غلام الغیب کا ہو اور جو بواسطہ ملائکہ کے احوال امت پر آپ مطلع کیے جاتے ہیں سو یہ بھی  
 غیر متیقن اور غیر ثابت ہو اور قابل اعتبار کے نہیں ہو کہ سو سے اب باب سیر کے کسی نے معتبرین اہل حدیث سے  
 اسکو نقل نہیں کیا بلکہ حدیثین اس کے خلاف پرورہ ہیں حال آنکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہو کہ قبر شریف میں  
 آنحضرت پر احوال و اعمال امت پیش کیے جاتے ہیں جن لوگوں کے اعمال صالحہ ہوتے ہیں تو آپ خوش  
 ہوتے ہیں اور خلع اعمال بد ہوتے ہیں تو آپ اُنکے حق میں دعا و استغفار فرماتے ہیں تو زور دہم اسی کتاب  
 میں صفحہ ۱۲۱ سے تا ۱۳۱ لکھا ہے کہ است کو اور راک اور سماع ثابت نہیں ہو اور وح مفارقتہ کو تعلق اور حیات صرف  
 بقدر آیت اللہ عجلتہ فرجہ کے حاسس ہو اور حدیثین کہ شرح احمد وین در بارہ اثبات سماع موتی کے وار د ہیں وہ قابل  
 شک نہیں و اگر حدیثین کہ حسین رسائی جلال الدین سیوطی کی طبقہ را بعد سے لکھی ہیں اور احادیث طبقہ را بعد  
 اس قابل نہیں ہیں کہ کسی حقیقہ کے یا عمل کے ثبات میں قابل سند و تشکیک ہوں حال آنکہ عقیدہ اہل سنت میں  
 یہ ہرگز دراک اور سماع موتات کو حاصل ہو اور یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو کہ ستم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۲  
 میں مرقوم ہے کہ ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام سے خلق اسد پر کسی طرح کا فیض نہیں ہو اور احوال اختیار یہ  
 وغیر اختیار یہ میں استغفار ان سے شرعاً و عقلاً ناجائز بلکہ بدیسی البطلان ہو ورنہ بعثت انبیاء کی مرثہ بعد آخرے  
 بیکار اور بیفائدہ ہو جاتی ہو اور ایک ہی وجود شریف حضرت آدم علیہ السلام کا قیامت تک کافی ہو جاتا اور وہ  
 آثار فادہ و استفادہ و تعلیم و تعلم کے جو آنحضرت سے بعد انتقال کے زمانہ صحابہ میں پائے گئے وہ سب اصل  
 معلوم ہوتے ہیں ورنہ اگر غیر شریف سے تعلیم و افادہ ہوتا تو آپ کے تعیین کفن و کیفیت دفن و غسل و دیگر مسائل  
 عبادات و معاملات میں کیا میں صحابہ کرام نہ ہوتے بلکہ بات منہ عنات مشاہرات صحابہ کی شہادت اور اسی طرح اختلاف  
 تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و مفسرین و محدثین کا ہرگز نہ رہتا بلکہ کارخانہ تیاس و اجتہاد و استنباط  
 مسائل و تنبیح روایات احادیث و فقہ کا وہ ہم پر ہم ہو جاتا اتنی حد پہنچائے ایسی سوانحیت اور بدگمانی سے کہ صریح  
 اس سے معجزات انبیاء اور کرامات اولیاء کا انکار پایا جاتا ہو لا حول و لا قوۃ الا باللہ و علم اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۷  
 میں مرقوم ہے کہ استہد او اہل قبور سے باین طور کرنا کہ آنحضرت واسطے حصول مطالب کے دعا فرماتے یہ خلاف شرع بلکہ موجب  
 شرک ہو کہ آنحضرت کہنا سماع کو چاہتا ہو اور دراک و سماع اہل قبور سے بالکل متغنی ہو اور نیز واسطے دعای اہل قبور  
 کے کوئی نذر نذر نہیں ہو پس دعا کرنا ان سے لغو ہو انتہی پس یہ عقیدہ بھی خلاف اہل سنت کے ہو بخت و دوم







کفر و افقادت جلویہ کی جسکو خانی ہاتھ اور فتانی الشیخ سے تاویل کرتے ہیں اتنی مقام صحت اور حجابی حیرت کم  
 کسی شخص نے تقلید نفس پییدہ بلکہ باتباع جثت یزید کے حضرت صفیہ کرام کی شان میں کسی کسی صریح بلویا  
 کی ہیں گو یا گایان دی ہیں مقدم حقیقی اسکا بہ لکھنے کو توفیق ہوا ہے بسبب و پنجم اسی کتاب کے سوسہ  
 میں لکھا ہے کہ درود مستعات اور دلائل الخیرات و کبریت احمد و درود عاکبر و غیرہ کتب درود بے اصل اور محض  
 اختراعی ہیں بلکہ درود ہی نہیں اتنی خدایا نے ایسے خیالات واپس اور مقالات یہود سے کہ بالکل خباثت  
 اور حضرت سے صحت عداوت معلوم ہوتی ہے بسبب و ششم اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۵ میں فطرت  
 عقلی کو آنحضرت کے ساتھ شرک لکھا ہے اور آپ کے ساتھ زیادہ محبت رکھنے والے کو شرک کہا ہے نعم و باندہ سنا اور لکھا  
 بنا پر صفحہ ۱۴۴ میں حضرت جلالنا نظام الدین گجوی کو شرک لکھا ہے کہ انھوں نے بہ سبب فطرت کے سزا میں  
 بہ بیت نقیہ لکھی ہے کہ چو گویم کہ عیسے ہو کب وہاں نہ بشمار نیش خضر و موسیٰ وہاں نہ اور لکھا ہے کہ اس فطر  
 و میں دوسرے پیغمبروں کی تحقیر اور توہین ہوئی جاتی ہے حال آنکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو ایسے سید امیرین  
 خاتم النبیین کی سواری معراج کے ساتھ ساتھ جلوس میں ہونا پیغمبروں کا موجب کمال تعظیم اہل سوک ہے اور نہایت  
 عزت و تکریم ہمارا سیان کا سبب ہے اور احادیث سے ثابت ہے کہ شب معراج میں آپ بقام بیت المقدس سب  
 پیغمبروں کے پیشو اور امام ہوئے اور سمجھوں نے آپ کے پیچھے افتد کی اور نماز پڑھی اسی طرح سے آسمانوں میں بھی پیغمبر  
 نے پیغمبر نامہ آپ کا استقبال کر کے ملاقات کی اور اپنی اپنی جدا اختیار تک آنحضرت کی سواری کے ساتھ رہے لیکن تو  
 کوئی توہین پیغمبروں کی نہیں بلکہ تکیا و بہت بزرگی اور سرداری آپ کی سبب پیغمبروں پر ظاہر ہوتی ہے اور آپ کی حاجت  
 کہ خود حق تعالیٰ نے آپ کو سارے پیغمبروں کا سردار اور بادشاہ بنا کے بھیجا اور سب اہل اسلام کا بھی یہی اتفاق ہے کہ  
 آپ افضل الانبیاء و اولیٰ المرسلین ہیں پس ایک خارج کی معمولی مثال یہ کہ رسم تصویر صاحب پر چھتے ہیں کہ جب دیکھا  
 برکت میں گھوڑے پر سوار ہو کے جاتا ہوا اُس کے ساتھ ساتھ براتی بڑے بڑے بزرگ مثل باب اور داد اور نانا اور چچا  
 اور آٹا اور بیرو وغیرہ کے پیادہ پا چلتے ہیں تو کیا اُس دو دھاک کے یہ سب بزرگ خدمتگارا اور رئیس گماشتے اور کیا دلچسپ  
 کے ہر کاب ہونے سے ان بزرگوں کی تحقیر اور توہین لازم آئیگی حاشا دکھا ہرگز نہیں پس اس شعر کے سبب حضرت  
 نظامی کو شرک کہنا قصوری صاحب کی عقل کا قصور ہے اور دماغ میں اُن کے بالکل فتنہ و پرہیزگار و ہفتم اسی کتاب  
 کے صفحہ ۴۳ سے صفحہ ۹۴ تک لکھا ہے کہ الہام صرف دل کے خیال کو کہتے ہیں خواہ خدا کی طرف سے ہو خواہ شیطان  
 کی جانب سے خواہ وہ خیر ہو خواہ شر اور الہام ہر ایک کو ہوتا ہے کبھی سے لے انسان تک اور کافر سے لے مسلمان تک  
 اتنی کسی کی خصوصیت نہیں ہے اس الہام کو او یا داسہ کا خاصہ سمجھنا خطا ہے بلکہ ہر ایک پر میں اور یا و اللہ ہے اور  
 الہام کسی کا خاصہ نہیں اتنی کلام وہ اب کیا پوچھنا ہے کہ کبھی پھر اور شرک دکھا کر کو بھی الہام ہونے کا اور ہر مومن  
 خواہ فاسق ہو یا فاجر مورد الہام ہے لا حول ولا قوۃ ایسی سمجھ کے آدمی سے خدا بچائے اور کسی مسلمان کو ان کے دام

طہ اور فی ہر کتاب کی روایتی و خیالی و نقلی و ہر ایک

وہی کہ ان کے خیال و خیالی و نقلی و ہر ایک



و سونہ شیطانی من نہ چھٹائے ظاہر ہو کہ سو سہ سو شریعین شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور امام احمد خیرین  
رحمن کی جانب سے ہوتا ہے جیسا کہ علمائے بیان کیا آلا لہم اللہم العاقبہ معنی فی القتب یطریق الفیض من  
الخیر لیخرجہم من سوتہ بہشت و ششم اسی کتاب کے صفحہ ۴۴ و ۴۵ میں لکھا ہے کہ سب افعال اللہ  
اقوال آنحضرت صلعم کے تشریحی ہو محمود بنین بین اور عصمت مظنہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہے ورنہ صحابہ آپ کی  
بعض خطاؤں پر اعتراض کرتے انتہت خلاصہ کلام یہاں تو کیا قصوری آنحضرت صلعم علیہ وسلم سے بھی  
غرض عقیدہ نہیں ہے اور انکو یہ غیر معصوم نہیں سمجھتا ہے اور آپ کے بعض قول و فعل کو خلاف خمرع اور محمود  
بتا تا ہے اور انھیں کی ہمت میں ہو کر انھیں پر اعتراض جاتا ہے اور نسبت اسکی صحابہ کی طرف لگاتا ہے معافانہ  
اگر کوئی بادشاہ دین ہوتا تو اس گستاخی اور بے ادبی کی ضرور سزا دیتا اور دائرہ اسلام سے خارج کر کے ہلا ہکا  
قرار دیتی لیتا خیر اب ہم ملا قصوری کے اس تصور سراپا فست و غور کو منقہ حقیقی کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ اپنے  
حبیب پر افترا اور اعتراض کرنے والوں کو خوب بھلیگا جو چاہیگا اسکی مراد لگتا حال آنکہ عقیدہ اہل سنت کا آنحضرت  
کی نسبت یہ ہے کہ جملہ افعال و اقوال آپ کے محمود اور مشایخ بین اہل سنت کو حاصل ہے سب صحابہ آپ کے حکم کے تابع  
اور فرمان بردار تھے کسی نے آپ پر اعتراض نہیں کیا بلکہ بعض معاملات میں بطریق شہرہ اور مقتضای مصلحت و حکم  
عرض حال کرتے تھے اور آپ کو ہر کام میں امام مطلق اور پیشوا ہی برحق سمجھتے تھے اور کسی نے مخالفت یا رد و دل  
حکمی آپ کی نہیں کی مگر یہ آیت وضع الدلائل علیہم و کان لکم من و لا مؤت فیہ اذ اقصی اللہ و رسوله افرام  
ان یكون لکم الخیر کا من افرامہم و من یفعل اللہ و رسوله فقد ضل صلاکہ بیعتنا یعنی نہیں  
تائیں ہے واسطے کسی مومن کے اور نہ سونہ کے جب کہ مقرر کر دے اللہ اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے انکے  
اختیار اپنے کام سے اور نہ کوئی نافرمانی کرے اللہ و اس کے رسول کی سودہ بالکل گمراہ ہو گیا بہشت و نہم اسی  
کتاب کے صفحہ ۵۵ میں تفسیر اور اقتباس قرآنی کو کفر اور منہج لکھا ہے اسی بنا پر شیخ سعدی و حضرت جلی  
و حافظ ایسے بزرگوں کو کہ جنگی جلاالت و منزلت و تقابست متفق علیہ زمانہ ہر کافر بنا دیا اور انہیں تکفیر کا فتویٰ  
لگا دیا صرف اس تصور پر کہ سعدی نے گلستان میں سے زینہ از قرین بد زہار و وقت سار بہشت  
عذاب النکار اور جامی نے زیجا میں سے شہ از متوجیان کر دیا و صدادہ کہ سبحان الذی انری تعبدا  
اور حافظ نے اپنے دیوان میں سے چشم حافظ زیر بام قصر آن خور اسرشت و شیوہ جہان یحییٰ سبحان الذی انری تعبدا  
کو آیات سے تفسیر کر کے قرآن کو سیاق سے کا لگا اپنے جنس کلام سے کہوں کر دیا اس واسطے کہ یہ آیتیں جس محل  
اور مورد پر نہ نہر انھیں اس کے خلاف بیان مانا گیا ہے ان سے کہ قہرین بہ کو خطاب نام قرار دیا اور سبحان  
الذی انری تعبدا نے اپنی تعریف میں فرمایا ہے نہ یہ کہ وقت یحییٰ نبوی کے فرشتوں سے اس کے پڑھنے  
کو کہا ہے اور حافظ نے مشوق کے محل کو جنت اور اپنی آنکھوں کو نہر قرار دیا پس کتنی جری تعریف قرآن کی کی



ہر حال تا کہ پہلے شعر میں تفسیر آیت کی نہیں ہے کیونکہ آیت تو قطعاً اہل کتاب پر یا فقہانہ اہل کتاب  
 ہے پس قصوری صاحب کا فہم قرآن میں سراسر قصور ہے اس واسطے کہ یہ پورا مصرعہ سعدی علیہ الرحمہ کی تفسیر تھا  
 نہیں اور آیت شریفہ سو فاما اسکا قصوری صاحب کو بالکل یاد نہ رہا سچ تو یہ ہے کہ وہ فکر را حافضہ نباشد و نہ کچھ سمجھ سکے  
 آیت فراموش کیا ہے بزرگ کی تکفیر پرستہ نہ ہو جاتے اور یہ سمجھا کہ شعر جامی میں آیت سیاق سے نکل گئی صورت  
 نشای سوادہمی اور عقل کی کمی ہو کوئی عاقل اسکو نہ کہتا کہ یہ آیت اپنے سیاق سے نکل گئی کیونکہ اس شعر کا صحت  
 بھی مطلب ہے کہ جب آنحضرت شب معراج میں آسمان پر پہنچے تو طائفہ کے آپ کا یہ عروج اور مرتبہ دیکھ کر اس آیت  
 کو جو خاص بیان معراج میں وارد ہو زبان حال سے بطور تسبیح کے ادا کر دیا یا زبان حال بعینہ پڑھ دیا  
 جیسے احادیث میں وارد ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت اتساع صلوٰۃ کے آیت اِنِّیْ وَجْہٌ مُّبِیْنٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ جو خاص  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں وارد ہو بعینہ پڑھا کرتے تھے اور نیز بخاری شریف میں وارد ہو کہ  
 پہلے آسمان سے اخیر تک فرشتے شب معراج میں مَرَجِلَہٗ وَیَقْعُرُ اُثْمٰی لَیْسَ یُکْتَمُ تھے اور ظاہر ہو کہ یہ کلمہ واسطے اظہار  
 قدر و منزلت حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھا اور چنانچہ کہ یہ خاص تسبیح سُبْحٰنَ الَّذِیْ تَنَزَّلٰی اِلَیْہِ اَللّٰہُ کی  
 فرشتوں کو لوح محفوظ سے پونجی ہو کر اس کے موم مورد سے زبان عالی مقام ہر مخلوق کا تسبیح کرنا ثابت ہے پس  
 خصوصیت تسبیح آید مذکورہ کی ہرگز سیاق و نظم قرآنی کی خلاف نہیں ہو سکتی چنانچہ قولہ اِنِّیْ وَجْہٌ مُّبِیْنٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ  
 لَکَ اَکْثَرُ مَعْنٰی تَبٰیْنٌ وَّ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا لَیْسَ بِمُحِیْرٍ وَّ لَیْسَ لَکَ اَلْمَعْبُوْدُتِیْمُ سُبْحٰنَہٗ وَّ اَعْلٰی ہذا اقتباس شعر حافظ میں بھی  
 جو استعارہ لطیف عارفانہ و تشبیہ طبع شاعرانہ جو وہ ہرگز نہ جانی سیاق آیت کے نہیں ہے جو شاعر ہو وہ اس کے  
 مضمون بزرگ سے ملے ہو اور جو قصوری ہو وہ اس نازک خیال کے نہر سے قاصر ہے اس واسطے کہ لفظ شہو سے  
 یہ بات ظاہر ہو کہ حافظ نے اپنے معشوق کے مکان اور اپنی آنکھوں کی تشبیہ مضمون آیت سے ہی ہو گیا کہ  
 الفاظ آیت کا صداق حقیقی مکان اور آنکھوں کو بتایا ہوا اور کیا عجب کہ مراد معشوق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہوں اور نیز قصوری صاحب علم معنی بیان اور فن بریع بلاغت سے بالکل گورے ہیں ورنہ حدیث قرآن  
 کے اقتباس کو کفر نہ جانتے اور مقبوس کو کفر نہ کہتے پس اقتباس کے لغوی معنی تو مفاد ظاہر و روشنی لینے کے  
 ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہر نقیب میں نور کو اور غلط فہمی قرآن و حدیث کو بدوون اشارت کے اپنی  
 عبارت میں واسطے برکت حاصل کرنے کے ظاہر یہ نظم و شریعت سلف سے ظاہر یقیناً برابر لاتے ہیں اور  
 فیض اُٹھاتے ہیں اس سے کلام حسن سمجھا جاتا ہے مَعِیْنَةُ الْمَلٰٓئِکَہِ اَنْ یُّضَیِّقَ الْکَلَامَ فَعَرَّکَانَ اَوْ لَطَیْفًا  
 شِیْءًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَلِیَحْدِثَ لَاحِظًا اَنْہُمْ مِّنْہَا عَلٰی وَجْہٍ لَا یُکُوْنُ فِیْہِ اِشْعَارٌ یَّأْتِیْہُ مِنَ الْقُرْاٰنِ  
 اَوْ اَلْحَدِیْثِ وَہَذَ الْخَبَرُ اَرْغَمَ اَعْمَالًا فِیْ اَنْشَاءِ الْکَلَامِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَامًا قَالَ النُّوْصَحْمُ



كَذَلِكَ أَوَّلِي الْحَدِيثِ كَذَا وَنَحْوُ ذَلِكَ وَكَهْوَ خَيْرٌ بَيْنَ أَحَدُهُمَا مَا لَمْ يَقُلْ خَالِدٌ الْمُتَقَرِّبُ عَنْ مَعْنَاهُ  
الْأَصْلُ فَيَمْنُ الْمَشْهُورُ قَوْلُ الْحَرِيقِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا كَلِمًا جَعَلَ وَكَهْوَ أَقْرَبُ مِمَّنِ الْمَشْهُورُ قَوْلُ الْأَمْرِ

إِنْ كُنْتَ أَزْمَعْتَ حَلَّ حُجْرَانَا	مِنْ خَيْرٍ مَا جَرَى مِنْ صَدْرِ هَيْبَتِي
وَإِنْ سَبَّكَتْ بِمَا عَنَيْتَنَا	فَعَسَى أَنْتَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

وَالثَّانِي مَا تَقُلُ فِيهِ الْمُتَقَرِّبُ عَنْ مَعْنَاهُ الْأَصْلُ حَقُّوْلُ ابْنِ السَّرْدِ عَنْ سَه

لَكِنْ نَصَبَاتُ فِي مَذَاهِبِهَا أَطْعَامُ فِي مَيْتِ	لَقَدْ أَتَزَلْتُ حُلَّاجَاتِي بِوَادٍ عِلْدِي ذِي دُرِّجِ
--	--

أَرَادَ يَقُولُهُ بِوَادٍ عِلْدِي ذِي دُرِّجِ جَمَلًا لَا خَيْرَ فِيهِ وَلَا نَفْعَ وَأَيُّدِي فِي الْقُرْآنِ بِذَلِكَ مَكَلَّةٌ إِذَا  
لَا مَا عَرَفْنَاهَا وَلَا نَبَاتٌ وَلَا بَأْسٌ فِي اللَّفْظِ الْمُتَقَرِّبُ أَنْ يَقَعَ تَعْيِيرٌ كَيْدٌ يُؤْزِنُ كَمَا فِي شِعْرِ  
الْحَافِظِ الْمَذْكُورِ وَقَعَ جَنَابٌ بِلَا مَنُوعِينَ فَكَمْ يَتَعَرَّضُ لِلِاقْتِبَاسِ أَحَدٌ مِنَ الْمُتَقَرِّبِينَ  
فَالْمَثَلُ أَخْرَجَ مِنْ مَعَ شَيْوَعِهِ فِي أَصْحَابِهِمْ وَاسْتَحَالَ الشُّعْرَاءُ لَهُ قَدِيمًا وَحَدِيثًا وَقَدْ تَعَرَّضَ  
لَهُ بَعْضُ نَسِيلِ مَعْنَى الشَّيْخِ عَنِ الدِّينِ بْنِ عَبْدِ السَّامِ فَلَمَّ بَارَكَةَ قَلَسَتْ لِي بِمَا دَرَدَعَتْهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَرَّضَ مَا وَجَّهَتْ وَجْهِي إِلَيْهِ وَقَوْلِهِ أَلْهَمُهُ  
فَالِقُ الْأَصْبَاحِ وَجَاعِلُ اللَّيْلِ سَكَنًا وَالشَّمْسُ الْقَمَرَ حُسْبَانًا أَفْضَى عَيْنٌ دِينِي وَأَعْنِي  
مِنَ الْفَقْرِ هَذَا أَكَلُهُ إِنَّمَا يَدُلُّ عَلَى جَوَانِحِهِ فِي مَقَامِ الْمَوَاحِظِ وَالنَّشَاءِ وَالْمَعَالِي وَفِي  
شَرْحِ الْبَيْهَقِيِّ لِابْنِ حُجَّةٍ الْأَقْتِبَاسُ ثَلَاثَةُ أَقْسَامٍ مَقْبُولٌ وَكَهْوَ مَا كَانَ فِي الْخُطْبِ  
وَالْمَوَاحِظِ وَالْعَهْدِ بِشَيْءٍ وَهُوَ مَا كَانَ فِي الْكُتُبِ وَالْأَقْسَامِ وَالْقَصَصِ وَهُوَ مَا كَانَ عَلَى صُورَتَيْنِ أَحَدُهُمَا  
مَا كَسَبَ الْمُتَقَرِّبُ إِلَى نَفْسِهِ مِنْ نَفْعَةٍ إِلَى نَفْسِهِ تَعَرَّضَ لِلتَّوَهُُّمِ وَالْثَّانِي لَمْ يَضَعْ أَيْسَةً فِي مَقُولِهِ

اور پھر ان کے علمیات دیکھیے

اول یہ کہ پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نہایت پڑنے سے ناپاک نہیں ہو تا جب تک کہ رنگ اور بولہ  
فراں نہ ہو اسے آلود پانی پاک ہو اور پاک کرنے والا چنانچہ یہ مضمون طریقہ محمدیہ ترجمہ در ربیہ مصنفہ تاجی  
مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۷۰۷ میں نواب صدیق حسن خان امیر بھوپال نے لکھ دیا ہے اور یہ وہ  
کتاب ہے کہ جس پر مولوی غلام حسین نے اپنی مہر لکھی ہے کہ سیر موحیدین بے دھڑک عمل کریں اور یہاں  
میں خود نواب سیرم لکھتے ہیں کہ متبع سنت امیر آئندہ نہ کر کے عمل کرے اور اپنی اولاد اور بی بیوں کو  
پڑھائے اور یہی مضمون کتاب فتح الخلیفہ بفقہ احمدیہ مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۱۸ میں بھی  
مندرج ہو چکا ہے کتاب عریضہ محمدیہ ہے کہ جس کا نام بدل کے نواب بھوپال نے دوبارہ اور بارہ بھوپال  
اور لاہور میں چھپا دیا غرض مطلب اُس کا یہ ہوا کہ کسی کنوین میں سو ریا کیا گیا تھی ڈوب مرے کہ جس

تیسرا طرز عبارت ہے اور اس میں علامہ ابن کثیر نے فرمایا ہے کہ اس میں







کتاب کی مجسمہ نقل کی جاتی ہے۔ دسھستین منیٰ اور برای استفادہ مذکور دست نہ بار پنجاست و در نجاست  
 خمر و دیگر مسکرات دیکھ کے صالح تمسک باشد موجود نیست و ہر نفس حرام است و ہر حرام نجس است لیکن  
 کہ اصل در ہر چیز باطلات است و در نجاست سگ و لحم خوک خلاف است و ہر خون وادی نجس نیست  
 و دم مسفوح حرام است نہ نجس استی سوم اسی طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۱۷۰ و ۱۷۱ میں او فتح النیث کے صفحہ ۱۷۰  
 ۱۷۱ میں لکھا ہے کہ واجب نہیں زکوٰۃ مگر اونٹ لگے کبریٰ میں اور اسوال تجارت میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور  
 زیور پر بھی اس مفتی نے عدم وجوب زکوٰۃ کا حکم لگایا ہے چنانچہ کتاب نجس المقبول مطبوعہ مذکور کے صفحہ ۱۷۰  
 میں اس مضمون کو لکھا ہے خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ تجارت اور سوداگری کے مال میں اگرچہ کرور ہاروپے  
 کا ہو اور دشل بھنس اور بھیر وغیرہ جانور دن میں اگرچہ کرور ہاروپے کے ہوں اور سونے اور چاندی کے  
 زیور میں اگرچہ کرور ہاروپے کا ہو زکوٰۃ نہیں ہے پس جب لوگ یونین زکوٰۃ کے ادا کرنے میں باوجود  
 فرض ہونے کے سستی اور غفلت کرتے تھے اور تاہم اسوال تجارت اور زیور میں ہزاروں اور لاکھوں  
 روپے کی زکوٰۃ کاتے تھے اور غربے اہل اسلام اس سے فیض پاتے تھے بہت سبب غیر مقلدین نے حکم لگا دیا  
 کہ زکوٰۃ ان چیزوں میں واجب نہیں ہے تاہم باریوں اور حیلہ سازوں کو سہل لگئی آفسوس کہ وہ وادخیر کا  
 بند ہو گیا اور مجتہد صاحب بھی متاثر ہوئے لکن بعد از تحقیق کے پورے پورے مصداق ہو گئے لانا اقول اننا  
 البیہرہ لاجعون چارم ایک طلاق سے زائد دو طلاقیں دی ہوں یا میں اور بیچ میں رجوع نہ کیا ہو  
 تو دو طلاقیں یا میں طلقت واقع ہو گئی اور اس کے خاوند کو وہ عورت بغیر حلالہ (یعنی بغیر نکاح و دوسرے شوہر کے)  
 درست ہو جائیگی چنانچہ یہ سالہ اسی کتاب طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے اور اسی طرح صفحہ ۱۷۰ فتح النیث  
 میں لکھا ہے کہ حلالہ کرنا حرام ہے (یعنی مطلقہ ثلاثہ کا نکاح دوسرے شخص سے کر کے پھر اپنے نکاح میں پھر لینا)  
 حال آنکہ یہ سالہ تمام اہل اسلام بلکہ نص قرآن کے خلاف ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَإِنْ طَلَقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ  
 مِنْ بَعْدِ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَہٗ یعنی جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو پھر نکاح اس عورت کا اس مرد  
 سے جائز ہوگا جب تک کہ وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے پس بموجب نص قرآنی کے جو نکاح ثانی مطلقہ کا بعد حلالہ  
 کرنے کے نسخ اول پر حلال تھا اسکو مجتہد صاحب نے اپنی رائے سے حرام کر دیا لیکن ہم مرد پر سونے کا زیور حرام ہے نہ اور چیزوں کا  
 چنانچہ یہ عبارت طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۳۸ و فتح النیث کے صفحہ ۲۵ میں واقع ہے جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ مرد کو خواہ  
 وہ سہوی ہو یا وہ اعطاف مفتی ہو یا قاضی گستاخ ہو یا سحر چاندی کی باریاں یا بے کڑے پھڑے کشتن وغیرہ زیورہات  
 سے این کھلاز تو آید و مردان چنین کنند یہ ششم اسی کتاب فتح النیث کے صفحہ ۱۷۰ میں لکھا ہے۔ اور کافی ہے  
 سمجھ کر بعض سرکار اور سکرانہ پڑوسی اور محلے پر انتہی جسکا مطلب یہ ہوا کہ اگر بعض سرکار سمجھ کرے تو پڑوسی و محلے پر سمجھ

کتاب فتح النیث کے صفحہ ۱۷۰ میں



کرنا کافی حال آنکہ یہ دعوت نص قرآنی کے تحت ہو چکی ہو مگر اس وقت اس کے خلاف میں لکھا ہو کہ وہ حضرت کے لئے تھا  
 اسی میں معلوم ہو کہ یہ دعوت کو دل میں اٹھانے سے غیر ہے و نہ جانتا تھا یہ حال آنکہ یہ کتاب کے مصنف ہیں تو ہم  
 کہ تو نے دلی تم کی وہی چیز تو نے دلی دھڑکی میں پس اس میں معلوم ہو کہ پانی سے کچھ اور اس پر قدرت پانے سے تم میں نہیں  
 حال آنکہ یہ غلط ہے شتم اسی کتاب کے صفحہ ۱۰ میں لکھا ہو کہ اگر خلل پڑے نماز میں امام کی تو وہ خلل امام پر ہے نہ مقتدیوں  
 پر اسنو اس سے غلط یہ حال اگر امام جنبی ہو یا اس سے کوئی فرض ترک ہو یا اسکا کپڑا نجس ہو یا اسے وضو نہ کیا ہو یا وضو  
 اسکا ٹوٹ گیا ہو تو فقط امام کی نماز غاصد ہوئی اور مقتدیوں کی نماز میں کچھ نقصان نہ آئے گا حال آنکہ یہ باطل ہے  
 و شتم اسی کتاب کے صفحہ ۱۱ میں لکھا ہو کہ جو ہم ہر دعوہ بنی ہاشم اور ان کے غلاموں پر اور اسودہ اور تندرت کا دعوہ  
 اسی اسکا یہ مطلب ہوا کہ صرف زکوٰۃ کے واسطے یہی لازم ہو اور اگر غیر تندرت ہو گا تو اسکو زکوٰۃ بھی لازم  
 ہو گی حال آنکہ یہ شخص غلط ہو یا زود شتم اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ میں مرقوم ہو کہ جائز ہے دو دھڑ پلانا جیسی عمر واسکے  
 اگر مردار بھی رکھتا ہو واسطے جائز ہونے نظر کا اسی یہ بات تو سوائے مطلب بعض ذروں کے کسی بیسی اگر کوئی جوان  
 مرد کسی عورت پر عاشق ہو تو وہ اس دو دھڑ میں سے بھانے سے اس عورت کو ہر روز دیکھا کرے اور اسکی چھاتی  
 چھوئے پس جس عورت سے یہ بات حاصل ہو تو پھر یہ وہ چھاتی ہو اور وہ زود شتم و ضمیمہ میں بجای یا نون و جہان کے  
 مع فرض ہے چنانچہ قلدای بہرا میر حسد مولوی بہرا میر غیر مقلد مطبوعہ مطبع و عدم پر کاش الزکاؤ کے صفحہ ۱۰ میں  
 مسطور ہے حال آنکہ میرا ضمیمہ کا دستور ہے شیعہ فرہم پیشاب کے بعد پانی سے استنجہ کرنا اور اھیلہ البتہ است  
 چنانچہ کتاب عقصام السنہ کے صفحہ ۱۹ و ۲۰ میں تصریح اسکی موجود ہے تو بدعت انکے نزدیک البتہ  
 کہ بتا حضرت کے بعد ہر دو ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت فی التارخین ہر بدعتی انکے نزدیک ناری اور  
 روزخی ٹھیرا تو کلوح اور پانی سے استنجہ کرنے والا بھی روزخی ہوا حال آنکہ یہ سنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت  
 پس بتوال انکے سدا اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بدعتی اور روزخی ٹھیرے چٹارو ہم جو کوئی اپنی بی بی سے جامع کرے  
 اور نزال ہو تو اسکی نماز بغیر غسل کے درست ہے چنانچہ کتاب ہدایت قلب فاسیہ جواب گلہا آسہ تصنیف مولوی  
 محمد سعید شاگرد مولوی تیز حسین کے صفحہ ۲۰ میں موجود ہے یا تیز حسین ہم تیرہ رکعت سے زیادہ تو اقل پڑھنا تو  
 تنالی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذکور ہے چنانچہ کتاب معیار الحق صفحہ ۱۰ مولوی تیز حسین مطبوعہ دلی  
 کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے کہ اکثر شب یا تنالی رات سے زیادہ عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 و صحابہ کرام و اولیای عظام مثل حضرت غوث اعظم وغیرہ سے ثابت ہوا انکے نزدیک گناہ ہے سدا اللہ شاذ فرہم  
 سبکی خال یعنی جسکا باپ ایک ہوا و زمان جدا جدا اس سے اسکے بھائی کا نکاح درست ہے چنانچہ فتاویٰ نہروئی  
 عبد القادر غیر مقتدا امام کافی مسجد دہلی میں مرقوم ہے کہ جیسراٹک استاد مولوی تیز حسین کی مہر بھی ثابت ہے شاذ فرہم

نہروئی  
 تیز حسین  
 تیز حسین

نہروئی تیز حسین تیز حسین تیز حسین تیز حسین

نہروئی تیز حسین تیز حسین تیز حسین تیز حسین



بیر شام کا جو سوکے پنیر مایہ سے بنایا جاتا اسکا مشہور ہوا اور چیزین مثل جوخ کے کہ جنہیں سورلی چربی پر دی  
مشہور ہے جب وہ آنحضرت کے پاس آتی تھیں تو آپ بہ دریافت کھاتے تھے چنانچہ یہ عبارت فتوای مہری سولی  
عطا محمد سندرجہ کتاب اٹھارہ الحق مطبوعہ مطبع اہل حق ہند لاہور کے صفحہ ۵۸ میں مرقوم ہے اور اس سائے میں سولی  
مذہب حسین وغیرہ علما کی غیر مقلدین کی بھی ہرین موجود ہیں اور اس کے چھپانے میں سولی مذہب حسین نے بڑی  
کوشش فرمائی چنانچہ خود مصنف رسالہ مذکور نے عنوان کتاب میں اس امر کی تصریح کر دی ہے اب جانی اٹھار  
بانی نہیں نفوذ باسد من ذلک کہ آنحضرت صلعم پر ایسی ایسی حرام چیزوں کے استعمال کرتے کارہ سر بہن اورد  
اتمام ہے اور پھر ایسے خرافات مضامین کی اشاعت میں علما کا سعی اور کوشش کرنا باعث سزا  
انجام و موجب ہمہ بیان اسلام کو نہیں معلوم غیر مقلدین ایسی باتوں کو بمقابلہ مقلدین کے ازراہ نصائت  
جان بوجھ کر چھوڑتے ہیں یا بسبب نادانی اور بے سمجھی کے ایسے امور ایسے منہور من آتے ہیں بہر حال

وَإِنْ كُنْتُ قَدْ رَأَيْتُ الْمَصِيئَةَ الْعَظِيمَ

فَإِنْ كُنْتَ لِإِثْمِهِ بِرِيٍّ فَتِلْكَ مِصْبِيهٗ

جواب سوال دوم

ایسے غیر مقلدوں سے جو عقائد و عملیات مذکورہ کے قائل ہیں مخالفت اور مجاہدست کرتا اور انکو ساجدین  
آئے دینا شرعاً منسوع اور باعثِ خوفِ قفسہ دین ہی کیونکہ مسائل مستذکرہ بالا سے معلوم ہوا کہ وہ اہلِ مسوئین

اور مخالف ملت اہل سنت میں اور مجاہد و مخالفت اہل بدعت سے شرعاً ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف  
میں بروایت تفسیری وارد ہے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ اللَّهَ أَخَارِي وَأَخَارِي أَصْحَابِي وَأَصْحَابِي رَسَائِلِي قَوْمٌ  
يَسْتَوُونَ رَيْبُكُمْ وَلَهُمْ فَلَمْ يَجِئُوا هُمْ وَلَا تَارِيَهُمْ وَلَا تَوَالِيَهُمْ وَلَا شَيْءَ يَحْمِلُهُمْ

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا مجھ کو اور اختیار کیا میرے واسطے  
میرے صحابہ کو اور میری سسرال والوں کو اور عنقریب آئیگی ایک قوم کہ وہ لیاں دیگی ادنیٰ کو اور  
منقصت چاہیگی انکی پس نہ بیٹھو تم آئیں ساتھ اور نہ پیو تم آئیں ساتھ اور نہ کھاؤ تم آئیں ساتھ اور

نہ نکاح کرو تم اس کے ساتھ اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس آیت **وَدَّ الْوَثِيقُ**  
**قَيْدُ يَمِينٍ** کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ درحقائق تنزیل مذکور است کہ سہیل بن عبداللہ شہید اللہ سرورہ  
 کہ **مَنْ صَحَّ اِيْمَانُهُ وَانْخَلَصَ تَوْحِيدُهُ فَانَّهُ لَا يُوَاسِلُ اِلَى الْمُبْتَدِعِ وَلَا يَجَالِسُهُ**  
**وَلَا يُوَاسِلُ اِلَيْهِ وَلَا يُوَاسِلُ اِلَيْهِ**

[illegible][illegible]



بدعتیان دوستی پیدا نہ کرنا اور ایمان و خلاوت آن ازوی برگیزند استے اور خطاوی حاشیہ در مختار کی  
 کتاب الذابح میں فرمایا ہر عہدہ الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم فی المذاهب الذی یبعثکم الخ  
 والمالیون والانیون والخبیثون ومن کان خارجاً من عہدہ المذاهب الذی یبعثکم الخ  
 فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والمثار استھے یعنی یہ گروہ نکات  
 پائے والا جمع ہوا جگہ دن چار دن مذہب میں اور وہ لوگ خفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی  
 ہیں اور جو شخص ان چار دن مذہب سے اس زمانے میں خارج ہوا سو وہ بدعتی اور دوزخی ہے  
 اور یہی مضمون اور بت سے کتب دینیہ میں موجود ہے ضرورتاً اسی قدر قلیل پر اختصار کیا

### جواب سوال شوم

اگرچہ در صورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ امام کسی مفسد و بطل صلوٰۃ کا مرتکب نہ واقعہ اگر تا  
 جائز ہو لیکن اب معلوم ہوا کہ کچھ پیچھے نماز درست نہیں ہے کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقائد سطورہ  
 بعض موجب کفر اور بعض مفسد نماز میں اور سوائے اسکے جبکہ شافعی الذہب متعصب کے مجھے اقتدا  
 جائز نہ ہو جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری و جامع الرموز میں مرقوم ہوا اَمَّا الْاِثْبَاتُ بِالْمُتَّفِقِ  
 فَلَا بَاسَ بِهِ اِذَا اَلْمُتَّصِفُ اَتَى لَمْ يَتَّصِفْ لِمَنْ يَتَّصِفُ یعنی شافعی کے پیچھے اقتدا کرنا مفسد نہیں  
 بشرطیکہ متعصب نہ ہو یعنی خفیون کے بغض و عداوت نہ رکھتا ہو پس ان غیر مقلدین لازم مذہب کے پیچھے  
 تو بطریق اولیٰ اقتدا جائز ہوگی کہ یہ بخفیون کے نام سے جلتے ہیں اور مقلدین کو علانیہ برا کہتے ہیں بلکہ  
 مشرک اور بدعتی سمجھتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ایک بات ان لازمہ ہون کے حق میں محدث نامی  
 علامہ شامی نے حاشیہ رد المحتار میں لکھی ہے کہ ہمارے زمانے کے وہابی عبد الوہاب بخدی کے پیرو  
 اور تابع مثل خارجیوں کے ہیں جنہوں نے حضرت علیؑ کی مخالفت کر کے اُنکے لشکر سے خروج کیا تھا  
 جس جب لازم مذہب مثل خارجیوں کے ٹھیرے اور خارجی مثل باغیوں کے ہوئے تو جو حکم باغیوں کا  
 ہو وہی حکم لازمہ بیون کا ٹھیرا اَمَّا الْاِثْبَاتُ بِالْمُتَّفِقِ وَلَا يَصْلُحُ عَلَى بَقَاةٍ اِلَّا يَنْفَعُونَ وَيَسُدُّونَ  
 یعنی اُسے جنازہ کی نماز نہ پڑھتی جسے صرف اُنکو کفن دے کے دفن کر دیں وَتَحْكُمُ الْمَوْتُ اَوْ سِجْنُهُ  
 وَتَحْكُمُ الْقَهْرُ وَالْمُخْدِرَاتُ حَلْمُ الْبَغَاةِ وَتَحْكُمُ بَعْضُ الْحَدِيثِ اِنِّي كَفَى هَهُنَا عَنِ حَلْمِ خَارِجِيَّوْنَ كَا  
 نزدیک جبر علیؑ محدثین نقاکے حکم باغیوں کا جو اوپر مذکور ہے اُنکے کفر کے قائل ہو گئے شامی ص ۱۵۱ جلد ۱ مطبوعہ

والسبح ہو

لشہرہ میں فیما بین ہر دو فرقہ کے نوبت نزاع کی یہاں تک پہنچی کہ عدالت دیوانی اور فوجداری میں



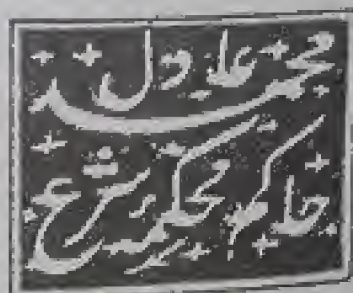
بقدمات دار ہو گئے تھے سو صاحب کثیر بہادر دہلی نے فریقین کے بعض لوگوں کو اپنی کوٹھی پر بلا کر واسطے دفع فساد کے باتم تپ کرانا چاہا تاہم یہ فیصلہ ہشتہ سبھی کو ایک کاغذ لکھا گیا کہ کوئی شخص ایک دوسرے سے متعرض نہ ہو اور بشرط مراعات عدم مضدمات نہ ہو ترک ظہن فقہ و فقہائے اہل سنت کی پیروی کرے جس پر ہم لوگ قواس شرطا پر راضی ہو گئے مگر انھوں نے اسکو نہ مانا اور جا بجا ظاہر کیا کہ مقلدین نے اس فیصلے کو ناجائز نہیں رکھا باوجودیکہ انھوں نے موافقہ و دستخط کر دیے تھے حال آنکہ مضمون اذانات الشرح فار الشرح و کچھ لکھا گیا کہ یہ مسائل مقلدین کی سبب از خود اعمات کرین تو اسے پیچھے نہ کرنا  
 پرہیز سے میں ہمارا کوئی حرج نہیں ہے اھو المقصود و اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم بحکمہ اللہ  
 حالہ



دسی احمد سنی اکتفی السورنی

موافقہ دستخط علمای دہلی و کانپور وغیرہ

هوالموفق	هوالمعلی	هوالمصوب
الحجرات صحیحہ الحبيب	اصحاب اجماع من اجازہ افاد	ایسا شخص بیات کہ انی گرد
مضیب حررہ الفقیر	واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم	اہل سنت و جماعت سے
الی رحمة الاحد	واحکم حررہ العبد الخامل محمد عادل	خارج ہو اور نماز اسے پیچھے
المقانی شیخ احمد	عالم اسمہ تعالیٰ بفضلہ الشاہل جلالہ	نہ پر حنا چاہیے۔ کتبہ الفقیر
عفا عنہ اللہ الصمد	مع الانین یوم الزحف بنار کافور	الی احمد الفی محمد علی عفی عنہ



هوالموفق

محیب البیب نے جو مسائل و احکام مخالف فرقہ اہل سنت و جماعت غیر مقلدین کے فرقہ اہل سنت سے خارج ہونے پر بتدریج لکھے انکی کتابوں سے لکھے ہیں انہیں سے بعض احکام انکی بعضی کتابوں میں راقم نے بھی دیکھے ہیں غیر مقلدین کے یہ مسائل مختصر و احکام مبتدع بلاشبہ قابل رد













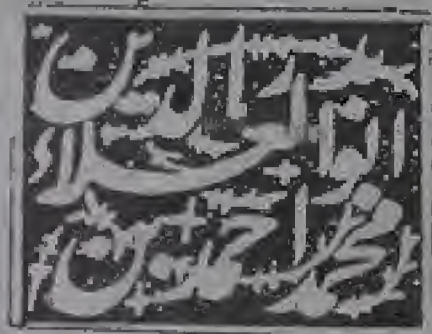
مخالفت ہونے اور سنت جماعت کے مخالف اور دشمن ہونے میں کچھ شک نہیں  
ہے جیسے روافضی خواہج کے پیچھے غار پر مبنی ایسے ہی مانگے پیچھے غار  
پر مبنی ہو انکی امامت جائز نہیں ہے تفصیل لمول رکھتی ہے واللہ اعلم



چونکہ روہ شریعت لاء ہدیہ اہل بدعت و ہوا میں سے ہیں ایسے اسنے  
مذہب الامکان احراز ضروریات سے ہے۔ وما علینا الا البلاغ  
بشرایع رحمة ربنا المبارک ابوالبشیر عبدالعلی نقاری



یہ فرقہ غیر مقلدین بیشک خارج اہل سنت جماعت سے ہوتے ہی جماعت اہل  
ایسی ہے جیسے کہ اہل ہوا اور ہوا میں سے امامت انکی جائز نہیں کیونکہ عقائد اور  
عملیات انکے مخالف حدیث و قرآن کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب



عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي عَسْرَةِ حَبْرٍ مِنْ أَكَلٍ  
مِنْ مَلِكٍ وَالتَّجْمُورَةِ يَعْنِي الثَّوْمَ مَثَلًا يَقْتَرِنُ مَسْجِدًا أَوْ دَاهُ الْبَيْتِ فِي مَعْنَى  
جو شخص کہ کھائے مسن کو پس نزدیک نہ پھٹے ہماری مسجد کے اور موطا امام محمد میں عمر بن الخطاب سے  
مروئی ہے کہ ایک عورت مسجد کو طواف نکرے مانع آئے اور فرمایا کہ تو اپنے گھر میں بیٹھ اور  
لوگوں کو ایذا نہ دے۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر تریزی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ  
سے یوں نقل کی ہے کہ ایک دن ایک واعظ کو مسجد کو فوف میں دیکھ کر فرمایا کہ یہ کون شخص ہے۔  
لوگوں نے عرض کیا کہ یہ واعظ ہے لوگوں کو گناہوں سے روکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا اس سے پوچھو کہ نسخ منسوخ کو جانتا ہے۔ اسنے کہا کہ مجھ کو نسخ منسوخ کا علم نہیں۔ حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسکو مسجد سے نکال دو۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے یہ تحت بیان  
آیہ وَاكْثِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ کیا ہے کہ طعن کرنا سلف پر سخت ترین ایذا لسانی سے ہے  
اور شاہ دین لکھا ہے کہ مروئی کو مسجد میں آنے سے منع کرنا چاہیے اگرچہ ایذا اسکی لسانی ہو۔ فائدہ پس  
جب کہ روکنا مسجد کے آنے سے بسبب وجود ہونے ایک امر کے امور مذکورہ سے درست ہوا تو یہ مسئلہ



یہ سب امور خدا کے ہیں تو ان کو بھولنا اور ان سے غافل ہونا سبب کفر و کفرانِ حق ہے۔ اہل سنت کے جو یہاں سے بے فکر ہو کر مسجد میں بیٹھنے سے قنہ و قنہ اور بر یا ہو کر اور خدا سے تعالیٰ مسلمانانِ اہل سنت نہیں کہتا کہ کمال اللہ تعالیٰ کا لفظ لا یخلف العہد و النہی و یوفی ما وعده۔ اہل سنت کے یہاں سے بے فکر ہو کر مسجد میں بیٹھنے سے قنہ و قنہ اور بر یا ہو کر اور خدا سے تعالیٰ مسلمانانِ اہل سنت نہیں کہتا کہ کمال اللہ تعالیٰ کا لفظ لا یخلف العہد و النہی و یوفی ما وعده۔



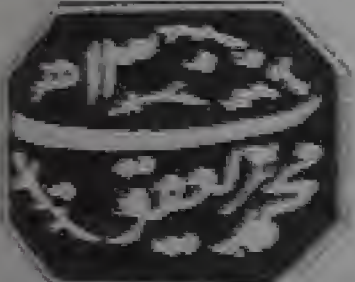
ابوہانوفہ رحمہ اللہ



عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ

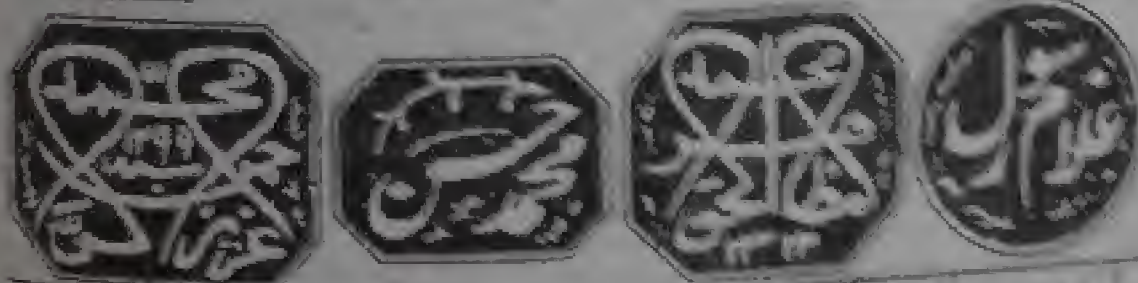


عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ



محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ



محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ



نہیں ہوگا اور خارج مذہب اہل سنت و جماعت سے ہو اور مثل دیگر فرق ضالہ و انفس و خوارج و معتزلہ و غیرہ  
 و قد یہ کہ ہو قال الطحاوی فی شرح الدر المختار فعلی کما یحکم المسلمین اتباع  
 الفرقة الناجیة السیاسة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالى وحفظه توفيقه  
 فی موافقتهم و فیه لانه و تحفظه فقیہ فی مخالفہم و هذه الطائفة الناجیة اجتمعت  
 الیہم فی المذہب الاربعة و ہما الخفیون و الملائکون و الشافعیون و الحنبلیون و من کان  
 خارجاً من هذه المذہب الاربعة فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة و النار انتہی  
 و قال فی التفسیر الاحمدی قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للایمة الاربعة  
 انھل و قال فی الاشباہ والنظائر تحت القاعدة الاولى مخالفت الایمة الاربعة فهو مخالف  
 بالاجماع وان کان فیہ خلافات غیرہم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع قد انعقد علی عدم العمل  
 بذہب مخالف للایمة الاربعة اتھہ قال الفاضل الجلیل العقیہ المحدث المفسر الشیخ ولی اللہ  
 الدہلوی فی عقد الحیة اعلی ان فی لفظ ہذہ المذہب الاربعة مصلحة عظیمة و فی الاعراض  
 عنہا کثرت مفسدات کثیرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم انما اظہر من شمسہ فی لیل انما اتھل قال  
 القاضی شمس اللہ فی التفسیر المظہری فان اهل السنة قد اختلفوا بعد القرن الثانی و الاربعة علی اربعة  
 مذہب لم یبق مذہب فی فروع المسائل سواھذہ المذہب الاربعة فقد انعقد الاجماع المارکب علی  
 بطلان قول یخالف کلہم و قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لا تجتمع امتی علی الضلالة و قال  
 اللہ تعالی و من یشیع غیر سبیل المؤمنین یتولوا قتلہ و یتصللہ بہم ثم یتلوا مصیرا اتھہ  
 جس ثابت ہوا جہل سنت و جماعت کا اس زمانے میں غائب اربعہ میں اور جس کسی کا قول مخالف ایثار بد کے  
 ہوگا وہ مردود اور باطل ہوگا بسبب مخالف ہونے اہل سنت و جماعت کے اور نہ مانا جائیگا اور یہ لاند مذہب  
 لوگ قائل ہیں جہاز خروج کے غائب اربعہ سے اور صرف مذہب اربعہ کو باطل سمجھتے ہیں خیال پر سیار الحق  
 مطہر لاہور کے صفحہ ۱۰۷ میں مولوی نذیر حسین نے لکھا ہے جبکہ اہل سنت و جماعت صحرا اور مجمع ہوسے  
 غائب اربعہ میں بالاجماع ثواب اس انحصار اور اجماع کا باطل کہنے اور سمجھنے والا اور قائل جہاز خروج مذہب  
 اربعہ کا اہل سنت و جماعت میں سے نہیں ہو اور مثل دیگر اہل مذہب باطلہ اور فرق ضالہ و انفس و خوارج اور  
 جہرہ اور قندیہ اور مرجیہ و غیرہم کے ہی جس جبکہ لاند مذہب اور غیر مقلدین اہل سنت و جماعت سے خارج  
 ہیں تو اہل سنت و جماعت کی نماز لاندہوں کے پیچھے نہیں ہوگی اور بالکل غیر جائز اور نادرست ہو اور  
 انکے ساتھ مخالفت اور بجاست اور محانت رکھنے سے بھی اہل سنت و جماعت کو پرہیز اور اجتناب



چاہیے کیونکہ مجاہد اور مخالفت اور مصاحبت اہل شر و فساد اور اہل بدعت کے ساتھ نہیں  
 حدیث صحیح کے اجتماع منع ہوا کہ امام النووی فی شرح صحیح مسلم قبیل کتاب القدر فی باب استحباب  
 مجالس الصالحین و محابہ قراء السوء فی تفسیرہ صلی اللہ علیہ وسلم الجلیس الصالح  
 محال المساءد الجلیس المسوءینا فی الکفر فیہ فضیلة مجالس الصالحین و اهل الخیر  
 و المردۃ و مکالم الاخلاق و الورع و العلم و الادب و التہنی عن مجالس اهل الشر و اهل  
 البدع و من یقاب الناس و یكثر خیرہ و یطال السوء و یخونک من الانواع المذمومة المستقر

اور حضرت مولانا جمال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ شری من فرستے ہیں	دور شو از اختلاط بارہ	
بارہ بد تربود از بارہ	بارہ نہا عین بر جان زند صحت نیگانت از نیگان کند	بارہ بد بر جان و بر ایمان زند صحت صالح ترا صالح کند
نار خندان باغ را خندان کند صحت طالح ترا طالح کند	پس اہل سنت و جماعت کو فرقہ ضالہ لازم بیان غیر مقلدین کی صحت	پس اہل سنت و جماعت کو فرقہ ضالہ لازم بیان غیر مقلدین کی صحت

سے صحت احرار کرتا اور پنا چاہیے خود میں صحتہم کے ساتھ و من الاسد کو واسطے کہ صحت  
 بڑا اثر ہے حضرت خواجہ غفران علی رایتنی رحمۃ اللہ علیہ محبوب العارفین میں ارشاد فرماتے ہیں کہ  
 نشین بدان کہ صحت با اگر یہ یا کی ترا پیدا کند

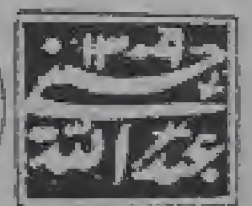
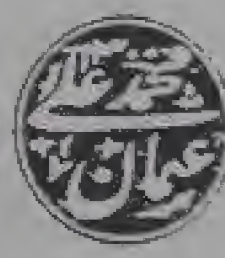
جس حالت میں کہ یہ غیر مقلدین خارج از اہل سنت و جماعت اور داخل اہل بدعت و فرق ضالہ ہوں  
 میں تھیرے اور نماز اہل سنت و جماعت کی ان لازم ہوں کہ پیچھے غیر صحیح و ناجائز و نادرست ہوئی  
 اور مخالفت اور مجاہد بھی حسب روایات مذکورہ اسے منع ہوئی تو اہل سنت و جماعت کو چاہیے  
 کہ ان لازم ہوں کو اپنے مساجد سے نکال دیں اور ہرگز نہ آنے دین اس واسطے کہ انکے آنے سے مسجد  
 میں شر و فساد و فتنہ پیدا ہو کہ قال اللہ تعالیٰ ذالقیۃ اشد من القتل و قوله تعالیٰ واللہ  
 لا یحبب الفساد اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت نماز کے پس پیاز گندنا وغیرہ پرورد  
 چیز کہ جسکے کھانے سے نہ میں بد بو پیدا ہو کھا کر مسجد میں آئے تو اسے دخول مسجد سے منع کر د  
 عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل من هذه الشجرة فلا یقر بن مسجدنا  
 فلا یؤذینا بریح الشوم رواہ مسلم و عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل من  
 هذه الشجرة یعق الشوم فلا یقر بن المساجد رواہ مسلم و عن عمر بن الخطاب قال انکم  
 ایہا الناس تا کلون شجرین لا یہما الا خبیثتین هذا البصل و الثوم و لقاندایت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا وحده رکبما من الرجل فی المسجد امریہ فاخرجوا الی البقیع فمس کلہما فلیستہما



طعنارواه مسلم قال النودی فی شرح صحیح مسلم فی باب نفی من اکل ثومًا او بصلاً او کراثًا  
 ادخوها ماله راحة کرب حضور المسجد حتی ینفذ ذلک الريح واخلجه من المسجد  
 صلح من اکل هذه الشجرة یعفو التوم فلا یقرن المساجد هذا تصریح بنفیس من اکل التوم  
 ونحوه عن دخول کل مسجد وهذا مذهب العلماء كافة انتهى پس یا احادیث صمیمه  
 دال بن اس امر پر کہ جس شخص کی ذات سے لوگوں کو تکلیف وایذا پہنچے اسے مسجد میں نہ آنے دینا  
 چاہیے پر قاضی ہرگز کہ لازم ہوں کہ مسجد دن میں آنے سے شر و فساد اور فتنہ غلابہ ابھرتا ہو اور لوگ بے علم  
 بیخبر پیارے انکی صحبت سے بگڑتے اور خراب ہوئے میں پس لازم و مناسب ہوا اہل سنت و جماعت  
 کو کہ ایسے غیر مقلدوں کو اپنی مسجد دن میں نہ آنے دین اور ایسے نفسہ لادھیوں کو اپنے مساجد  
 اخراج کریں اور نکال دیں والسلام علی من تبع الہدی واخلعوا ثانی الحمد لله رب العالمین جرحہ الفقیر



للفقیر المذنب الراجی الی سعة الاعمال کبر العلی الولی المقوی القوی محمد حسن بن  
 ابوالحسن المعروف بنسبہ محمد اکبر علی الحنفی الجیلانی الخفی القادر المستوفی  
 التقبیل علی لہ ملوی غفر الله له ولوالدیه و احسن الیہما والیہ



بحقیق محقق در مسجد ہم موجود فتنہ است و الفتنہ شد من القتل دال را اخراج کردن این شر را  
 باطل ہوید است اولاً این فرقہ از این مشابہات انبلا مثل کلمات سید اند چنانچہ در رسالہ احتوی علی  
 علی العرش استوی از نواب بھوبال موجود است و این ہر دو ان عقیدہ ہادی شفق اند حال آنکہ انصرام  
 از مشابہات بکلام غزوہ و ما یصلحکم تا ویکہ الا اللہ ثابت پس سورہ من قرأ القرآن برأیہ فلیتبرأ  
 مقعدہ من النار ہمین شرور مبطل اند ثانیاً منکرین قیاس و اجماع اند بنا علیہ محمد بن بابہ میگویند  
 و مقلدین را مشرک میدانند حال آنکہ کتاب اللہ ثابت بقولہ غزوہ و ما یصلحکم تا ویکہ الا اللہ  
 و حدیث نبوی نیز دہونہ امادی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثت معاذاً الی الیمین  
 قال کیف تغض یا معاذ فقال بکتاب اللہ قال فان لم تجده فی کتاب اللہ قال فبسنة  
 رسولہ قال فان لم تجده قال اجتہد برأی فقال علیہ السلام تحمد اللہ الذی وفق  
 رسولہ رسولہ بما یرض بہ رسولہ فان لم یکن القیاس حجة لا تکرہ بل حمہ اللہ علیہ







بعد یاسلام علیکم درجہ اسد برکاتہ کے مکلف ہوں کہ انواع و اقسام کی خبریں جو فیض اخبار کے شائع ہوئی ہیں علی الخصوص اخبار زمانہ میں۔ ایسی عجیب تشویش پھیلی ہوئی ہے کہ سب حقیقت و اتحاد سے جو گھٹو میں کیا جلتے مدوۃ العلماء تصنیف میں مقلدین و غیر مقلدین ہوا ہے اسے طور پر آگاہی نہیں ہوئی اور تیرا آئے میں بھی کیا گذرا کچھ حال معلوم ہوا لہذا برای اصلاح صحیح و افکار کے مطلع فرمائیے اور ہر کر دیجئے تاکہ ہم لوگوں کو اطمینان ہو جائے کہ آپ کو خراسان سے خطا فرمائیے۔ راتم شاہ محمد رحمت اسد سوداگر ساکن محلہ خدائی پورہ

جواب

بخدمت شریف برادر محب قلبی مخلص ولی مقبول بارگاہ آلہ شاہ محمد رحمت اسد صاحب ہجر زاد علیکم بعد یاسلام علیکم درجہ اسد برکاتہ۔ دستخط کے واضح ہو کہ آپ کا خط سرت نظایا حال معلوم ہوا اسی حال میں اور طاب بقیام کھڑے مجمع عام جلسہ مدوۃ العلماء قائمہ ابرارہ دی قیصر باغ ضرور ہوا اس طور پر کہ بعد نماز صبح کے مولوی محمد ابراہیم صاحب آردی بقیام کھڑے ہمارے فرد گاہ پر صبح چند علماء کے جن میں مولوی سید محمد علی صاحب باختر جلسہ بھی تھے تشریف لائے اور اپنے عقائد کو مثل ہم لوگوں کے بیان کیا اور اسی مضمون کی ایک تحریر دستخط مولوی صاحب مدوح کے پیش کر رکھی گئی جس سے ہمارا دل بہت خوش ہوا اور ہنسنے کا بارگاہ اسد بزم اسد اسد اب ہمارے طبیعت آپ سے صاف ہو گئی۔ کیونکہ اصل مخالفت آپ سے عقائد کی وجہ سے تھی ہر گاہ آپ نے مثل اہل سنت و جماعت کے اپنا عقیدہ و ظاہر فرمایا تو صرف آمین بالجواب رفیعہ میں ایسا امر نہیں ہے کہ مسجد دن کی آمد و رفت میں تکرار ہو بہتر ہو گا کہ آج و دسرا جلسہ مدوۃ العلماء کا ہی ہزار ہا ہمارا و خواص اور بڑے بڑے علماء کا مجمع ہو آپ تشریف لیا کر اپنا عقیدہ عام طور پر بیان کر دیجیے تاکہ تمام ماسخین و حاضرین کی تشفی ہو جائے۔ اور برسوں کا جھگڑا سنبھالے۔ مولوی صاحب مدوح صبح باختر صاحب و حقیر کے جلسے میں تشریف لائے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے آبدیہ و ہو کر خدا کو گواہ کر کے کہا کہ جو جو خیالات عرصے سے میرے دل میں تھے سب کو آج میں نے بطیب خاطر باجبر و قہری نظر انصاف سے عاویں لیکر میں اپنا عقیدہ بیان کرتا ہوں آپ لوگ نیچے قیامت کے روز میرے اس عقیدے پر آپ لوگوں کو گواہی دینا ہو گا۔ وہو ہدین خدا تعالیٰ کو وحدہ لا شریک وجہ شاہوں ہر محمد صلعم کو اسد کا سچا رسول و خاتم النبیین مانتا ہوں اھل کلام و صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین و محدثین و اولیاء اللہ و علماے مقلدین کو اپنا پیشوا اور مقتدی جانتا ہوں اور انکا سچے دل سے ادب کرتا ہوں اور انکی بے ادبی کرنا اور انکی طرف سے کینچا رہنا گناہ جانتا ہوں اللہ سبحانہ انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ وکرامات اولیاءہم اسد رحمت اسد کو برحق سمجھتا ہوں اور ہم مقلدین ائمہ دیں اور ان سے بیعت ہر ایک دوسرے کو موجد و مومن کہتے ہیں اور کسی مومن کو شریک اللہ کہہ دیتی کناخت گناہ جانتے ہیں۔ اور نہ خود کسی مقتدی اور امام کو برا کہتے ہیں اور نہ کسی کو



بڑا کٹنا بڑا جاننا جائز رکھتے ہیں اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت  
 کے امیدوار ہیں اور یہی بات باللہ تعالیٰ اور حاضرین کے پاس گواہ و حاجب مولوی محمد ابراہیم صاحب نے جو یوں فرمایا اور میں نے آواز  
 بلند کیا بارک اللہ جزاکم اللہ اس وقت آپ کی تقریر نہایت دلچسپ اور اطمینان بخش ہوئی مریض شاہنشاہ  
 ہم لوگوں کو آپ لوگوں سے نفرت کی وجہ اور کم ورت کی علت محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد طلب  
 سے سوافقت کرنے کے سبب تھی جس نے صد ہا علماء کو کھنڈہ میں قتل کر ڈالا اور حرم شریف میں خون  
 کی ندی جاری یہ وہ جگہ ہے کہ جسکی شان میں حق تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ دَخَلَهَا كَانَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ دَخَلَهَا  
 ذی روح اور چوٹی اور جڑوں کو بھی تلے اور مارنے کی ممانعت ہو افسوس کہ وہاں ان علماء اللہ نے  
 نے علماء مقلدین کے قتل کرنے کا حکم لگا دیا ہے کہ شامی حاشیہ دفتار میں وارد ہو فاستبأحوالہ الذل  
 قَتَلَ أَهْلَ الشُّعْبَةِ وَعُقُلًا يَهْمُ مَالًا أَكْدُوهُ عَلَى تَعْرِيفِ رِيسْتِ نَحْنُ قَبْرِ رِيسْتِ نَحْنُ بَرْتِ نَحْنُ  
 مشرک نہ تھے ناسق نہ تھے ناجز نہ تھے ان مقلد مذہب تھے تب پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں ہرگز  
 الحاکم نہیں ہوں اور نہ کوئی لکھو ان سے واسطہ ہو غرض کہ جلسہ برخاست ہوا تیسرے روز پھر اس امر میں  
 گفتگو پیش ہوئی کہ ایسے عقائد واسے جیسا کہ مولوی صاحب نے بیان کیا ہو مسجدوں میں آئین جائیں  
 اتحاد و محبت قائم رکھیں جو کہ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے دستخطی تحریر میں بعد بیان عقائد صحیحہ یہ  
 لکھا تھا کہ نماز ایک کی دوسرے کے پیچھے بلا کراہت درست ہے۔ جسے کہا اس میں اس قدر اور شرط لگائیے  
 کہ جوامام بر مقتدیوں کی رعایت و ضرورت وغیرہ میں ضرور ملحوظ رکھے اور ناظم صاحب و دیگر علماء حاضرین نے  
 بھی اس شرط کے ساتھ اتفاق فرمایا کہ مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے منظور کیا اور مولوی ہرچند صاحب  
 نے بھی اس سے باز رکھا اور یہ کہ ایک خط بھی اگر اس وقت میں بڑے گھٹے کا تو نہ جاری دستخط نہ ہو صلح میں شکی  
 یہ کہ مولوی ابراہیم صاحب وغیرہ کو اس مقام سے اٹھا کر لیے چلے گئے اس پر علماء حاضرین کو بڑا افسوس ہوا کہ  
 صلح اور اتحاد کی بنی بنائی بات صرف ایک شخص کی مخالفت سے ہو گئی اور اس شخص کو سوائے بدنامی دینے  
 انمازی وقت پر داری کے کوئی بات مائل نہ ہوئی کہ وہی مثل سے شام کہند قیام دامن کثان گذشتہ  
 گوشت خشک ٹاپم پر باد وقتہ باشد و خوب طامی یہ اسے قرار پائی کہ ہر گاہ ہم مقلدین میں باخود اسکا کاف  
 کا لازم ہو کہ ضمنی جب امام ہو شامی وغیرہ کی رعایت ضرور ملحوظ رکھے اور شامی امام ہو تو دوسرے ایسا  
 مجتہدین کے مقلدین کی ضرور رعایت کرے گو یہ لوگ نہیں جانتے ہیں نہ مابین مگر بعض علماء حاضرین کی  
 یہ اسے ٹھہری کہ بلا اس شرط کے ہائے سے کہنا کہ ایچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے یہ نہایت جملہ برخاست ہوا اور  
 نماز ان لوگوں کے پیچھے جائز نہیں رہی گئی دوسرے روز سب لوگ اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوئے  
 مقرب کیفیت کھڑے چپ کر اٹھ گئے دیکھنے سے اس سے بیان کی پوری پوری تصدیق آج ہوجائی



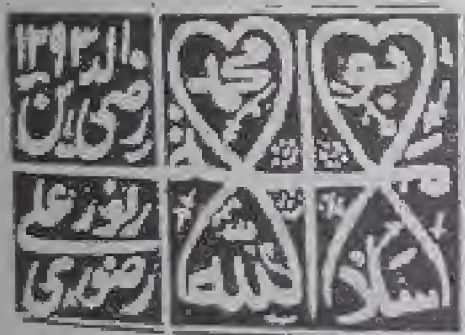
مولوی محمد ابراہیم صاحب میری ملاقات کو غازی پور تشریف لائے اور میری دعوت کو کہے آئے لیکن میں اپنی جگہ  
 کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کے مکان پر گیا مولوی صاحب کو سچ ہم عقائد اہل حدیث کے اپنے ہمراہ لیکر آئی مسجد  
 میں مختصر خطِ صلح و اتفاق ایسی کا بیان کر کے مولوی صاحب کو جامع مسجد میں لایا مولوی صاحب نے  
 عہد عقائد و مضامین کے ساتھ خط فرمایا اثنائے وعظ میں چودھری حاجی شجاعت علی صاحب دُشمن رہنے  
 لگا کہ ایہ مجتہدین کا کچھ تذکرہ فرمائیے مولوی صاحب نے بڑے زور شور سے تعریفِ ائمہ مجتہدین اور علمائے نقلیہ کی  
 بیان فرمائی اور بعد ختم وعظ کے یوں دعا کی۔ اے اللہ بھلا ایہ مجتہدین و محدثین کی فرمانبرداری میں زندہ رکھنا  
 اور ان کی محبت میں مارنا اور قیامت میں اُن کے تابعداروں میں بخشہ کرنا۔ تمام حاضرین کو بڑی خوشی ہوئی یہاں تک  
 کہ ایک دوسرے سے ملے اور جوشِ محبت سے طرفین کے دونوں پر ایک عجب رت رہی۔ اچھ مدد گائے  
 میں مصالحت کا رنگ خوب جم گیا تھا کی نماز ہوئی چونکہ میں مسافر تھا قصر کی وجہ سے حافظ عبدالرزاق  
 صاحب پیش امام جامع مسجد نے نماز پڑھائی باوجود اُن کی محبت اور باہمی صلح کا اثر تھا کہ ہم مذہب مولوی  
 ابراہیم صاحب جیسے ظل میں تھے نہ زور سے آمین کہی نہ نہی الیہین کیا اور جس نے آمین بکھر کر بھی تو ایسی  
 خفیت آواز سے کہ اُن کے قریب کچھ چلا آدمیوں نے سنی اس سے سب کو بڑی خوشی ہوئی اور نہایت خرمی کے ساتھ  
 ایک دوسرے کو پاشتب عداوت بکھنے لگا اور آپس میں خیالِ ازویاد و محبت کا بہرہ گیا۔ کو غازی پور۔ بنارس۔ دو گری بلاد  
 میں ہنوز تصنیف کا عنوان کوئی قائم نہیں ہوا اسوجہ سے ہنوز کوئی غیر مقلد بقلدین کی مسجد میں نہ سن سکتا اور  
 نہ کوئی مقلد غیر مقلدین کی مسجد میں جاسکتا غازی پور میں فقیر نے خود حافظ عبد اللہ صاحب سے (جو سرگرم  
 غیر مقلدین ہیں) کہا کہ صرف جسد و مولوی ابراہیم صاحب نے جلتہ ذوق العلماء لکھنؤ میں بیان کیا ہے اور  
 آپ نے بھی اُسکو بیان سنا جو آپ بھی کہہ دیجیے اور مسجد ان میں باہم آمد و رفت رکھیے اور کسی ایک دوسرے کو  
 شے نیکیے مگر یہ حضرت رضی نہیں ہوئے اور کہا کہ خط میرے مولوی ابراہیم نے کہا ہے میں ہرگز نہیں کہوں گا کہ جو کچھ تذکرہ  
 صاحت ہوئی اور مولوی محمد سعید بنارسی سے بھی بنارس کے لوگوں نے کہا کہ جسطور پر مولوی ابراہیم صاحب نے  
 اپنی صفائی کر لی آپ بھی ویسے ہی عقائد کا اظہار کریجیے تو مسجد ان میں آئیے جائیے گراخون نے بھی حافظ عبد  
 صاحب کی طرح سے نہ مانا بلکہ اسے زیادہ شورش کی اور تمام لوگوں میں اپنے انکار کا اشتہار دیا اور مولوی ابراہیم  
 صاحب کو سخت کلامی سے یاد کیا پس بنارس کے لوگوں نے بھی جواب دیا کہ آپ لوگ اگر پہلے عقائد پر جے  
 رہیں تو ہرگز مسجد احنات میں نہیں جاسکتے۔ چنانچہ غازی پور۔ بنارس۔ میرٹھ اور آجیہ و میرٹھ میں نہ غیر مقلدین نے تحقیر  
 کی صفائی ظاہر کی اور صلح کی بات ہونے ہی خدا رحم فرمائے اور مسلمانوں کو باہمی اتفاق کی توفیق دے اور  
 فتنہ خدا کی باتوں پر نہ افسوس صد افسوس ہوا ان مولویوں پر جسکے اندر





میں اصلاح اصلاح میں ہو کر لکھتی ہوئی اگر مشتعل کرتا جاتے ہیں اسے  
 میرے خدا آفاق رحمت سے محروم کو عطا فرما آمین ثم آمین -  
 حق پر فقیر محمد امانت اللہ علیہ

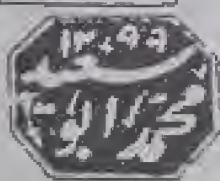
حاجہ ابراہیم علیہ السلام حضرت سلطان شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی غازی پوری مدظلہ العالی کی  
 اس تحریر میں پذیرنے تو غالباً ان لفظوں اور تصنیف کی درنگوں کی وجہ سے جوئی اور نا انسانی دیکھ بانی کی  
 ساری تلخی کھول دی بلکہ ان لوگوں کی صورت پر کہ درت کا کٹھن واقعہ آئے ہیں دکھادی یعنی ہم لوگوں کی صلح و  
 راسخی اور ان لوگوں کی نفسانیت و کج بخشی صاف صاف بلا اعتساف بتادی سے لافہ آبی اب کیا ہو  
 جو قیدی کی آزادی ہے بے قیدی مذہب میں جو دین کی بربادی ہے کہتے ہو برا سب کو اس سخت کلامی کی



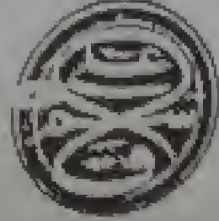
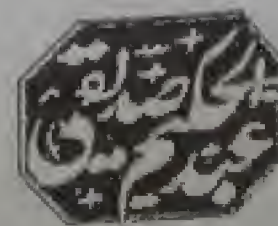
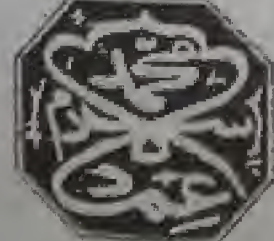
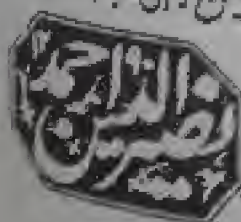
تھے ہی بناؤ الیٰ آلہ زُرعیۃ البدری +  
 سورہ

العبد الابرار ابو محمد سلالۃ الصفیۃ لہ اللہ وغفاه

من احب ابدا صاب



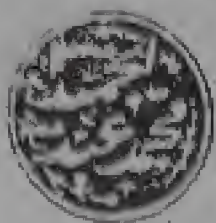
تین جاء بالجواب قد فاز خوز اعظمیٰ من الحديث والكتاب  
 اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت سلطان شاہ امانت اللہ صاحب فصیحی غازی پوری نے سوائے شای صلی اللہ علیہ وسلم  
 حسب مقاصد غزوۃ العلماء کے آپس میں میل جول اور ایک دوسرے کے پیچھے جاکر اہت غازی پوری کے واسطے یہ  
 کوشش کی تھی اور ان لافہ بیوں کے ظاہری اقرار کی وجہ سے سب مقلدوں نے باور پلندہ علی رؤس الاشہاد  
 کہہ دیا تھا کہ اب ہمارے انکے پوری صفائی ہو گئی اور کوئی بات رکاوٹ کی باقی نہیں رہی اب ہمارے



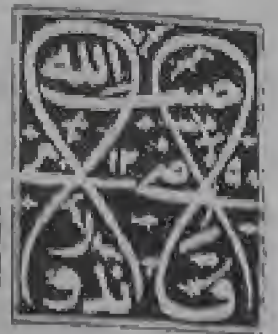
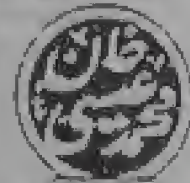


# مواہرودستخط علمائے شہر اندور و چھساوٹی

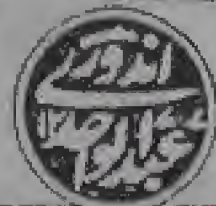
الجواب صحیح ہذا فی کتب الفقہ  
والحدیث غلام شمس الدین  
قاضی حبیب اللہ اندوری۔



من احادیث صاحب

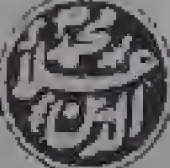


صاحب الجواب سید غیاث الدین  
ساکن عدن حال وارد اندور

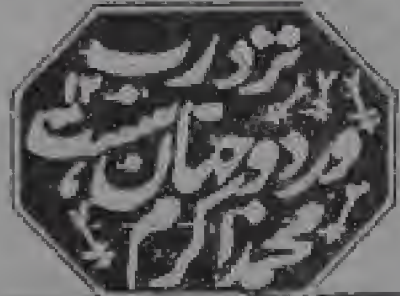


صاحب الجواب خادم  
عبد الاحد حال وارد شہر اندور

فرقہ بدیع یا غیر مقلدین کے عقائد پر ایک سبب کے تحسیر کیے فی الواقع اہل سنت و جماعت و ملت ہائیں  
کے خلاف ہیں اور یہ فرقہ بدیع یعنی اپنے مفارق الجماعت اور اہل سنت و جماعت سے خارج ہے۔ اور  
نہ اہل سنت اور جماعت فرقہ مذکورہ کے ساتھ ہرگز جائز نہیں ہے اور اپنی مسجد و مین انکو ہرگز نہ دینا  
نہیں چاہیے اور نافرمانی فرقہ مذکورہ کے پیچھے ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے  
واللہ سبحانہ اعلم وعلیہ السلام الراشد خیر خواہ سلیمین



قل الحمد لله على هذه الجواب المطبوع تمام ما فيه من اللؤلؤ المنشور وقبحته موافقا لما في الكتاب والاسلام لا لائل  
تبعاء الحق وذهب لما اطل اشكر الله على حسن توفيق  
الحبيب الصيب واسأله ان يعطيني الله ادين اكمل النصيب  
تقرره جافظ محمد احكم قاضی كسب موفق فقط



اعظم الله اجر من اجاب فانه قد نطق بالقول المصائب ان بما يشهد به السند الكتاب بقبوله اولو الا ليلاب  
تقرره اقدم اهل العلم لتضعف جهاد الله المان تحية الملهو عو عبيد الرحمن نائب قاضی كسب مؤ



ما قاله الحبيب الصيب حق سديد وبالحق المحض عقيدة تجواه الله خير الجزاء  
عنا وعن المسلمين امين يارب العلمين وبالحق دعاء السائلين في كل ان حين  
سطر الراي عن ان الله المستعان محمد فضل الرحمن في ان الله المستعان محمد فضل الرحمن

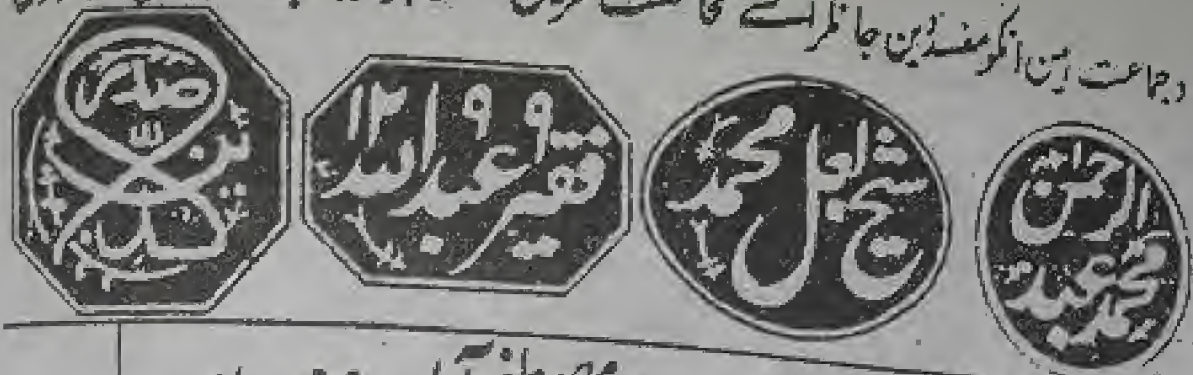
جو عقائد غیر مقلدین کے انھیں کی کتب مقبرہ سے بیان کیے گئے۔ حقیقت خلاف عقیدہ اہل سنت

ایک عبارت دیکھو کہ یہ کتاب شہر اندور میں شائع ہوئی ہے۔

ایک عبارت دیکھو کہ یہ کتاب شہر اندور میں شائع ہوئی ہے۔



جماعت میں انکو مسندین جانکر اسنے مخالفت کریں۔ عاجز محمد عبدالرحمن اندوڑی



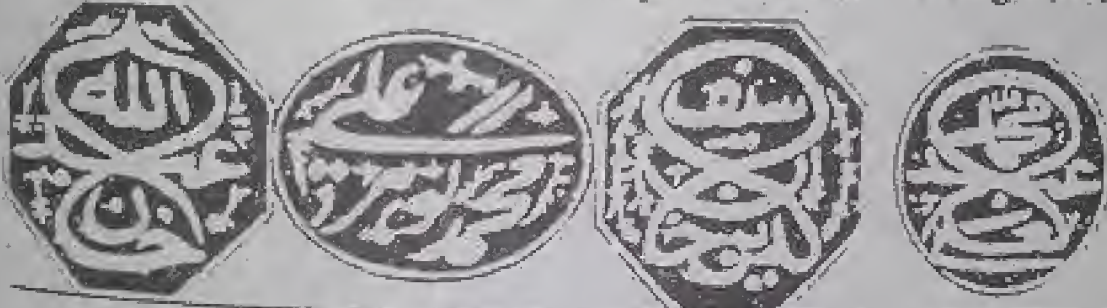
مولانا میر شاہیر علمای دارالاسلام مصطفیٰ آباد عرف رامپور

جلا شہید یہ فرقہ ضالہ (جسکے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ مخالف فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت کے

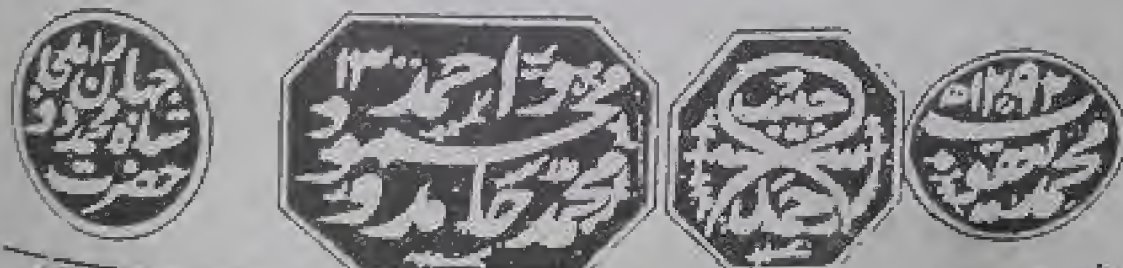


بیب مصیب بنو الارسائل نقادای باطلہ غیر مقلدین نقل کیے اور اکثر اسکے راقم الخوف کی تقریر بھی گزریں) مبتدع ہو اور اسکے حق میں یہی حکم پر مجب مصیب نے تحریر کیا۔ واللہ سبحانہ الموفق

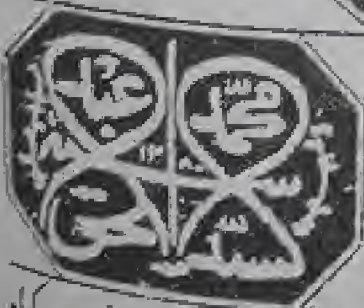
هذا هو الحق عندي هذا الجواب بلا ارفاق الجواب صحيح من اجاب بقا صاب



ذلك كذلك هذا الجواب بالصواب ذلك الكتاب لا يبي فيه قدا صاب من اجاب



یہ شخص امام اس گروہ غیر مقلدین کاسنی نہیں ہر۔ رخصی ہو تو عجیب نہیں  
پر پیارہ عاصیوں کو اپنے ساتھ جہنم میں لے جانا چاہتا ہو واسدہ اعلم۔  
کتب سید عبد الحق سابق متوطن کانپور حال باشندہ رامپور۔



فی الواقع عقیدہ اس فرقہ جدیدہ جماعت مستحشہ کا ایسا ہی ہے جیسا کہ مجیب مصیب نے ثابت کیا۔

متن قال یسوی ذلك قال محالا

الجواب بالسبب الكتاب عاجز حسن عصفی عنہ





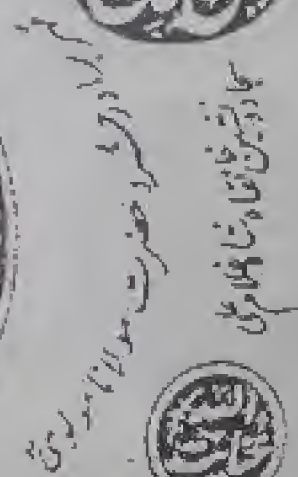
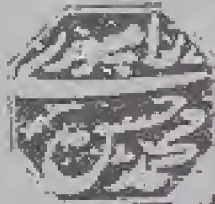
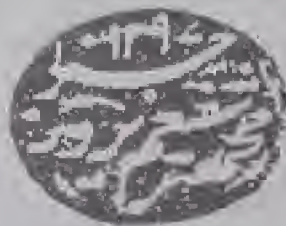
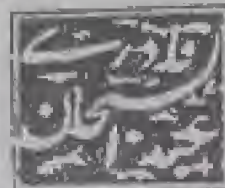


واقعی یہ فرقہ باطلہ جسکے جواب میں علما دین ہمارے  
جو کچھ تحریر فرماتے ہیں درست ہے حق سرورہ الراجی  
الیہ راجعہ اللہ محمد کریم اللہ

الجیب مصدب

الجواب هو الصواب

الجواب صحیح



محمد بن علی بن ابی طالب

محمد بن علی بن ابی طالب

ان حضرات شیخ ابی حسان بن علی بن ابی طالب اور اس کے مریدین  
و متقدمین کے حق میں جسکے حضرت حق جل جلالہ و علم فرائض نے آزاد و بی گناہوں کے لیے دلائل  
بندہ داستان کا شیخ بنیاد کیا ہے جسکے درخشاں دست و زبان کے ذریعے سے مقابلہ بر محل  
کیا جائے گا تو ہر فی الحقیقت یہ سب کے سب ضائع اور برباد ہو جائے گا اور اس وقت  
سے خارج ہو کر وہی جو دین محمد بن علی بن ابی طالب کے لیے ہے وہی دین محمد بن علی بن ابی طالب کے لیے ہے  
اور وہی دین محمد بن علی بن ابی طالب کے لیے ہے



والله المعاد - ألا لا يتفوه بذلك العقائل المذكورة الأمن له ذهن سقيم  
والله سبحانه يهدي من يشاء إلى صراط مستقيم - كتبه العبد الأثم  
أبو الجميل معين الدين محمد عبد الحليم صانه الله عن كل ذي ميل وذيل



محرار شاد حسين  
سله بالمشرقين

نهر تميز حضرت  
مولانا مولوي

ان هذا الجواب صحيح

الجواب صحيح والجيب مصيب

اضاب من اجاب



هو الرحمن الرحيم  
لا شك ان هذا الجواب  
صحيح والجيب مصيب فقط  
حرره الانسلي محمد عبد الكريم

هو المستعان  
في الحقيقة به جواب باصواب  
معين تقارن اورى القين  
محمد عبد القادر خان

هو الموفق  
ان هذا الجواب موافق  
للسنة والكتاب كتبه العبد  
المذنب محمد عبد القادر



البر الحسن معاديه  
سله